عمران سیریز
سیکرٹ سروس مشن
مظہر کلیم ایم اے

جناب طاہر محمود صاحب! عمران بہرحال انسان ہے غلطی تو اس سے ضرور ہوتی ہے لیکن بس اس کا کمال تو یہ ہے کہ وہ اپنی غلطی کو نبھانے کا فن جانتا ہے۔ باقی رہی فیاض کی حماقت۔ اگر فیاض اتنا ہی احمق ہوتا تو سر رحمان جیسے آدمی اسے کب اتنی دیر تک برداشت کر سکتے۔ یہ تو عمران کا کمال ہے کہ وہ فیاض کو چکر ہی ایسا دیتا ہے کہ وہ بیچارہ احمقوں کی صف میں سب سے آگے کھڑا دکھائی دیتا ہے۔

محمد منیر احمد دن یونٹ کالونی بہاولپور سے لکھتے ہیں۔ "ایکسٹو جولیا کو نجانے کتنی بار آخری بار معاف کریں گے۔ ہر بار ایکسٹو یہ کہہ کر جولیا کو معاف کر دیتا ہے کہ میں تم کو آخری بار معاف کر رہا ہوں۔ یہ آخری بار کب آئے گی"۔

جناب محمد منیر احمد صاحب! آپ شاید اس انتظار میں ہیں کہ کب ایکسٹو جولیا کو معاف کرنے کی بجائے سزا دیکر اسے بہاولپور بھجوا دے۔ یہی بات ہے نا۔۔۔ اگر یہی بات ہے تو برادرم پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپنے جولیا کے استقبال کیلئے کیا تیاریاں کر رکھی ہیں۔ ہو سکتا ہے ان استقبالیہ تیاریوں سے متاثر ہو کر جولیا معافی مانگنے کی بجائے سزا قبول کرنے پر آمادہ ہو ہی جائے۔ ورنہ جولیا تو اسی طرح معافی مانگتی رہے گی اور ایکسٹو اسے معاف کرتا رہے گا اور آپ کے حصے میں انتظار۔

محمد اظہر اقبال عاجز گگیکسو لاہور سے لکھتے ہیں۔ آپ ایک ایسا ناول لکھیں جس میں سیکرٹ سروس کی بجائے صرف عمران۔ جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر کام کریں اور سیکرٹ سروس کا قطعاً عمل دخل نہ ہو۔"

محمد اظہر اقبال صاحب! فی الحال تو آپ یہ ناول پڑھیں جس میں سیکرٹ سروس کا ہی تمام تر عمل دخل ہے۔ اس کے بعد اگر کبھی ایسا موقع آیا کہ سیکرٹ سروس نے کسی مشن میں عمل دخل بند کر دیا تو آپ کی فرمائش بھی پوری ہو جائے گی۔

عمران سر منہ لپیٹے بستر پر پڑا ہوا تھا اور اس کے منہ سے مسلسل ہائے ہائے کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

"آخر یہ آپ کا ہائے ہائے کا سائرن بند بھی ہوگا یا نہیں"۔۔۔؟ سلیمان کی انتہائی غصیلی آواز دروازے سے سنائی دی۔

"ہائے سلیمان!۔۔۔ کیا بتاؤں"۔۔۔ عمران نے اور زیادہ زور سے کراہتے ہوئے کہا۔

"سلیمان کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ہائے سنے۔۔۔ اور آپ مجھے کیا بتائیں گے۔۔۔ میں آپ کو آخری بار بتا رہا ہوں کہ اب اگر آپ کی یہ ہائے ہائے بند نہ ہوئی تو میں اماں بی کو ٹیلیفون کر دونگا"۔ سلیمان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کیا۔۔۔ اوہ ہائے۔۔۔ خدا کے لئے فون نہ کرنا۔۔۔ پیارے ہائے سلیمان۔۔۔ بس آخری بار جوشاندہ پلوا دو۔

"پھر میں کبھی ہائے نہ کروں گا" ـــ عمران نے جواب دیا لیکن اس کی ہائے ہائے اب بھی بند نہ ہوئی تھی ۔

"قطعاً نہیں ـــ صبح سے چار بار آپ جوشاندہ پی چکے ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ اب آپ کے معدے میں ان بوٹیوں نے جڑیں پکڑ لی ہوں گی ـــ لیکن پھر بھی آپ کی ہائے ہائے نہیں گئی" ـــ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے صاف انکار کر دیا ۔

"میرے سینے میں بڑا درد ہے سلیمان ! ـــ کیا بتاؤں" ـــ عمران نے بڑی بے چارگی سے کہا ۔

"سینے میں درد کا علاج جوشاندہ نہیں ہوتا ـــ اس کا علاج اماں بی کی جوتیاں ہی کر سکتی ہیں ـــ میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ اس بے پناہ سردی میں مجنوں بنے ٹھنڈے پانی میں ڈبکیاں لگاتے رہیں" ـــ سلیمان نے کہا ۔ کیونکہ عمران نے اسے یہی بتایا تھا ۔

"ارے کیا بتاؤں ـــ ہائے یہ درد ـــ ہائے ہائے ـــ میں نے جان بوجھ کر ڈبکیاں تو نہیں لگائی تھیں ـــ میں تو بہادری دکھا رہا تھا ہائے ہائے" ـــ عمران نے کراہتے ہوئے کہا ۔

"ہوں بہادری ـــ اچھی بہادری ہے کہ وہاں تو آپ بہادری دکھاتے رہیں اور یہاں ہائے ہائے کا سائرن بجا کر میرا ناشتہ حرام کر دیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں انتہائی پرسکون ماحول میں ناشتہ کرنے کا عادی ہوں" ـــ سلیمان نے منہ بنا کر کہا اور واپس چلا گیا ۔

"کسی کو مجھ سے ہمدردی نہیں ہے ـــ ہائے میرے سینے میں درد ـــ اوہ ! وہ بھی نہیں آ رہی کم بخت ـــ ہائے اب میں



کیا کروں" ـــ عمران نے اونچی آواز میں کہا ۔

اسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی ۔

"اوہ ! ـــ وہ آ گئی ـــ ہائے ہائے ـــ ہائے ہائے ـــ ہائے ہائے" ـــ عمران نے چونک کر کہا اور پھر اس نے اتنے زور سے ہائے ہائے کرنی شروع کر دی کہ اس کی ہائے ہائے سے پورا فلیٹ گونج اٹھا ۔

"کون ہے ـــ کون آ گئی ہے ـــ کس کی بات کر رہے ہیں" سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ہائے ہائے ـــ سینے میں درد کی وجہ ـــ ہائے ہائے آ گئی ۔ پیارے سلیمان ! ـــ دروازہ کھولو ـــ ہائے ہائے وہ واپس نہ چلی جائے ـــ ہائے ہائے" ـــ عمران بات تو آہستہ کرتا ۔ لیکن ہائے ہائے اسی طرح انتہائی اونچی آواز میں کرتا ۔

"اچھا میں بھی تو دیکھوں ـــ یہ ہائے ہائے کیا مصیبت ہے" ۔ سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ کیونکہ اب کال بیل کی آواز دوبارہ سنائی دے رہی تھی اور عمران کی ہائے ہائے کا سائرن دوبارہ فلیٹ میں گونجنے لگا ۔

"یہ ہائے ہائے کون کر رہا ہے ـــ کیا کوئی بیمار ہے ـــ ؟ میں ڈاکٹر ہوں اور ہائے ہائے کی آواز سن کر آ گئی ہوں" ـــ عمران کو دروازے پر ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی اور عمران کی ہائے ہائے اور زیادہ تیز ہو گئی ۔

اور پھر دوسرے لمحے دروازے پر ایک خوبصورت سی لڑکی کھڑی نظر آئی ۔ وہ شکل وصورت سے انتہائی معصوم سی لڑکی نظر آ رہی تھی اس

نے ہلکے نیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔

"کون ہے سلیمان" ——— عمران نے آنکھیں بند رکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں ڈاکٹر نائلہ ہوں ——— آپ کی نئی ہمسائی ہوں ——— آپ عمران صاحب ہیں ——— آپ کو کیا ہو گیا ہے" ——— لڑکی نے بڑے معصوم سے لہجے میں آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"سینے میں درد ہو رہا ہے ——— بڑا درد ہو رہا ہے ——— ہائے ہائے" ——— عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— آپ کی حالت تو واقعی خراب ہے" ——— لڑکی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر عمران کی نبض پکڑ لی۔

"ارے نہیں ——— آپ تکلیف نہ کریں ——— میں نے جوشاندہ پی لیا ہے ——— آپ کی مہربانی ——— ہائے ہائے" ——— عمران نے کہا۔

"جوشاندہ! ——— وہ کیا ہوتا ہے" ——— لڑکی نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"جی ——— جی ——— وہ جوشاندہ جڑی بوٹیوں کا ہوتا ہے۔ آپ بیٹھیں ——— ہائے میرا سینہ ——— بڑا درد ہے ہائے ہائے" ——— عمران نے رک رک کر کہنا شروع کیا۔

"آپ کو دوا لینی چاہئے ——— ٹھہرئیے! میں اپنے فلیٹ سے بیگ لے آؤں ——— آپ کو فوری انجکشن لینا ہو گا" ——— لڑکی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ بیٹھیں ——— بیگ سلیمان لے آئے گا ——— آپ تو بیٹھیں"،



عمران نے کہا۔

"جی نہیں ——— فلیٹ بند ہے ——— میں خود لے آتی ہوں۔ آپ کو ابھی آرام آ جائے گا" ——— لڑکی نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف واپس مڑ گئی۔

جیسے ہی دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز عمران کے کانوں سے ٹکرائی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے کمبل ایک طرف پھینکا اور تیزی سے باتھ روم میں گھس گیا۔

"یہ کون محترمہ تھی ——— یہ کیا چکر چلا رکھا ہے آپ نے ———؟" سلیمان کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ارے آہستہ بولو! ——— وہ سن لے گی ——— نئی ہمسائی ہے اور ڈاکٹر ہے ——— میں نے تو تمہارا اسکوپ بنایا ہے۔ اب جلدی سے بستر پر لیٹ جاؤ اور ہائے ہائے کرنا شروع کر دو ——— یہ ڈاکٹر دل کو صرف ہائے ہائے کی آواز ہی اپیل کرتی ہے ——— جلدی کرو" ——— عمران نے باتھ روم سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اس نے صرف بالوں کو کنگھا کیا تھا۔ باہر جانے کا لباس تو وہ پہلے ہی پہنے ہوئے تھا۔

"اچھا تو یہ بات ہے ——— مجھے کیا ضرورت ہے ڈاکٹر کو بلانے کے لئے ہائے ہائے کرنے کی ——— وہ تو انجکشن لگا دے گی۔ معاف کیجئے ——— خود ہی بھگتیئے" ——— سلیمان نے کورا جواب دیا اور تیزی سے واپس باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ کر اخبار اٹھا لیا۔ اس کا چہرہ بالکل پرسکون

لگ رہا تھا جیسے وہ کبھی بیمار ہی نہ ہوا ہو۔

"ارے آپ تو ٹھیک ٹھاک بیٹھے ہیں —— کیا مطلب" —— ڈاکٹر نائلہ کی دروازے سے پر حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اوہ ڈاکٹر نائلہ! —— حیرت انگیز بات ہوئی ہے —— کمال ہے آپ تو واقعی مسیحا ہیں —— جیسے ہی آپ نے نبض پر ہاتھ رکھا سب کچھ ٹھیک ہو گیا —— آئیے آئیے تشریف رکھیے" —— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے —— ابھی تو آپ کی حالت بے حد خراب تھی —— اور اب آپ ایسے بیٹھے ہیں جیسے آپ کبھی بیمار ہی نہ ہوتے ہوں" —— لڑکی کے لہجے میں واقعی انتہائی حیرت تھی۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے واقعی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"جی بتایا تو ہے کہ آپ واقعی مسیحا ہیں —— تشریف رکھیں میں نے آپ کو ساتھ والے فلیٹ میں جاتے دیکھا تھا آپ کے ہاتھ میں یہ بیگ تھا —— میں سمجھ گیا کہ آپ ڈاکٹر ہیں۔ لیکن اب مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ صرف ڈاکٹر ہی نہیں مسیحا بھی ہیں —— ناشتہ تو آپ نے کرنا ہی ہو گا —— سلیمان! —— اجی حضرت سلیمان صاحب" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اونچی آواز میں سلیمان کو پکارنے لگا۔

"جی شکریہ! —— میں نے ناشتہ کر لیا ہے —— میں ڈاکٹر ہوں —— کل میں نے آپ کے ساتھ والا فلیٹ کرایہ پر لیا ہے اور میں شام گڑھ سے آئی ہوں" —— ڈاکٹر نائلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"شام گڑھ تو وہ اب ہوا ہو گا —— پہلے تو صبح گڑھ ہو گا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صبح گڑھ! —— میں سمجھی نہیں" —— نائلہ نے چونک کر پوچھا۔

"جہاں آپ ہوں وہاں شام کیسے ہو سکتی ہے —— آپ کے جانے کے بعد تو شام ہونا ہی ہے" —— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور نائلہ بے اختیار مسکرا دی۔ اس کے گالوں پر شفق رنگ پھوٹ پڑا۔

"آپ بہت دلچسپ باتیں کرتے ہیں" —— نائلہ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ چائے کے ساتھ ہی مختلف بسکٹوں کی خاصی پلیٹیں بھی نظر آ رہی تھیں۔

"سلیمان! —— یہ ہماری نئی ہمسائی ڈاکٹر نائلہ ہیں —— یہ شام گڑھ سے آئی ہیں —— اور ڈاکٹر نائلہ! —— یہ میرا باورچی سلیمان ہے۔ بہت گریٹ باورچی ہے —— مونگ کی دال تو ایسی پکاتا ہے کہ آپ اسے کھا کر اپنی ساری ڈاکٹری بھول جائیں" —— عمران نے کہا اور ڈاکٹر نائلہ ہنس پڑی۔ اس کی آنکھوں میں ستارے چمک اٹھے تھے۔

"یہ لیجئے چائے —— اور یہ بسکٹ لیجئے" —— عمران واقعی ڈاکٹر نائلہ پر بری طرح ریشہ خطمی ہو رہا تھا۔

"جی شکریہ! —— آپ کیا کرتے ہیں" —— ڈاکٹر نائلہ نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جی مونگ کی دال کھاتا ہوں" —— عمران نے اپنی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر نائلہ کا مترنم قہقہہ گونج اٹھا۔

"اوہ! ——— میرا مطلب تھا آپ کا پیشہ ——— کاروبار" ——— ڈاکٹر نائلہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کسی کو بتائیں گی تو نہیں" ——— عمران نے پُراسرار لہجے میں کہا۔

"نہیں ——— کیوں" ——— ڈاکٹر نائلہ عمران کے اس پُراسرار سے لہجے پر بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"اس لئے کہ یہ میرا بزنس سیکرٹ ہے ——— بس میں صرف آپ کو بتا رہا ہوں" ——— عمران کا لہجہ اور زیادہ سرگوشیانہ ہو گیا۔

"اوہ! ——— اچھا ٹھیک ہے ——— نہیں بتاؤں گی" ——— ڈاکٹر نائلہ کی حیرت اب واقعی عروج پر پہنچ گئی تھی۔

"وعدہ" ——— عمران نے کہا۔

"جی ہاں وعدہ" ——— ڈاکٹر نائلہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر انتہائی تجسس کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"میں شارپر ہوں ——— شارپر سمجھتی ہیں آپ" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ! ——— یعنی کہ جوا کھیلتے ہیں ——— اور پتے لگاتے ہیں" ——— ڈاکٹر نائلہ نے چونک کر کہا۔

"ارے یہ پرانے زمانے کی باتیں تھیں ——— آجکل اسے شارپنگ کہتے ہیں ——— لمبی تنخواہ ملتی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"تنخواہ ملتی ہے ——— لیکن شارپر کو ———" ڈاکٹر نائلہ نے کہا۔



"میں رین بو کلب کا ملازم ہوں ——— وہاں آنے والے انتہائی امیر آدمیوں کے بینک بیلنس میں بس چند صفریں کم کر دیتا ہوں۔ اور بس" ——— عمران نے جواب دیا۔

"رین بو کلب ——— اوہ آپ اس رین بو کلب کی بات تو نہیں کر رہے جو اپر مال روڈ پر ہے" ——— ڈاکٹر نائلہ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں بالکل وہی ——— آپ گئی ہیں وہاں" ——— عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں! ——— میں کل رات وہاں گئی تھی ——— میں یہاں سنٹرل ہسپتال میں ہوں ——— شام کو ڈاکٹر چوہدری نے مجھے بلا کر کہا تھا کہ رین بو کلب میں ایک آدمی بیمار ہو گیا ہے ——— حکومت کا بہت بڑا عہدیدار ہے میں اسے دیکھنے جاؤں۔ چنانچہ میں وہاں گئی ——— وہاں ایک کمرے میں ایک آدمی بیمار پڑا تھا۔ میں نے اسے چیک کیا۔ لیکن بس وہ معمولی سے اعصابی تناؤ کا شکار تھا اور کچھ نہ تھا ——— چنانچہ میں نے اسے نسخہ لکھ دیا اور پھر میں واپس چلی آئی" ——— ڈاکٹر نائلہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— میں تو وہاں کے ہر آدمی کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیا حلیہ تھا اس کا" ——— عمران نے سرسری سے لہجے میں کہا۔

"غیر ملکی تھا۔ لمبا تڑنگا ——— سر کے بال انڈے کی طرح سفید تھے اس نے میرا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ مجھے وزٹ فیس دینے لگا۔ لیکن میں نے انکار کر دیا اور واپس چلی آئی" ——— ڈاکٹر نائلہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ڈاکٹر چوہدری کو بتایا تھا کہ آپ کہاں رہتی ہیں" ——— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! ——— انہوں نے ہی میرے لئے یہ فلیٹ ارینج کیا تھا۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ——— ؟ ڈاکٹر نائلہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ یقیناً یہی بیگ ساتھ لے گئی ہوں گی ——— کیا آپ نے یہ بیگ وہاں علیحدہ رکھا تھا" ——— عمران نے پوچھا۔

"علیحدہ! ——— نہیں یہ میرے پاس تھا۔ البتہ اس غیر ملکی کو دیکھنے کے لئے میں نے اسے سائیڈ میز پر ضرور رکھا تھا۔ لیکن یہ باتیں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ——— ؟ ڈاکٹر نائلہ کے لہجے میں اب جھنجھلاہٹ تھی۔

"ذرا یہ بیگ مجھے دکھائیے پلیز ——— میں آپ کو بتاتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور پھر اس نے خود ہی لپک کر ساتھ رکھا ہوا بیگ اٹھایا اور اسے تیزی سے کھول دیا۔ اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کو کسی نے آرے کی مدد سے سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا ہو۔ اس کے ذہن پر یکلخت تاریکی چھا گئی۔ البتہ ذہن ماؤف ہوتے وقت اس کے کانوں میں ڈاکٹر نائلہ کی تیز چیخ ضرور گونجی تھی یہ چیخ ایسی تھی جیسے کوئی انتہائی گہرائی میں گرتے ہوئے چیخ رہا ہو۔



ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے لمبوترے چہرے والے نوجوان نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— نوجوان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مارٹی بول رہا ہوں باس! ——— کام مکمل ہو گیا ہے" ——— دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تفصیل بتاؤ" ——— نوجوان نے پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"باس! ——— اس احمق عمران کا فلیٹ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ وہ اس کا باورچی اور ڈاکٹر نائلہ تینوں شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گئے ہیں ——— ڈاکٹر نائلہ تو ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ گئی — جب کہ عمران کی حالت انتہائی خراب ہے۔ البتہ اس کے باورچی کو

قدرے کم چوٹیں آئی ہیں" ـــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باورچی اور اس لڑکی کی بات چھوڑو ـــــــ اس عمران کے متعلق پوری تفصیل بتاؤ ـــــــ وہ مرا کیوں نہیں ہے" ـــــــ لمبوترے چہرے والے نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــــــ وہ مرنے ہی والا ہے ـــــــ ہسپتال میں اسے کسی خفیہ وارڈ میں رکھا گیا ہے ـــــــ لیکن میں نے معلوم کر لیا ہے وہ موت کے قریب ہے اور شاید اب تک مر بھی چکا ہو" ـــــــ مارٹی نے جواب دیا۔

"لیکن کام مکمل کیسے ہوا۔ تفصیل بتاؤ" ـــــــ باس نے چند لمحے خاموش رہتے ہوئے پوچھا۔

"باس! ـــــــ پلاننگ کے مطابق ڈاکٹر نائلہ کے بیگ میں تھرڈ تھری رکھ دیا گیا تھا اور منصوبہ تو یہی تھا کہ جیسے ہی ڈاکٹر نائلہ بیگ کھولے گی اس کا فلیٹ تباہ ہو جائے گا ـــــــ اور چونکہ اس احمق عمران اور ڈاکٹر نائلہ کا فلیٹ ایک دوسرے سے بالکل جڑے ہوئے ہیں اس لئے دوسرا فلیٹ بھی یقیناً تباہ ہو جائے گا ـــــــ لیکن صبح ڈاکٹر نائلہ عمران کے فلیٹ میں خود گئی اور پھر چند لمحوں بعد باہر آ کر اس نے اپنے فلیٹ سے بیگ اٹھایا اور دوبارہ عمران کے فلیٹ میں چلی گئی اور اس کے تھوڑی دیر بعد تھرڈ تھری پنچ اس کے فلیٹ کے اندر ہی دھماکے سے پھٹ گیا ـــــــ اور صرف وہ فلیٹ ہی نہیں، ڈاکٹر نائلہ کا فلیٹ اور عمران کی دوسری طرف کا فلیٹ بھی تباہ ہو گئے ـــــــ یہ تباہی اس قدر خوفناک تھی کہ کسی کے زندہ بچ نکلنے کا کوئی امکان نہ



تھا۔ لیکن جب ارد گرد ہمسایوں نے فائر بریگیڈ کے پہنچنے سے پہلے ملبہ ہٹایا تو ڈاکٹر نائلہ، عمران اور اس کا باورچی شدید زخمی ہونے کے باوجود ابھی زندہ تھے ـــــــ چنانچہ انہیں ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹر نائلہ تو وہاں جانے سے پہلے ہی دم توڑ گئی ـــــــ البتہ وہ عمران شدید زخمی تھا اس کی موت کی اطلاع نہیں ملی ـــــــ باورچی قدرے کم زخمی تھا" ـــــــ مارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ تھرڈ تھری عمران کے فلیٹ میں پھٹے اور پھر بھی یہ لوگ نہ مریں ـــــــ تھرڈ تھری پنچ تو اس قدر طاقتور ہے کہ ساتھ والے فلیٹ میں پھٹتا تو سارے بلاک میں رہنے والوں کے پرخچے اڑا دیتا ـــــــ اور تم بتا رہے ہو کہ وہ اس کے فلیٹ میں پھٹا اور پھر بھی وہ صرف زخمی ہوا ہے" ـــــــ باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس! ـــــــ فلیٹ تو مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں اور بیگ میں بھی تھرڈ تھری پنچ ہی رکھا گیا تھا ـــــــ اور منصوبہ بھی توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔ لیکن وہ زخمی ہے مرا نہیں" ـــــــ مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــــــ تم ہسپتال سے اس کے متعلق معلوم کرتے رہو ـــــــ جب وہ مر جائے تو مجھے اطلاع دینا" ـــــــ باس نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے ـــــــ تھرڈ تھری پنچ اس کے فلیٹ میں پھٹا اور پھر بھی وہ زندہ ہے ـــــــ یہ تو واقعی انتہائی ڈھیٹ آدمی ثابت ہوا

ہے"۔۔۔۔۔۔ باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا لیکن جدید قسم کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر لگی ہوئی ناب گھما کر مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔

ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔ براؤن کالنگ ہیڈ کوارٹر۔ اوور"۔۔۔۔ نوجوان نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"بلیک باس سے بات کراؤ۔ اوور"۔۔۔۔۔ براؤن نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ریڈ پینتھر۔ اوور"۔۔۔۔ براؤن نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اوور"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک اور آواز برآمد ہوئی۔

"یس۔۔۔ بلیک باس آن دی لائن۔ اوور"۔۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

"براؤن بول رہا ہوں باس!۔۔۔ پاکیشیا سے۔ اوور"۔۔۔۔ براؤن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔؟ باس نے پوچھا۔

"باس!۔۔۔ عمران شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ چکا ہے اور مرنے



ہی والا ہے۔۔۔۔ کسی بھی لمحے مر سکتا ہے وہ۔ اوور"۔۔۔۔ براؤن نے کہا۔

"میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھا۔۔۔۔ مرنے ہی والا ہے۔ کسی بھی لمحے مر سکتا ہے۔۔۔۔ کیا مطلب ہوا۔۔۔۔ کیا تم نشے میں ہو براؤن۔ اوور"۔۔۔۔ بلیک باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس!۔۔۔ وہ اس قدر شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچا ہے کہ اس کے زندہ رہنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔۔۔۔ لیکن چونکہ ابھی اس کی موت کی اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے میں حتمی بات نہیں کر رہا۔ اوور"۔۔۔۔ براؤن نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں!۔۔۔ اگر وہ مرا نہیں ہے اور شدید زخمی ہے، تب بھی ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے۔۔۔۔ ہم اسے بہرحال مشن کے راستے سے ہٹانا چاہتے تھے۔۔۔۔ لیکن تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔۔۔۔ تم نے کیا طریقہ کار استعمال کیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ بلیک باس نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"باس!۔۔۔ آپ کی ہدایات کے مطابق میں نے براہ راست اس پر ہاتھ ڈالنے کی بجائے بلاواسطہ طریقہ استعمال کیا۔۔۔۔ عمران جس فلیٹ میں رہتا ہے اس کے ساتھ والا فلیٹ خالی تھا اور فائل کے مطابق عمران خوبصورت لڑکیوں میں دلچسپی رکھنے کا عادی ہے چنانچہ میں نے یہاں کے ایجنٹ کے ذریعے ایسا بندوبست کیا کہ ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کو جو ڈاکٹر بھی ہے۔ عمران کے ساتھ والے فلیٹ میں رہائش کا بندوبست کرا دیا۔۔۔۔ پھر اس ڈاکٹر کو چھٹی سے پہلے

اس ایجنٹ کے ذریعے ریڈ لوٹلب میں بلایا گیا ایک مریض کے دیکھنے کے بہانے ——— اور اس کی لاعلمی میں اس کا بیگ بدل دیا گیا۔ اس بیگ میں تھرڈ تھری پنچ رکھا ہوا تھا ——— پروگرام یہ تھا کہ ڈاکٹر لڑکی اپنے فلیٹ میں جا کر جیسے ہی یہ بیگ کھولے گی، تھرڈ تھری پنچ پھٹ جائے گا اور اس کے فلیٹ کے ساتھ ملحقہ عمران کا فلیٹ بھی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا اور اس طرح عمران ختم ہو جائے گا۔ لیکن مجھے اب رپورٹ ملی ہے کہ ڈاکٹر نائلہ خلاف توقع صبح عمران کے فلیٹ میں گئی اور پھر فوراً ہی واپس آ کر وہ بیگ لے کر دوبارہ اس کے فلیٹ میں چلی گئی ——— اور پھر شاید اس نے وہاں بیگ کھولنا چاہا کہ تھرڈ تھری پنچ پھٹ گیا ——— اور عمران کا فلیٹ اور اس کے دونوں سائیڈوں کے فلیٹ بھی تباہ ہو گئے ——— عمران کے فلیٹ سے ملبہ ہٹنے پر ڈاکٹر لڑکی۔ عمران اور عمران کا باورچی شدید زخمی حالت میں نکلے گئے اور انہیں ہسپتال پہنچایا گیا ——— وہ ڈاکٹر لڑکی تو ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو گئی جب کہ عمران شدید زخمی ہے ——— البتہ اس کے باورچی کو قدرے کم چوٹیں آئی ہیں ——— اور میں خود حیران ہوں کہ ہمارا منصوبہ تو ڈاکٹر لڑکی کا فلیٹ اڑا کر عمران کا فلیٹ تباہ کرنا اور اسے ہلاک کرنا تھا اور اب تو تھرڈ تھری پنچ عمران کے فلیٹ کے اندر پھٹا۔ لیکن پھر بھی عمران صرف شدید زخمی ہوا ہے۔ اوور" ——— براؤن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ! ——— منصوبہ تو واقعی شاندار تھا ——— لیکن یہ لڑکی تم بتا رہے ہو کہ بالکل نئی وہاں گئی ——— لیکن پھر وہ عمران کے فلیٹ میں کیوں گئی؟ کیا وہ عمران کو جانتی تھی۔ اوور" ——— بلیک باس نے پوچھا۔

"نو سر! ——— میں نے اس کی تسلی کر لی تھی ——— وہ لڑکی پہلی بار دارالحکومت آئی ہے ——— پہلے وہ شام گڑھ رہتی تھی جو یہاں سے کافی دور ہے ——— میں نے اس کا انتخاب اس کی معصومیت اور خوبصورتی کی بنا پر کیا اور اسے ان ایمرجنسی دارالحکومت لایا گیا تھا اور عمران کے ساتھ والے فلیٹ میں رہائش دی گئی ——— ویسے بھی وہ لڑکی بالکل معصوم اور بے ضرر سی لڑکی تھی۔ اوور" ——— براؤن نے کہا۔

"ہونہہ! ——— بہرحال تمہارا ابتدائی کام اطمینان بخش طریقے سے ہو گیا تم اب اپنے اصل مشن کا آغاز کر دو۔ اوور" ——— بلیک باس نے کہا۔

"کیا عمران کی موت کا انتظار نہ کیا جائے باس! ——— اوور" ——— ؟ براؤن نے پوچھا۔

"نہیں! ——— وہ اگر زندہ بھی بچ گیا۔ تب بھی طویل عرصے تک ہسپتال سے باہر نہ آ سکے گا ——— اور ہمارا مقصد صرف اسے راستے سے ہٹانا تھا ——— کیونکہ اس کی موجودگی میں یہ مشن آسانی سے مکمل نہ ہو سکتا تھا۔ اوور" ——— بلیک باس نے کہا۔

"یس باس! ——— آپ بے فکر رہیں باس! ——— کام جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔ اوور" ——— براؤن نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کا فقرہ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر اس نے دراز بند کی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ڈائل پر لگے ہوئے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس مارکر سپیکنگ" —— رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔
"براؤن" —— براؤن نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔
"یس باس" —— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مودبانہ ہو گیا۔
"میرے کمرے میں آؤ" —— براؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور چمڑے کی جیکٹ پہنے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کی بجائے عیاری کے تاثرات خاصے نمایاں تھے۔
"یس باس" —— آنے والے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"بیٹھو" —— براؤن نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور آنے والا کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کا انداز مودبانہ ہی تھا۔
"بلیک باس نے مین مشن شروع کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور ان کا حکم ہے کہ مشن جلد از جلد مکمل کر لیا جائے" —— براؤن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے باس! —— آخر ہم یہاں آئے کس لئے ہیں۔ مشن تو بہرحال مکمل کرنا ہی ہے" —— مارکر نے جواب دیا۔
"تم نے کیا معلومات حاصل کی ہیں —— مجھے بتاؤ تاکہ اس کے مطابق پلاننگ کی جا سکے" —— براؤن نے کہا۔
"باس! —— میری معلومات کے مطابق سر سلطان بہت کم کہیں آتے جاتے ہیں۔ وہ زیادہ تر دفتر اور پھر اپنی رہائش گاہ پر ہی رہتے



ہیں —— خاصے سخت مزاج آدمی ہیں —— ان کی ایک لڑکی ہے جو آجکل ایکریمیا میں اپنی خالہ کے پاس گئی ہوئی ہے —— ان کی بیوی فوت ہو چکی ہے اور وہ کوٹھی میں اکیلے رہتے ہیں" —— مارکر نے جواب دیا۔
"اکیلے سے کیا مطلب! —— کیا وہاں ملازم نہیں ہیں" —— ؟ براؤن نے چونک کر پوچھا۔
"باس! —— ملازم تو ہیں —— بلکہ سرکاری طور پر ان کی رہائش گاہ پر مسلح گارد بھی موجود رہتی ہے —— اور جہاں تک میرا خیال ہے کوٹھی کی حفاظت کا سرکاری طور پر بھی انتظام کیا گیا ہو گا۔ کیونکہ بہرحال وہ ایک انتہائی اعلیٰ افسر ہیں" —— مارکر نے جواب دیا۔
"ہونہہ! —— ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا —— اب یہ بتاؤ کہ وہ کیسے آدمی ہیں —— کمزور طبیعت کے ہیں یا —— ؟" براؤن نے کہا۔
"سر! —— پوری طرح تو یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ بے حد سخت مزاج کے آدمی ہیں —— بہت کم ہنستے ہیں" —— مارکر نے جواب دیا۔
"ان کی عمر —— ؟" براؤن نے پوچھا۔
"سر! —— ساٹھ سال کے قریب بتایا گیا ہے" —— مارکر نے جواب دیا۔
"ہوں! —— ٹھیک ہے" —— براؤن نے کرسی کی پشت سے کمر لگاتے ہوئے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"باس! ـــــ میرا خیال ہے کہ انہیں رہائش گاہ اور دفتر کے درمیان آسانی سے اغوا کیا جا سکتا ہے ـــــ اس وقت ان کی کار میں صرف ڈرائیور ہوتا ہے ـــــ کوئی پولیس گارڈ ساتھ نہیں ہوتی" ـــــ مارکر نے کہا۔

"لیکن ان کے اغوا ہو جانے سے مسئلہ خراب ہو جائے گا۔ کیونکہ اس طرح ساری حکومتی مشینری حرکت میں آجائے گی" ـــــ براؤن نے آنکھیں کھولے بغیر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جیسے آپ حکم کریں" ـــــ مارکر نے کندھے اُچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا مشن کیا ہے" ـــــ ؟ براؤن نے یکلخت آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس! ـــــ اتنا معلوم ہے کہ ہم نے کوئی فائل حاصل کرنی ہے"۔ مارکر نے جواب دیا۔

"سنو! ـــــ ہم نے واقعی ایک فائل حاصل کرنی ہے ـــــ لیکن جانتے ہو کہ یہ فائل کہاں ہے" ـــــ براؤن نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں سر! ـــــ ویسے اتنا معلوم ہے کہ فائل کا تعلق وزارت خارجہ سے ہے ـــــ اور ظاہر ہے ایسی فائل وزارت خارجہ کے ریکارڈ روم میں ہوگی" ـــــ مارکر نے کہا۔

"ہاں! ـــــ ہونا تو ایسا ہی چاہیئے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہاں اہم ترین فائلوں کو محفوظ کرنے کا نیا انتظام کیا گیا ہے۔ ایسی فائلیں یہاں کی سیکرٹ سروس کے چیف کی کسٹڈی میں رہتی ہیں اور سیکرٹ



سروس کا چیف کون ہے۔ اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا" ـــــ براؤن نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ تو پھر سر سلطان کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا کیا فائدہ ہوا" ـــــ مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"یہی بتایا گیا ہے کہ سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ـــــ اور ہم نے ان سے پوچھنا بھی یہی ہے ـــــ اس کے بعد اس ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مار کر وہاں سے فائل حاصل کی جاتے گی" ـــــ براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس کے لئے اس قدر دیر کی کیا ضرورت تھی۔ اس بڈھے کے حلق سے تو آسانی سے یہ بات اگلوائی جا سکتی ہے" ـــــ مارکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم لوگ یہاں پہلی بار آئے ہیں اس لئے تمہاری بات اپنی جگہ درست ہے ـــــ لیکن بلیک باس اس ملک کے متعلق بہتر طور پر جانتا ہے اور اسی لئے یہ مشن ریڈ پنیھر کے ذمہ لگایا گیا ہے ـــــ تم جانتے ہو کہ انتہائی اہم اور انتہائی مشکل مشن ریڈ پنیھر کے ذمہ لگایا جاتا ہے ـــــ اگر یہ مشن اتنا ہی آسان ہوتا جتنا تم سمجھ رہے ہو تو پھر کوئی بھی عام گروپ یہ کام سرانجام دے سکتا تھا" ـــــ براؤن نے خشک لہجے میں کہا۔

"لیکن باس! ـــــ بظاہر تو اس مشن میں کوئی مشکل چیز نظر نہیں آرہی بڈھا جانتا ہے کہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اس سے معلوم کیا

جاسکتا ہے ـــــ اور پھر ریڈ پینتھر اتنا کمزور گروپ بھی نہیں ہے کہ ایک ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر فائل حاصل نہ کر سکے" ـــــ مارکر نے کندھے اچکاتے اور منہ بناتے ہوئے کہا اور براؤن اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈاجم گروپ کے متعلق معلوم ہے تمہیں" ـــــ؟ براؤن نے پوچھا۔

"اوہ یس باس! ـــــ ڈاجم گروپ ڈاجم سمیت کسی مشن میں مارا جا چکا ہے ـــــ بس اتنا ہی معلوم ہے" ـــــ مارکر نے جواب دیا۔

"اور تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ ڈاجم گروپ کس قدر تیز گروپ تھا۔ ریڈ پینتھرز سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں تھا" ـــــ براؤن نے کہا۔

"یس باس! ـــــ خاصا تیز گروپ تھا ـــــ لیکن بہرحال ریڈ پینتھرز کا مقابلہ تو نہیں کیا جاسکتا" ـــــ مارکر نے جواب دیا۔

"گڈ! ـــــ تمہاری یہ بات مجھے پسند آئی ہے ـــــ اعتماد ہمیشہ کامیابی کی بنیاد ثابت ہوا ہے ـــــ بہرحال ڈاجم گروپ اسی مشن میں مارا گیا تھا" ـــــ براؤن نے کہا۔

"اسی مشن میں مارا گیا تھا ـــــ وہ کیسے ـــــ میں سمجھا نہیں باس! اس آسان مشن میں ڈاجم گروپ مارا گیا تھا" ـــــ اس بار مارکر کی آنکھیں واقعی حیرت سے خاصی چوڑائی تک پھیل گئی تھیں۔

"ہاں! ـــــ وہ یہاں آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مشن مکمل کرتا یہاں کی سیکرٹ سروس اس کے پیچھے پڑ گئی۔ خاص طور پر ایک شخص علی عمران پیش پیش تھا اور نتیجہ یہ نکلا کہ ڈاجم سمیت اس کا سارا گروپ موت کے گھاٹ اتر گیا ـــــ چنانچہ بلیک باس نے اب



ن ہمارے سپرد کیا ہے اور انہوں نے خاص طور پر یہ ہدایت کی ہے کہ پہلے اس آدمی علی عمران کو ٹھکانے لگایا جائے پھر مشن کا آغاز کیا جائے ـــــ اور اس سلسلے میں بھی ان کی انتہائی سخت ہدایت تھی کہ علی عمران پر براہ راست حملہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس شخص کا ریکارڈ ہے کہ وہ نہ صرف ایسے حملوں سے ہمیشہ بچ نکلتا ہے بلکہ اس کے بعد وہ حملہ آور پارٹی کے پیچھے کسی عفریت کی طرح پڑ جاتا ہے۔ اور آخرکار وہ حملہ آور کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے ـــــ اس شخص علی عمران سے دنیا کی تمام سیکرٹ سروس اور بین الاقوامی تنظیمیں اس سے خوف کھاتی ہیں جیسے بچے کسی بھوت سے ڈرتے ہیں۔ حالانکہ بظاہر یہ ایک احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے" ـــــ براؤن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ حیرت ہے باس! ـــــ میں واقعی شدید حیرت میں مبتلا ہو گیا ہوں کہ ایک آدمی سے اس قدر خوف کھایا جاتا ہے ـــــ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہے" ـــــ مارکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں! ـــــ یہ فری لانسر ہے ـــــ البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام ضرور کرتا ہے ـــــ بہرحال بلیک باس کی ہدایت پر میں نے یہاں آتے ہی اس علی عمران کے خاتمے کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی اور اب یہ علی عمران انتہائی شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں پڑا ہوا ہے اور کسی بھی لمحے اس کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ بلیک باس نے علی عمران کے متعلق یہ رپورٹ سننے کے بعد ہی ہمیں مین مشن شروع

کرنے کا حکم دیا ہے" ___ براؤن نے جواب دیا۔

"اوہ! ___ پھر تو یہ شخص انتہائی خطرناک ہوگا ___ کیونکہ بلیک پاور کسی عام آدمی کو کبھی خاطر میں نہیں لاتا ___ بہرحال اب تو وہ آدمی ایک لحاظ سے ختم ہی ہو چکا ہے۔ اب مین مشن کے سلسلے میں آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں" ___؟ مارکر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ___ لیکن اب ہمارا مقابلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوگا ___ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ریکارڈ بھی بے حد شاندار ہے ___ اس لئے میں جو قدم بھی اٹھانا چاہتا ہوں انتہائی سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہتا ہوں ___ اگر ہم نے سلطان کو اغوا کر لیا تو یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اطلاع مل جائے گی اور پھر وہ بھی حرکت میں آجائیں گے ___ جبکہ میرا یہ پروگرام ہے کہ ہم اچانک ان کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کریں۔ کیونکہ یہ اطلاعات بہرحال موجود ہیں کہ ہیڈ کوارٹر میں صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف رہتا ہے اس کے ممبرز وہاں نہیں رہتے ___ اور اس ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے بے شمار سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں۔ لیکن ہمیں ان سائنسی انتظامات کی تو فکر نہیں ___ ہمارے پاس ہر قسم کے سائنسی حربوں کا توڑ موجود ہے ___ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ریڈ کے وقت تک سیکرٹ سروس کے ممبرز کو علم ہی نہ ہو سکے ___ اس طرح ہم آسانی سے فائل حاصل کر کے یہاں سے نکل سکتے ہیں" ___ براؤن نے کہا۔

"میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں باس! ___ ایسی صورت میں تو اس



کا ایک ہی حل ہو سکتا ہے کہ اس بڑھے سے ہیڈ کوارٹر کی بات اس طرح اگلوائی جائے کہ اسے خود بھی معلوم نہ ہو سکے اور نہ ہی اسے اغوا کیا جائے اور کسی کو بھی کچھ معلوم نہ ہو سکے" ___ مارکر نے کہا۔

"ہاں! ___ ایسی ہی بات میں سوچ رہا ہوں" ___ براؤن نے جواب دیا۔

"تو اس کا بڑا آسان حل ہے ___ آپ پروفیسر شارٹن کو فوراً طلب کر لیں وہ ہپناٹزم کا انتہائی ماہر ہے۔ اس کے بعد ہم پروفیسر سمیت خفیہ طور پر سلطان کی کوٹھی پہنچ جائیں گے ___ اور پروفیسر شارٹن ہپناٹزم کے عمل سے اس کے ذہن سے ہیڈ کوارٹر کے متعلق تمام تفصیلات اگلوا کر سلطان کے ذہن کو سجیشن دے دیگا کہ وہ اس بارے میں کسی کو نہ بتائے اور پھر ہم اچانک ہی ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر کے وہاں سے فائل حاصل کر لیں گے" ___ مارکر نے کہا۔

"گڈ! ___ تمہارا ذہن واقعی میری طرح ہی سوچتا ہے ___ اسی لئے میں نے تمہیں ریڈ پینتھرز کا نمبر ٹو بنایا ہے ___ میرے ذہن میں بھی یہی آئیڈیا تھا اس لئے میں نے پروفیسر شارٹن کو پہلے ہی بلوا لیا ہے اور وہ لندن کلب میں ٹھہرا ہوا ہے ___ پہلے میرا خیال تھا کہ پروفیسر شارٹن کے ذریعے اس علی عمران کا ذہن مکمل طور پر واؤٹ کر کے اس کا خاتمہ کر دیا جائے ___ لیکن جب میں نے پروفیسر شارٹن سے ذکر کیا تو پروفیسر شارٹن علی عمران کا نام سن کر اچھل پڑا۔ اس نے بتایا کہ عمران خود ہپناٹزم کا خاصا ماہر ہے اور ایسے آدمی کا ذہن کسی صورت میں وہ کنٹرول میں نہیں لے سکتا ___ چنانچہ میں نے یہ آئیڈیا ڈراپ کر دیا گیا اور سلطان کے متعلق

جب میں نے اُسے بتایا تو اس نے کہا کہ انتہائی اعلیٰ آفیسر کی قوت اعص
چونکہ بے حد طاقتور ہوتی ہے اس کے عہدے اور اختیارات کی وجہ
کیونکہ وہ ہمیشہ حکم چلانے کا عادی ہوتا ہے ___ اور پھر ایسا اف
بوڑھا بھی ہو تو پھر عمل کے دوران اس کی موت بھی واقع ہو سکتی
اس لئے پروفیسر شارٹن نے کہا ہے کہ اگر پہلے اس آدمی سے وہ ملاقات
لے تو پھر اسے عمل کرنے میں آسانی رہے گی ___ اس لئے میں
سوچا ہے کہ کسی طرح پروفیسر شارٹن کی پہلے سر سلطان سے ملاقات کر
جائے ___ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عمران راستے سے ہٹ جا
کیونکہ پروفیسر شارٹن نے بتایا ہے کہ عمران اس کے متعلق اچھی طرح جا
ہے ___ اور اگر عمران کو اطلاع مل گئی کہ پروفیسر شارٹن نے سر سل
سے ملاقات کی ہے تو وہ شاطر دماغ کا آدمی لازماً چونک پڑے گا
براؤن نے کہا۔

"تو اب تو عمران موجود نہیں ہے ___ اب پروفیسر شارٹن کی سر سل
سے ملاقات آسانی سے ہو سکتی ہے" ___ مارکر نے منہ بنا
ہوئے کہا۔ اُسے شاید اپنے باس براؤن کی اس طرح کی احتیاط پسندی
نہ لگ رہی تھی۔

"لیکن یہ ملاقات آسانی سے نہیں ہو سکتی ___ کیونکہ سر سلطان
ترین سرکاری عہدیدار ہیں۔ ان سے ملاقات کے لئے وقت چاہیے
ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے ___ اس لئے میں نے تمہاری
کے بعد ایک نیا پروگرام بنایا ہے کہ سر سلطان کو ان کی کوٹھی سے اغوا
جائے اور اس کی جگہ اس کے میک اپ میں اپنا آدمی رکھ دیا جائے



طرح ان کے اغوا کا بھی علم نہ ہو گا اور پھر سر سلطان سے اصل ہیڈ کوارٹر کا معلوم کر کے اس پر ریڈ کیا جائے گا" ___ براؤن نے کہا۔

"اوہ! ___ گڈ آئیڈیا ___ لیکن ہمارا آدمی وہ کام نبھا سکے گا ___ جو سر سلطان کرتے ہیں" ___ مارکر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہم نے صرف چند گھنٹوں کے لئے یہ سب کچھ کرنا ہے اور اس کے لئے میں نے آج رات کی پلاننگ کر لی ہے ___ سر سلطان کے متعلق ہمارے پاس فائل موجود ہے ___ تم اپنے گروپ سے ایسا آدمی تلاش کرو جو ان کے قد و قامت کا ہو۔ اس پر سر سلطان کا میک اپ کر دو۔ اور پھر خفیہ طور پر سر سلطان کی کوٹھی میں داخل ہو کر اُسے اغوا کر کے اپنا آدمی وہیں چھوڑ دو ___ میں سر سلطان سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر لوں گا۔ ہمارا گروپ اس سے قبل مکمل طور پر تیار ہو گا اور ہم فوراً اس ہیڈ کوارٹر پر دھاوا بول دیں گے" ___ براؤن نے کہا۔

"گڈ! ___ یہ واقعی سب سے اچھی سکیم ہے ___ ٹھیک ہے میں ابھی اس پر کام شروع کر دیتا ہوں" ___ مارکر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں کل صبح فائل سمیت یہاں سے ہر صورت نکل جانا چاہتا ہوں اس لئے جو کچھ کرنا ہے آج رات ہو جانا چاہئے" ___ براؤن نے کہا۔

"یس باس" ___ مارکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سر سلطان کوٹھی میں پہنچ کر کار سے اُترے اور سیدھے اپنے اس کمرے کی طرف بڑھ گئے جس میں انہوں نے گھر میں دفتر بنایا ہوا تھا اور جہاں بیٹھ کر وہ رات کو دفتر کا کام کرتے تھے۔ ان کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں۔ بال پریشان تھے اور ان کا چہرہ انتہائی پژمردہ نظر آ رہا تھا وہ چلتے ہوئے یوں لگ رہے تھے جیسے اچانک بیس سال مزید بوڑھے ہو گئے ہوں۔ وہ ابھی سیکرٹ سروس کے خصوصی ہسپتال سے واپس آئے تھے اور ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ عمران کی حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ وہ کسی بھی لمحے موت کے منہ میں بھی جا سکتا ہے لیکن اس کے بچ نکلنے کے امکانات بیحد کم ہیں۔ اس وقت رات پڑ چکی تھی اور آدھی سے زیادہ بیت چکی تھی۔ اس لئے سر سلطان مجبوراً واپس آ گئے تھے۔ کیونکہ انہیں ایک انتہائی اہم سرکاری کام نمٹانا تھا۔ وہ اس شش و پنج میں تھے کہ سر رحمان کو عمران کی اس حالت کی اطلاع دیں یا نہیں۔ اور پھر دفتر پہنچتے



پہنچتے وہ یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ سر رحمان کو اطلاع دے دی جائے۔ کیونکہ ڈاکٹروں کے چہرے بتا رہے تھے کہ اس بار انہیں بھی عمران کے بچنے کی کوئی اُمید نہیں ہے۔

دفتر میں داخل ہو کر وہ کرسی پر ڈھیر سے ہو گئے۔

"صاحب ۔۔۔ چائے لے آؤں" ۔۔۔ ان کے ذاتی ملازم اللہ بخش نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ وہ ان کا خاندانی ملازم تھا اور وہ گو اب کافی بوڑھا ہو چکا تھا لیکن پھر بھی سر سلطان کی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد رہتا تھا۔

"اوہ ہاں اللہ بخش ۔۔۔ چائے لے آؤ" ۔۔۔ سر سلطان نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔ اور پھر سامنے پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور پھر سر رحمان کی رہائش گاہ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ رحمان بول رہا ہوں" ۔۔۔ چند لمحوں بعد سر رحمان کی خشک آواز سنائی دی۔

"رحمان ۔۔۔ میں سلطان بول رہا ہوں ۔۔۔ تمہارے لئے ایک بری خبر ہے۔ لیکن نا اُمیدی والی نہیں ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"اوہ سلطان ۔۔۔ پلیز واضح بات کرو ۔۔۔ کیا ہوا ہے" ۔۔۔ ؟ سر رحمان کے لہجے میں بوکھلاہٹ کی بجائے حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"عمران شدید زخمی ہو گیا ہے اور اس وقت ہسپتال میں ہے۔ ڈاکٹر اس کی زندگی بچانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں" ۔۔۔ سر سلطان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے آخر کار کہہ ہی دیا اور دوسری طرف کافی

دیر تک خاموشی طاری رہی۔

"یہ کیسے ہوا ——— ؟" سر رحمان کی آواز گو کافی سنبھلی ہوئی تھی لیکن سر سلطان نے صاف محسوس کیا تھا کہ سر رحمان نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کیا ہوا ہے اور وہ جانتے تھے کہ سر رحمان گو کتنے ہی سخت مزاج کیوں نہ ہوں اور عمران سے ان کے اختلافات کس قدر ہی کیوں نہ ہوں بہرحال وہ ان کا اکلوتا لڑکا ہے۔

"وہ فلیٹ میں موجود تھا کہ کسی بم کا خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کا فلیٹ اور اس کے دونوں اطراف کے دونوں فلیٹ مکمل طور پر تباہ ہو گئے ——— ایک فلیٹ تو ویسے ہی خالی تھا۔ جب کہ دوسرے فلیٹ میں رہنے والے کہیں گئے ہوئے تھے ——— اس لئے ان دونوں فلیٹوں میں تو کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ لیکن عمران کے فلیٹ سے ملبہ ہٹانے پر عمران اور سلیمان کے ساتھ ایک مقامی لڑکی بھی شدید زخمی حالت میں ملی۔ لڑکی تو ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ گئی۔ جب کہ سلیمان کو چوٹیں کم آئی ہیں ——— وہ ابھی ہوش میں تو نہیں آیا۔ لیکن بہرحال اس کی حالت خطرے سے باہر ہے ——— البتہ عمران شدید زخمی ہے ——— صبح سے اب تک ڈاکٹر اس کے چھ آپریشن کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں آئی ——— بہرحال اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھنی چاہیئے" ——— سر سلطان نے کہا۔

"وہ لڑکی کون تھی ——— ؟" سر رحمان نے پوچھا۔

"اس کے متعلق اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ یہاں سنٹرل ہسپتال میں ڈاکٹر ہے اس کا نام نائلہ ہے ——— وہ کل صبح ہی شام گڑھ سے تبدیل



ہو کر آئی تھی ——— اور سنٹرل ہسپتال کے ڈاکٹر چوہدری نے ایک دوست کی معرفت اس کی رہائش کے لئے عمران کے ساتھ والا خالی فلیٹ ارینج کیا تھا ——— اس لڑکی نے صرف ایک رات ہی اس فلیٹ میں گذاری اور صبح وہ عمران کے فلیٹ سے شدید زخمی حالت میں ہسپتال لائی جا رہی تھی کہ راستے میں دم توڑ گئی" ——— سر سلطان نے کہا۔

"یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ بم کا دھماکہ تھا" ——— ؟ سر رحمان نے پوچھا۔

"ماہرین نے رپورٹ دی ہے کہ یہ دھماکہ انتہائی جدید ترین اور انتہائی طاقتور بم کا تھا ——— لیکن اس بم کا کوئی پرزہ ابھی تک برآمد نہیں ہو سکا ——— بہرحال ماہرین کام کر رہے ہیں" ——— سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران کس ہسپتال میں ہے" ——— ؟ سر رحمان نے پوچھا۔

"میں نے اُسے سنٹرل ہسپتال سے سیکرٹ سروس کے خصوصی ہسپتال میں منتقل کرا دیا ہے ——— یہ ہسپتال سنٹرل ہسپتال سے ملحقہ ایک عمارت میں ہے ——— میں نے وہاں ہدایات دے دی ہیں۔ آپ وہاں جا سکتے ہیں" ——— سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اطلاع دینے کا شکریہ" ——— دوسری طرف سے سر رحمان نے کہا۔

"سنو رحمان! ——— عمران کی والدہ کو ابھی اطلاع نہ دینا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ یہ خبر برداشت ہی نہ کر سکیں" ——— سر سلطان نے کہا۔

"بیگم، ثریا کے ساتھ کسی عزیز کی شادی میں گئی ہوئی ہے۔ اس لئے فی الحال تو اُسے اطلاع دینا بے کار ہے ——— بعد میں کیا ہوتا

سے دیکھا جائے گا" ——— سر رحمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر انہوں نے مڑ کر دیکھا تو سائیڈ کی تپائی پر چائے کی پیالی رومال سے ڈھک کر رکھی ہوئی تھی۔ اللہ بخش شاید اس وقت رکھ گیا تھا جب وہ ٹیلیفون میں مصروف تھے۔ انہوں نے رومال ہٹا کر پیالی اٹھائی اور آہستہ آہستہ چائے پینا شروع کر دی۔ ان کا ذہن بالکل ماؤف سا ہو رہا تھا اور دل کی حالت ایسی تھی کہ جیسے بیٹھا جا رہا تھا۔ لیکن بہرحال وہ مجبور تھے ان کا بس چلتا تو وہ عمران کی زندگی اپنی جان دے کر بھی بچا لیتے۔ لیکن ایک بے بسی کا تاثر تھا جو ان پر چھایا ہوا تھا۔

چائے ابھی انہوں نے آدھی ہی ختم کی تھی کہ یکلخت انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے پیٹ میں کوئی گولا سا پھٹا ہو اور ان کا ذہن اس بری طرح چکرایا کہ انہوں نے بمشکل پیالی میز پر رکھی اور پھر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ لیکن دوسرا چکر پہلے سے بھی کہیں زیادہ تیز تھا۔ اور پھر ان کے ذہن پر یکلخت گہری تاریکی کا پردہ تن گیا۔

پھر اچانک جیسے گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح ان کے ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ بیدار ہوا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی ان کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں اور انہیں چائے پیتے ہوئے اپنی حالت یاد آ گئی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ یہ ان کی رہائش گاہ والا کمرہ نہ تھا۔ یہ تو ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کے درمیان ایک کرسی پر وہ بیٹھے



ہوئے تھے۔ ان کا جسم کرسی کے ساتھ رسیوں سے بندھا ہوا تھا اور سامنے دو غیر ملکی کھڑے تھے۔ ان غیر ملکیوں کے پیچھے چار مشین گنوں سے مسلح افراد بڑے مستعد انداز میں کھڑے تھے۔ اور ایک غیر ملکی ان کی سائیڈ میں کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔

"میں کہاں ہوں ——— کون لوگ ہو تم" ——— سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں ہوش آ گیا سر سلطان! ——— اسے ہماری مہربانی سمجھو ورنہ تمہیں اس بیہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا تھا۔ اور اب میری بات غور سے سن لو ——— اس بات کے صحیح جواب پر ہی تمہاری زندگی کا دار و مدار ہے" ——— سامنے کھڑے لمبوترے چہرے والے غیر ملکی نے بڑے سرد لہجے میں مخاطب ہو کر کہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ تم لوگ کون ہو" ——— سر سلطان کے لہجے میں اب خاصی سختی تھی۔

"تم نے عمران کا حشر دیکھ لیا ——— جب عمران جیسے آدمی کا حشر ہمارے ہاتھوں ایسا ہو سکتا ہے تو تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے" ——— اسی غیر ملکی نے استہزائیہ لہجے میں کہا۔

"ہوں! ——— تو تم نے عمران کے فلیٹ میں بم پھینکا تھا" ——— سر سلطان نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— اور سنو! ——— اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ تمہاری اپنی کوٹھی سے گمشدگی کا حکومت کو پتہ چل جائے گا ——— اور حکومتی مشینری تمہاری تلاش میں نکل پڑے گی ——— تو اسے بھول جاؤ۔ تمہاری جگہ

ہمارا آدمی وہاں موجود ہے ـــــــ بالکل تمہاری طرح ـــــــ اس لئے تمہاری تلاش کے لئے کسی کا حرکت میں آنا ناممکن ہے۔ اور ہم نے تمہیں یہاں اس لئے بلوایا ہے تاکہ ہمیں صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتادو ـــــــ صرف پتہ" ـــــــ غیر ملکی نے کہا۔

"میرا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ـــــــ میں تو وزارت خارجہ سے متعلق ہوں" ـــــــ سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے عمران کو راستے سے ہٹا دیا ہے تو تمہیں سمجھ جانا چاہیئے کہ ہم تمہارے متعلق بھی پوری طرح باخبر ہیں تم بوڑھے آدمی ہو ـــــــ تمہاری ہڈیاں تشدد برداشت نہ کر سکیں گی۔ اس لئے میں صرف باتیں کر رہا ہوں ـــــــ لیکن اگر تم نے جواب نہ دیا تو پھر تم اس قدر ہولناک تشدد کا شکار ہو جاؤ گے کہ شاید لفظ ہولناک بھی شرمندہ ہو جائے ـــــــ البتہ میرا یہ وعدہ ہے کہ اگر تم صرف پتہ بتا دو اور وہ درست ثابت ہوا تو تمہیں بخیریت تمہاری رہائش گاہ پر واپس پہنچا دیا جائے گا" ـــــــ غیر ملکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اب بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں نہیں جانتا ـــــــ تو پھر کیا بتاؤں اگر کہو تو کوئی فرضی پتہ بتا دوں" ـــــــ سر سلطان نے کہا۔

"باس! ـــــــ مجھے حکم کریں۔ یہ ابھی طوطے کی طرح بولنا شروع کر دے گا" ـــــــ ساتھ کھڑے غیر ملکی نے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں مارکر! ـــــــ میں چاہتا ہوں کہ یہ خود ہی بول پڑے ـــــــ یہ انتہائی اعلیٰ سرکاری عہدیدار ہے اور ایسے آدمی پر تشدد کچھ اچھا نہیں



لگتا ـــــــ بہرحال مجبوری کی دوسری بات ہے" ـــــــ لمبوترے چہرے والے غیر ملکی نے کہا۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے" ـــــــ باس نے دوبارہ سر سلطان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں! ـــــــ کہہ تو دیا ہے کہ میرا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے" ـــــــ سر سلطان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــــ میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم تشدد سے بچ جاؤ ـــــــ لیکن اگر تم خود ہی بضد ہو تو پھر ٹھیک ہے ـــــــ مارکر! اب تم اپنا کام کر سکتے ہو" ـــــــ باس نے سرد لہجے میں کہا اور مارکر نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اسے باس کے اس فیصلے سے دلی مسرت ہوئی ہو۔

مارکر نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک انتہائی تیز دھار کا خنجر نکالا اور پھر سر سلطان کی طرف بڑھنے لگا۔ سر سلطان کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

"رک جاؤ مارکر! ـــــــ میں نے اس کا چہرہ دیکھ لیا ہے ـــــــ یہ بڈھا جان تو دے سکتا ہے ـــــــ لیکن اپنی مرضی کے بغیر کچھ نہیں بتا سکتا" ـــــــ غیر ملکی باس نے مارکر کو روکتے ہوئے کہا۔

"تو پھر باس" ـــــــ مارکر نے مڑ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جاؤ جا کر پروفیسر کو بلا لاؤ ـــــــ جلدی ـــــــ وہ ایسے آدمیوں سے بات اگلوانے کا ماہر ہے" ـــــــ باس نے سخت لہجے میں کہا اور مارکر

سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور پھر تیزی سے ہال کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے پوچھا۔

"جب تم ہمارے سوالوں کے جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہو تو پھر تمہیں بھی سوال نہیں کرنے چاہئیں" ۔۔۔ باس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اور سر سلطان ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئے۔

"تم اس کا خیال رکھنا۔ میں ابھی آ رہا ہوں" ۔۔۔ باس نے چند لمحوں بعد مسلح افراد سے کہا اور خود بھی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے سے باہر چلا گیا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ تم کون لوگ ہو" ۔۔۔ سر سلطان نے مسلح افراد سے بات کرتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ بت کی طرح ساکت کھڑے رہے۔ انہوں نے بالکل ہی سنی ان سنی کر دی تھی۔ اب سر سلطان بھی خاموش ہو گئے۔

اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ دوبارہ کھلا اور اس بار باس اور مارکر کے ساتھ ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اور آنکھوں پر گہرے رنگوں کا چشمہ لگا ہوا تھا۔

"پروفیسر! ۔۔۔ یہ ہیں سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان" ۔۔۔ باس نے سفید بالوں والے سے مخاطب ہو کر کہا اور سفید بالوں والے نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن وہ بولا نہیں۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں سمجھ گیا ہوں اس کی ٹائپ ۔۔۔ خاصا سخت



آدمی ہے ۔۔۔ لیکن بہر حال یہ بول پڑے گا" ۔۔۔ چند لمحوں بعد پروفیسر نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود ایک سرنج باہر نکالی اور باکس واپس جیب میں ڈال کر وہ سر سلطان کی طرف بڑھا اور اس نے سرنج کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹا کر بڑی بیدردی سے سوئی سر سلطان کے بازو میں گھونپ دی۔

سر سلطان ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے رہے۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ کر بھی کیا سکتے تھے۔

سرنج میں موجود بے رنگ سیال جب سر سلطان کے بازو میں چلا گیا تو پروفیسر نے سوئی باہر کھینچی اور سرنج کو ایک طرف اچھال کر وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور پھر سر سلطان کے عین سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

سر سلطان کو اب یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے ان کے خون کا دوران یکلخت انتہائی تیز ہو گیا ہو اور دماغ میں سائیں سائیں کی آوازیں ابھرنے لگیں۔ چند لمحے یہ آوازیں گونجتی رہیں۔ پھر جیسے ہر چیز منجمد ہو جاتی ہے اس طرح ان کا ذہن بھی خالی ہو گیا۔ اور ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے رگوں میں انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا خون یکلخت رک گیا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کا دل اس طرح بیٹھنے لگا جیسے لو بلڈ پریشر کے دورے کے دوران اچانک دل بیٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ صحیح ری ایکشن ہوا ہے" ۔۔۔ پروفیسر کے حلق سے الفاظ نکلے اور سر سلطان کو یوں محسوس ہوا۔ جیسے پروفیسر

کی آواز کہیں دُور سے آرہی ہو۔

اسی لمحے پروفیسر نے یکلخت آنکھوں سے عینک اتار دی۔
سر سُلطان نے دیکھا کہ اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں عجیب سی سرخی
اور پھر سر سلطان کو اس کی آنکھیں تیزی سے پھیلتی ہوئی محسوس ہوئیں
چند لمحوں بعد سر سلطان کو یہ پھیلی ہوئی آنکھوں کے سوا اور کچھ بھی نظر
آرہا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ——؟ اچانک پروفیسر کی گونج دار آواز
سر سُلطان کے کانوں سے ٹکرائی۔

"سلطان" —— سر سُلطان کے ذہن میں جیسے کوئی کیڑا سا کلبلایا
اور پھر نہ چاہنے کے باوجود ان کے لب ہلے اور ان کے کانوں میں
اپنے بولنے کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ جانتے ہو" ——
پروفیسر نے دوبارہ پوچھا۔ اور اس بار بھی سر سُلطان کو یہی محسوس ہوا
جیسے ان کے ذہن میں کوئی لمبا سا کیڑا تیزی سے رینگا ہو اور ان
کے لب خود بخود حرکت میں آگئے۔

"ہاں! —— جانتا ہوں" —— سر سلطان کو اپنی آواز سنائی دی
اور وہ خود ہی حیران رہ گئے کہ انہوں نے یہ جواب کیسے دے دیا۔

"کیا پتہ ہے" ——؟ پروفیسر نے پوچھا اور سر سُلطان نے اپنی
آواز میں اُسے پتہ بتا دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو جانتے ہو" ——؟ پروفیسر
نے پوچھا۔



"ہاں! —— جانتا ہوں" —— سر سلطان نے جواب دیا وہ کسی میکانکی
طریقے سے خود بخود جواب دیتے جا رہے تھے۔

"کون ہے وہ" ——؟ پروفیسر نے پوچھا۔

"ایکسٹو" —— سر سلطان نے جواب دیا۔

"کیا وہ اکیلا ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے" —— پروفیسر نے پوچھا۔

"ہاں" —— سر سلطان نے جواب دیا۔

"اس سے پوچھو کہ اس کا کیا تعلق ہے اس سے" ——؟ باس
کی سرگوشیانہ آواز سنائی دی۔ لیکن اس کی آواز نے سر سلطان کے ذہن پر
کوئی اثر نہ چھوڑا۔ لیکن جب یہی سوال پروفیسر نے دوہرایا تو اس کے ذہن
میں کیڑا رینگنے لگا۔

"وہ سرکاری طور پر میرے محکمے کا ماتحت ہے —— لیکن عملاً وہ
میرا ماتحت نہیں ہے" —— سر سلطان نے جواب دیا۔

اسی لمحے باس نے پروفیسر کے کان میں سرگوشی کی۔ یہ آواز اتنی
آہستہ تھی کہ سر سلطان نہ سُن سکے۔

"کیا وہ تمہاری بات مان سکتا ہے" ——؟ پروفیسر نے پوچھا۔

"مان بھی سکتا ہے —— اور نہیں بھی مان سکتا —— یہ اس کی
مرضی ہے" —— سر سلطان نے جواب دیا۔

"اگر تم اُسے کہو کہ کوئی فائل وہ تمہیں دے دے تو کیا وہ مان جائے
گا" ——؟ باس کی سرگوشی کے بعد پروفیسر نے پوچھا۔

"میں نے کہا ہے کہ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے" —— سر سلطان
نے جواب دیا اور باس نے پھر پروفیسر کے کان میں سرگوشی کرنا شروع

کردی۔ وہ کافی دیر تک اُسے کچھ کہتا رہا۔ لیکن آواز سر سلطان کو سنائی
دے رہی تھی۔

"سنو سر سلطان! ___ تم میرا حکم ماننے پر مجبور ہو ___ بولو ہاں"
پروفیسر نے کہا۔

"ہاں" ___ سر سلطان نے میکانکی انداز میں جواب دیا۔

"جو میں تمہیں حکم دوں گا ___ تم ویسے ہی کرو گے ___ بولو ہاں"
پروفیسر نے کہا۔

"ہاں" ___ سر سلطان نے جواب دیا۔

"تو ایکسٹو کا فون نمبر بتاؤ" ___ پروفیسر نے پوچھا اور سر سلطان
جواب میں ایکسٹو کا نمبر بتا دیا۔

"اب میرا حکم سنو! ___ تم فون پر ایکسٹو سے کہو کہ وہ اپنی کسٹڈی میں
موجود فائل کراس زیرو کراس وَن فوری طور پر تمہاری کوٹھی پر پہنچا
فوری طور پر ___ کیا تم نے میرا حکم سن لیا" ___ پروفیسر نے کہا۔

"ہاں! ___ سن لیا" ___ سر سلطان نے جواب دیا۔

"یہ رسیور تمہارے چہرے کے ساتھ لگایا جا رہا ہے ___ میرے حکم
تعمیل کرو" ___ پروفیسر کی آواز سنائی دی۔

اسی لمحے سر سلطان کے کانوں میں ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز سنائی
اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ___ سر سلطان کے کانوں میں آواز پڑی۔

"سلطان بول رہا ہوں ___ اپنی کسٹڈی میں موجود فائل کراس
کراس وَن فوری طور پر میری کوٹھی پر پہنچا دو" ___ سر سلطان



میکانکی انداز میں کہا۔

"آپ کے لہجے کو کیا ہو گیا ہے ___؟" دوسری طرف سے
بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اپنی کسٹڈی میں موجود فائل کراس زیرو کراس وَن فوری طور پر میری
کوٹھی پر پہنچا دو" ___ سر سلطان نے دوبارہ اسی میکانکی انداز میں
فقرہ دوہرایا اور اس کے ساتھ ہی ان کے کانوں میں آواز آنی بند ہو گئی۔

"اب تم ساری بات بھول جاؤ گے ___ تمہیں کچھ یاد نہیں رہے
گا کہ تم کہاں تھے ___ تم نے کن کن کو دیکھا اور تم نے کیا کیا باتیں کیں۔
یہ میرا حکم ہے۔ بولو ہاں" ___ پروفیسر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں" ___ سر سلطان نے جواب دیا۔

"اب تم سو جاؤ گے ___ اور پھر جب تم جاگو گے تو میرے حکم کے
مطابق کچھ یاد نہ ہو گا ___ اب سو جاؤ" ___ پروفیسر کی آواز سنائی
دی اور سر سلطان کے ذہن پر ایک بار پھر تاریکی کی چادر پھیلتی چلی گئی۔

**بلیک زیرو** رسیور ہاتھ میں پکڑے اس طرح حیرت زدہ بیٹھا تھا جیسے اُسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"کیا عمران کی وجہ سے سرسلطان کا ذہن ماؤف ہوگیا ہے" ــــ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اسی طرح حیرت بھرے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔

"کراس زیرو کراس وَن تو انتہائی اہم ترین فائل ہے ــــ اور سرسلطان جانتے ہیں کہ دانش منزل سے فائل منگوانے کا کیا طریقہ کار طے کیا گیا ہے ــــ پھر ان کا فون اور اس طرح کا لہجہ" ــــ؟ بلیک زیرو نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح ایک خیال آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار تیزی سے پھیلتے گئے۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور سرسلطان کی رہائش گاہ کے نمبر ڈائل



انے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف ٹیلیفون انگیج تھا۔ بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔ چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور پھر نمبر ڈائل کئے۔ اس بار انگیج ٹون سنائی نہ دی تھی۔

"یس ــــ کون ہے" ــــ دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔ لیکن بلیک زیرو یہ لہجہ سنتے ہی چونک پڑا۔ سرسلطان کے لہجے کو وہ اچھی طرح پہچانتا تھا۔ پہلے ضرور آواز اور لہجہ سرسلطان کا تھا لیکن اس بار جو آدمی بولا تھا گو اس نے سرسلطان جیسا لہجہ بنانے کی کوشش ضرور کی تھی لیکن اب بلیک زیرو کو سرسلطان سے باتیں کرتے ہوئے طویل عرصہ گذر گیا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ اتنی آسانی سے دھوکہ نہ کھا سکتا تھا۔

"ایکسٹو سپیکنگ" ــــ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تمہیں فائل بھیجنے کے لئے کہا گیا تھا" ــــ سرسلطان نے کہا۔

"آپ کو کونسی فائل چاہیئے ــــ دوبارہ بتایئے" ــــ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"کراس زیرو کراس وَن فائل" ــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے ــــ میں کنفرم کرنا چاہتا تھا ــــ فائل آدھے گھنٹے بعد میرا آدمی لے کر آپ کے پاس پہنچ جائے گا ــــ نیلا کاغذ وہ ساتھ لے آئے گا تاکہ آپ اس پر رسید دے سکیں" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"آدھا گھنٹہ تو زیادہ ہے ــــ مجھے فوراً یہ فائل چاہیئے" ــــ دوسری طرف سے قدرے بے چین لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ فائل کو سیف سے نکالنے میں کتنی دیر لگ جاتی ہے ۔۔۔۔ بہرحال میں کوشش کرتا ہوں کہ جلد از جلد فائل آپ تک پہنچ جائے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ نیلے کاغذ والی بات اس نے جان بوجھ کر سر سلطان کو چیک کرنے کے لئے کہی تھی۔ اور سر سلطان نے اس کی اس بات پر چونکہ کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا تھا اس لئے اب بلیک زیرو کو یقین ہو گیا تھا کہ بولنے والا کسی صورت بھی اصل سر سلطان نہیں ہے چنانچہ اس کا ذہن اب انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے لگا۔ اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کئے۔

"صفدر بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"صفدر! ۔۔۔ تم فوراً تنویر کو ساتھ لے کر سر سلطان کی کوٹھی پر پہنچو وہاں سے سر سلطان کو اغوا کر لیا گیا ہے ۔۔۔۔ اور ان کی جگہ کوئی اور آدمی موجود ہے ۔۔۔۔ تم نے اس آدمی سے فوری طور پر یہ بات اگلوانی ہے کہ اصل سر سلطان کو کہاں رکھا گیا ہے ۔۔۔ اور ان لوگوں کا تعلق کس تنظیم سے ہے ۔۔۔۔ اس کے بعد مجھے وہیں سے فون کر کے مزید ہدایات لے لینا" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔۔ صفدر نے مستعدی سے جواب دیا۔

"سنو! ۔۔۔ ہو سکتا ہے مجرموں نے کوٹھی کی نگرانی کر رکھی ہو۔ اور اگر



انہیں شک پڑ گیا تو سر سلطان کی زندگی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے اس لئے تم کوئی ایک فائل اٹھا کر براہِ راست کوٹھی میں داخل ہو گے۔ اور اندر اطلاع بھجواؤ گے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے فائل دینے آئے ہو ۔۔۔۔ نقلی سر سلطان تمہیں اندر بلوا لے گا ۔۔۔ اس کے بعد باقی کارروائی تم کرو گے ۔۔۔۔ سب کام انتہائی ہوشیاری سے ہونا چاہئے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یس سر! ۔۔۔ میں سمجھ گیا سر ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر نے کہا۔

"او۔ کے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔

"تم اکیلے اندر جاؤ گے ـــــ یا میں بھی ساتھ جاؤں گا" ـــــ؟ کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے پوچھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر موجود تھا۔

"نہیں! ـــــ باس نے کہا ہے کہ ہم براہ راست اندر جائیں گے اس لئے ہم دونوں ہی اندر جائیں گے" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ آخر اچانک کیس کیسے شروع ہو جاتے ہیں ـــــ اور شروع بھی عمران سے ہی ہوتے ہیں ـــــ اب دیکھو! اس کے فلیٹ میں بم کا دھماکہ ہوا ـــــ اور اب سر سلطان کو اغوا کر لیا گیا ہے" ـــــ؟ تنویر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"وہ مشہور آدمی ہے ـــــ اس لئے مجرم پہلے اسے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے



جواب دیا۔

"عمران کے بارے میں کوئی رپورٹ ـــــ ویسے ایک بات ہے یوں تو عمران مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا ـــــ لیکن جب اسے کچھ ہو جاتا ہے تو یقین کرو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے عمران میرا سب سے قریبی عزیز ہے" ـــــ تنویر نے کہا۔

"وہ واقعی ہمارا سب سے قریبی عزیز ہے ـــــ باقی زبان چلانے کی تو اسے عادت ہے" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔ اور اسی لمحے صفدر نے کار اس سڑک کی طرف موڑ دی جہاں ٹاپ آفیسرز کالونی کا بڑا گیٹ آ گیا تھا۔

کالونی میں داخل ہو کر وہ سیدھے سر سلطان کی کوٹھی کی طرف بڑھتے گئے۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا اس لئے وہ کار اندر لیتے گئے لیکن پورچ سے پہلے ہی انہیں روک لیا تھا وہاں مسلح گارڈ موجود تھی۔

"سر سلطان کو پیغام دیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے ہم آئے ہیں ـــــ ہم نے انہیں سرکاری طور پر فائل دینی ہے" ـــــ صفدر نے کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی ایک فائل تھی۔ دوسری طرف سے تنویر بھی نیچے اتر آیا تھا۔

"آپ یہیں رکیں ـــــ اطلاع کرتے ہیں" ـــــ گارڈ کے سپاہی نے کہا اور اس نے سائیڈ پر رکھا ہوا ٹیلیفون اٹھا کر کسی ملازم سے بات کی اور پھر تھوڑی دیر بعد سر سلطان کا ایک ملازم خود باہر آ گیا۔

"صاحب نے انہیں بلایا ہے" ـــــ ملازم نے صفدر اور تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے — جائیں آپ" — سپاہی نے مطمئن انداز میں کہا اور صفدر اور تنویر ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی میں داخل ہو گئے۔ ایک راہداری سے گذر کر ملازم اس کے آخری دروازے پر رک گیا۔

"جائیں صاحب اندر ہیں" — ملازم نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

"یس — کم اِن" — اندر سے سر سلطان کی آواز سنائی دی اور سر سلطان کی آواز سن کر صفدر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا جب کہ ملازم واپس چلا گیا۔

سامنے ایک میز کے پیچھے سر سلطان بیٹھے ہوئے تھے ان کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"فائل لے آئے ہیں آپ" — سر سلطان نے بڑے باوقار لہجے میں صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" — صفدر ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل لئے آگے بڑھ گیا۔ جب کہ تنویر وہیں دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ ویسے اگر صفدر اور تنویر کو ایکسٹو نے نہ بتایا ہوتا کہ یہ اصل سر سلطان نہیں ہے تو وہ دونوں اسے لازماً اصل سر سلطان ہی سمجھتے۔ کیونکہ اس آدمی نے ہر لحاظ سے اصل سر سلطان کا روپ دھارا ہوا تھا۔ وہی شکل و صورت — وہی قد و قامت اور وہی لہجہ۔

"لاؤ دکھاؤ مجھے" — سر سلطان نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سر! — پہلے رسید دے دیجئے" — صفدر نے جیب میں اس طرح ہاتھ ڈالا جیسے رسید بک نکال رہا ہو۔



"ہاں! — لاؤ نیلا کاغذ — میں دیتا ہوں رسید — جلدی کرو" سر سلطان نے جواب دیا۔

لیکن دوسرے لمحے جیسے ہی صفدر کا ہاتھ باہر آیا، سر سلطان بری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ صفدر کے ہاتھ میں رسید بک کی بجائے سائلنسر لگا ریوالور تھا۔

"ک — ک — کیا مطلب! — کون ہو تم — جانتے ہو —" سر سلطان یکلخت اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے چہرے پر تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں! — ہم جانتے کہ تم اصل سر سلطان نہیں ہو" — صفدر نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان نے صفدر کی بات سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میز کی دراز کی طرف بڑھانا چاہا۔ لیکن صفدر نے ٹریگر دبا دیا اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی سر سلطان کے کان کے قریب سے نکلتی چلی گئی اور سر سلطان ٹھٹھک کر پیچھے ہٹے ہی تھے کہ صفدر نے یکلخت اچھل کر دوسرا ہاتھ سر سلطان کی گردن پر رکھا اور پھر وہ نقلی سر سلطان چیختا ہوا میز کے اوپر سے اچھل کر سامنے فرش پر آ گرا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھنے کی کوشش کرتا، تنویر نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر لات ماری اور نقلی سر سلطان کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔

"آواز نہ باہر چلی جائے" — صفدر نے چونک کر کہا۔

"نہیں! — میں نے ساؤنڈ پروف بٹن دبا دیا ہے" — تنویر نے دوسری لات چلاتے ہوئے کہا اور صفدر نے چونک کر دروازے

کی طرف دیکھا۔ واقعی دروازے کی سائیڈ اور دیوار کے درمیان جھر
بند ہو چکی تھی۔ اور صفدر کے چہرے پر اطمینان ظاہر ہو گیا کیونکہ اب
تک وہ اسی لئے محتاط ہو رہا تھا کہ باہر سے مداخلت ہو گی۔

نقلی سرسلطان چیختا ہوا دیوار سے جا لگا تھا۔ تنویر کی زوردار لا
مسلسل اس کی پسلیوں پر پڑ رہی تھیں اور وہ اسے اُٹھنے کا بھی مو
نہ دے رہا تھا۔

"رُک جاؤ ۔۔۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ۔۔۔ میں ایک سوال
پوچھوں گا۔ جواب دے دیگا تو ٹھیک ۔۔۔ ورنہ گولی مار کر ختم کر دوں گا"
صفدر نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روکتے ہوئے کہا۔

"بولو ۔۔۔ سرسلطان کہاں ہیں" ۔۔۔ صفدر نے ریوالور کا
دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے نقلی سرسلطان کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں ہوں سرسلطان ۔۔۔ میں تمہیں دیکھ لوں گا"
نقلی سرسلطان نے کراہتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تنویر! ۔۔۔ یہ سیدھے ہاتھوں بتانے والا نہیں ۔۔۔
اس لئے تمہیں اجازت ہے۔ اس کی ہڈیاں توڑ سکتے ہو" ۔۔۔ صفد
نے سخت لہجے میں کہا۔

صفدر کی بات سنتے ہی تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا۔ اد
نقلی سرسلطان بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر تنویر نے جیسے
ہی اس پر چھلانگ لگائی وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا۔ لیکن
دوسرے لمحے اس کے منہ سے انتہائی بھیانک چیخ نکل گئی۔ کیونکہ تنویر
نے اپنے جسم کو ہوا میں ہی موڑ لیا تھا اس طرح اس کی زوردار فلائنگ کک



پوری قوت سے نقلی سرسلطان کے سینے پر پڑی تھی۔ تنویر قلابازی کھا کر
سیدھا ہوا تو نقلی سرسلطان زوردار فلائنگ کک کی ضرب کھا کر دیوار سے
ٹکرا کر منہ کے بل قالین پر گر چکا تھا اور پھر تنویر یکلخت اچھلا اور اس بار
اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر نقلی سرسلطان کی پشت پر پوری قوت
سے پڑے اور نقلی سرسلطان کے حلق سے خرخراہٹ سی نکلی۔

"مر نہ جائے یہ ۔۔۔ خیال رکھنا" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"فکر نہ کرو ۔۔۔ یہ آسانی سے مرنے والا نہیں" ۔۔۔ تنویر نے جواب
دیا اور اس بار وہ حملہ کرنے کی بجائے آگے بڑھ کر فرش پر اوندھے
منہ پڑے پھڑکتے ہوئے نقلی سرسلطان پر جھکا اور اس نے اس کی گردن
دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اُسے پیچھے کی طرف گھسیٹا۔ لیکن دوسرا لمحہ
اس کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا جب کہ نقلی سرسلطان بجائے آگے
گھسٹنے کے یکلخت ایک جھٹکے سے اچھلا اور اس بار اس کے دونوں
گھٹنے تنویر کے پیٹ پر پڑے اور تنویر اچھل کر پیچھے گرا ہی تھا کہ صفدر
نے لات گھما دی اور اچھل کر آگے بڑھتا ہوا نقلی سرسلطان ایک بار پھر
چیختا ہوا فرش پر جا گرا۔

"تنویر! ۔۔۔ کراس ڈمپ لگاؤ ۔۔۔ جلدی کرو ۔۔۔ زیادہ وقت نہیں
ہے" ۔۔۔ صفدر نے خشک لہجے میں کہا اور اچھل کر کھڑا ہوتا ہوا تنویر
سر ہلاتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا۔ لیکن وہ نقلی سرسلطان پر
حملہ کرنے کی بجائے یکلخت اس کے سامنے پہنچ کر رُک گیا اور اچھل
کر تنویر کے حملے کا ڈیفنس کرتا ہوا نقلی سرسلطان ایک لمحے کے لئے
ٹھٹھکا اور یہی تنویر چاہتا تھا کیونکہ جیسے ہی نقلی سرسلطان کا جسم ٹھٹھک

کر تنویر کی مرضی کی پوزیشن میں آیا۔ تنویر کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر نقلی سرسلطان کا جسم گھوم گیا اور اس کی پشت تنویر کی طرف ہو گئی تھی کہ تنویر نے یکلخت اچھل کر اس کے نچلے جسم پر گھٹنے کی ضرب لگائی اور نقلی سرسلطان کا نچلا جسم اوپر کو اٹھا اور فطری ردعمل کے طور پر اس کا اوپر والا جسم پیچھے کی طرف نیچے ہوا ہی تھا کہ تنویر نے اُسے پوری قوت سے آگے کی طرف دھکا دیا۔ اور نتیجے میں نقلی سرسلطان کولہوں کے بل فرش پر یوں گرا جیسے وہ قالین پر بیٹھا ورزش کر رہا ہو۔ اس کی ٹانگیں سامنے کی طرف سیدھی پھیلی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے تنویر اپنے پورے جسم سمیت اس کے کندھوں پر گرا اور نقلی سرسلطان کا اوپر والا جسم سامنے پھیلی ہوئی ٹانگوں پر جھکتا گیا۔ اس کا سر رانوں کے درمیان پہنچ گیا تھا اور نقلی سرسلطان کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ تنویر اس کی پشت پر پوری طرح لدا ہوا تھا اور یہ انتہائی خطرناک داؤ کر اس ڈمپ تھا۔ اب نقلی سرسلطان بُری طرح پھنس چکا تھا۔ وہ آگے پیچھے سائیڈ کسی طرف بھی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اور تنویر کے جسم کے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے اس کی ریڑھ کی ہڈی کا نچلا حصہ ٹوٹنے کے بالکل قریب ہو چکا تھا۔

" ایک جھٹکا دوں گا ۔۔۔ اور تمہاری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی ۔۔۔ پھر تم باقی ساری عمر چلنے پھرنے سے معذور ہو جاؤ گے۔ اس لئے اب بھی وقت ہے بتا دو کہ سرسلطان کہاں ہیں " ۔۔۔ تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ذرا سا اپنے جسم کو اور نیچے کی طرف دبایا۔ نقلی سرسلطان کے حلق سے زوردار چیخیں نکل رہی تھیں اس کی حالت واقعی انتہائی غیر ہو رہی تھی۔



" بتاؤ " ۔۔۔ تنویر نے دباؤ ذرا سا اور زیادہ کرتے ہوئے کہا۔

" بتاتا ہوں ۔۔۔ بتاتا ہوں " ۔۔۔ نقلی سرسلطان نے چیختے ہوئے کہا۔

" بتاؤ " ۔۔۔ تنویر نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" وہ ہمارے زیرو ہیڈ کوارٹر میں ہے " ۔۔۔ نقلی سرسلطان نے پھنسے پھنسے لہجے میں جواب دیا۔

" یہ زیرو ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ۔۔۔ جلدی بتاؤ " ۔۔۔ تنویر نے دباؤ کو مزید بڑھاتے ہوئے کہا۔

" میموریل روڈ کوٹھی نمبر بارہ " ۔۔۔ نقلی سرسلطان کی آواز اب جھٹکے لے رہی تھی۔

" تمہارا کس تنظیم سے تعلق ہے " ۔۔۔ ؟ تنویر نے پوچھا۔

" ریڈ پینتھرز سے " ۔۔۔ نقلی سرسلطان نے جواب دیا۔ لیکن اب اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی شدید تکلیف کی وجہ سے بیہوش ہونے کے قریب ہے۔

چنانچہ تنویر نے اپنے جسم کو ذرا سا اوپر اٹھایا اور دباؤ تھوڑا سا کم کر دیا تاکہ نقلی سرسلطان بے ہوش نہ ہو جائے۔

" کون سے ملک سے " ۔۔۔ ؟ تنویر نے اس بار پھر ذرا سا جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

" ناگ لینڈ کی سپیشل ایجنسی کا گروپ ہے " ۔۔۔ نقلی سرسلطان نے جواب دیا۔

اور پھر تنویر اچھل کر پیچھے ہٹا تو نقلی سرسلطان ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے فرش پر گرا۔ اس کا چہرہ بُری طرح مسخ ہو چکا تھا اور

وہ اتنے زور زور سے سانس لے رہا تھا جیسے ابھی اس کا دل ایک دھماکے سے پھٹ جائے گا۔

صفدر اس دوران میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"ایکسٹو" ـــــ دوسری طرف سے جواب ملا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب! ـــــ سلطان کی کوٹھی سے نقلی سلطان نے بتایا ہے کہ اصل سلطان کو میموریل روڈ کی کوٹھی نمبر بارہ میں رکھا گیا ہے ـــــ اور سلطان کو اغوا کرنے والی ریڈ پنتھیرز ہے جس کا تعلق ناگ لینڈ کی سپیشل ایجنسی سے ہے" صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب تم وہاں سے نکلو ـــــ اور سیدھے میموریل روڈ کی اس کوٹھی نمبر بارہ کے پاس پہنچ جاؤ ـــــ میں باقی ممبرز وہاں بھیج رہا ہوں ـــــ جولیا بھی وہیں ہو گی ـــــ تم نے اب اس کوٹھی سے سلطان کو صحیح سلامت برآمد کرنا ہے" ـــــ ایکسٹو نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"سر! ـــــ اس نقلی سلطان کا کیا کرنا ہے" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"اسے گولی مار کر ہلاک کر دو ـــــ اور تم یہاں سے چلے جاؤ۔ باقی میں خود ہی سنبھال لوں گا" ـــــ ایکسٹو نے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے یس سر کہا اور رسیور رکھ دیا۔



تنویر ابھی تک نقلی سلطان کے سر پر بڑے چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔ نقلی سلطان کی حالت اب کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔ لیکن وہ بدستور قالین پر ہی لیٹا ہوا تھا۔

صفدر رسیور رکھ کر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سائلنسر لگے ریوالور کا رخ نقلی سلطان کی طرف کیا دوسرے لمحے ٹھک کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی فرش پر پڑے ہوئے نقلی سلطان کا جسم یکلخت اچھلا اور پھر دھم سے گرا۔ گولی سیدھی اس کے دل میں گھس گئی تھی اور پھر وہ صرف چند لمحوں کے لئے تڑپا اس کے بعد اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہو گئے۔

"آؤ تنویر" ـــــ صفدر نے ریوالور واپس جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

**ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے براؤن نے** جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــ براؤن سپیکنگ" ـــــ براؤن کے لہجے میں اشتیاق تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اُسے فائل مل جانے کی اطلاع دی جا رہی ہوگی کیونکہ مارکر اُسے بتا چکا تھا کہ اصل سلطان کی جگہ لینے والے چیف کی کال آئی تھی کہ ایکسٹو نے اس سے کنفرم کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ فائل بھیج رہا ہے۔

"باس! ـــ مارکر بول رہا ہوں ـــــ غضب ہوگیا ہے باس! زیرو ہیڈ کوارٹر پر اچانک ریڈ ہوا ہے۔ وہاں موجود ہمارے چھ آدمی ہلاک ہوگئے ہیں ـــــ اور سلطان کو زیرو روم سے واپس لے جایا گیا ہے ـــــ ادھر چیف کو بھی اس کے کمرے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے" ـــــ مارکر کی تیز آواز سنائی دی اور براؤن



لو ایک لمحے تک تو مارکر کی بات کا یقین ہی نہ آیا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم ـــــ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ براؤن نے ری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس! ـــ میں درست کہہ رہا ہوں ـــ ابھی ٹونی نے اطلاع دی ہے۔ وہ شدید زخمی ہو کر بیہوش ہوگیا تھا اور ہوش آنے پر اس نے اطلاع دی ہے کہ اچانک چھ سات مسلح افراد زیرو ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے اور انہوں نے انتہائی ماہرانہ انداز میں وہاں پر موجود ب افراد پر گولیوں کی بوچھاڑ کر کے انہیں ہلاک کر دیا ـــــ ٹونی شدید زخمی ہو کر بیہوش ہوگیا تھا۔ اب ہوش میں آتے ہی وہ گھسٹتا ہوا زیرو روم پہنچا تو وہ خالی پڑا تھا ـــــ باقی چھ ساتھی ہلاک ہوگئے تھے۔ اس نے مجھے ٹیلیفون کیا اور پھر بے ہوش ہوگیا ـــــ میں نے اس کی اطلاع پر چیف کو کال کیا تو وہاں سے کسی ملازم نے فون اٹنڈ کرتے ہوئے بتایا کہ دو آدمی فائل دینے آئے تھے اور وہ سلطان کو ہلاک کر کے واپس چلے گئے ہیں" ـــــ مارکر نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں! ـــ اس کا مطلب ہے کہ یہ سیکرٹ سروس والے واقعی بیحد ہوشیار ہیں ـــــ تم نے ٹونی کی مدد کے لئے کسی کو بھیجا ہے"۔؟ براؤن نے پوچھا۔

"نو سر! ـــ میں نے فوراً آپ کو کال کی ہے۔ اب بھیجوں گا"۔ مارکر نے کہا۔

"سنو! ـــ بالکل کسی کو نہ بھیجنا ـــــ یہ تو اچھا ہے کہ زیرو ہیڈ کوارٹر

کا کوئی آدمی تمہارے سیکشن یا میرے ہیڈ کوارٹر کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا۔ اور نہ ہی زیرو ہیڈ کوارٹر میں ایسی کوئی چیز موجود ہے جس سے وہ ہمارا سراغ لگا سکتے ۔۔۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ زیرو ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کر رہے ہوں ۔۔۔ اور جو وہاں جائے اس سے وہ ہمارے متعلق معلوم کر لیں ۔۔۔ براؤن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"پھر باس ۔۔۔ اب کیا کرنا ہے ۔۔۔ ہماری تو ساری سکیم ہی فیل ہو گئی ہے ۔۔۔ بلکہ اب تو سیکرٹ سروس بھی حرکت میں آ گئی ہو گی" ۔۔۔ مارکر نے کہا۔

"گھبرانے کی بات نہیں ہے ۔۔۔ ہم نے ایک داؤ کھیلا تھا جو ناکام رہا ۔۔۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ناکام رہے ہیں ۔ ہمیں اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہے ۔ اب ہم براہ راست اور پوری قوت سے اس پر ریڈ کریں گے" ۔۔۔ براؤن نے جواب دیا۔

"یس باس ۔۔۔ میرا پہلے ہی یہی خیال تھا ۔۔۔ اب بھی آپ حکم کریں تو میں اپنے گروپ سمیت وہاں فوری ریڈ کر دوں" ۔۔۔ مارکر نے کہا۔

"او کے ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ اپنے دس آدمی لے کر اس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرو ۔۔۔ تمہارے آدمیوں کے پاس ہر قسم کے سائنسی حربے کا توڑ ہونا چاہیئے ۔۔۔ اور پھر وہاں جو بھی نظر آئے اسے گولیوں سے بھون ڈالو اور وہاں سے مطلوبہ فائل حاصل کر کے واپس آ جاؤ ۔۔۔ اب یہ تمہاری کارکردگی ہے کہ تم کیا کرتے ہو" ۔۔۔ براؤن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ۔۔۔ میں نے پہلے ہی مکمل تیاری کی ہوئی



ہے کہ اگر اس طرح فائل نہیں ملتی تو ہم ریڈ کر دیں گے ۔۔۔ میں اس ہیڈ کوارٹر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا" ۔۔۔ مارکر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"سارا کام انتہائی احتیاط سے کرنا ۔۔۔ وہ بہرحال سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہو گا ۔ کوئی عام عمارت نہیں ہو گی" ۔۔۔ براؤن نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ اب فائل حاصل کرنا میری ذمہ داری ہے" ۔۔۔ مارکر نے کہا اور براؤن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اچھل کر نہ صرف کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا بلکہ دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے اسی طرف بڑھی جا رہی تھی جدھر سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تھا ۔ وہ اس سارے آپریشن کی خود ایک طرف رہ کر نہ صرف نگرانی کرنا چاہتا تھا بلکہ اگر مارکر اور اس کے ساتھی پھنس جاتے تو وہ ان کی مدد بھی کر سکتا تھا ۔ اس لئے وہ کار کو خاصی تیز رفتاری سے دوڑائے چلا جا رہا تھا۔

بلیک زیرو نے مطمئن انداز میں رسیور کریڈل پر رکھا۔ اس کے چہرے پر خاصے اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ سر سلطان کو صحیح سلامت میموریل روڈ کی اس کوٹھی سے برآمد کر لیا گیا تھا جس کا پتہ اس نقلی سر سلطان نے دیا تھا اور اس نے وزیر اعظم کو بھی اس کی اطلاع دے دی تھی۔ کیونکہ صفدر کی اطلاع کے بعد اس نے سر سلطان کے بارے میں وزیر اعظم کو اطلاع دے دی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی سر سلطان کی ہلاکت کا انکشاف ہو گا وزیر اعظم کو سب سے پہلے اطلاع دی جائے گی۔ اس لئے اس نے وزیر اعظم کو مطلع کر دیا تھا تاکہ وہ پریشان نہ ہوں۔

ابھی صفدر کی طرف سے کال آئی تھی کہ سر سلطان کو صحیح سلامت برآمد کر لیا گیا ہے اور بلیک زیرو نے صفدر کو سر سلطان سمیت ان کی کوٹھی پہنچنے کے لئے کہا تھا۔ اور باقی ممبرز کو اس کوٹھی کی نگرانی کا حکم دیا تھا۔ تاکہ ریڈ پلیپرز کے لوگ اگر وہاں آئیں تو انہیں زندہ پکڑ کر ان سے تنظیم



کے متعلق مزید معلومات حاصل کی جا سکیں۔ کیونکہ اس سے پہلے اس کی پوری توجہ سر سلطان کی صحیح و سلامت برآمدگی پر ہی مرکوز تھی۔

اوہ!۔۔۔ مجھے وزیر اعظم کو اطلاع دے دینی چاہیئے کہ سر سلطان کو صحیح سلامت برآمد کر کے ان کی کوٹھی پر پہنچا دیا گیا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر وزیر اعظم کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس ۔۔۔ پرائم منسٹر ہاؤس" ۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ۔۔۔ پرائم منسٹر سے بات کرائیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر!۔۔۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس"۔۔۔ چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی آواز لائن پر سنائی دی۔

"ایکسٹو سپیکنگ ۔۔۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے تاکہ آپ کو اطلاع دے دوں کہ سر سلطان کو صحیح سلامت برآمد کر لیا گیا ہے۔ اور وہ اب اپنی کوٹھی پر پہنچ چکے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے باوقار لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ!۔۔۔ مجھے اس بارے میں بڑی تشویش تھی۔۔۔ کیا مجرم بھی پکڑے گئے ہیں"۔۔۔ وزیر اعظم نے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں!۔۔۔ ابھی تو میری تمام تر توجہ سر سلطان کی برآمدگی پر مرکوز تھی ۔۔۔ اب میں ان مجرموں کی گرفتاری کے لئے کام کروں گا"۔۔۔

بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" جناب ایکسٹو! ——— یہ مجرم آخر چاہتے کیا ہیں" ——— وزیر اعظم نے پوچھا۔

" یہ ہمارے ملکی دفاع پر مبنی ایک اہم فائل حاصل کرنا چاہتے ہیں ——— بہرحال آپ بے فکر رہیں ——— سیکرٹ سروس اب جلد ہی ان مجرموں کو گرفتار کرلے گی ——— او کے ۔ گڈ بائی" ——— بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

لیکن رسیور رکھتے ہی ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زیرو نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو" ——— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" طاہر! ——— میں سلطان بول رہا ہوں ——— تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے زندہ سلامت ان مجرموں کے چنگل سے نکال لیا ہے ——— اور میں نے ہوش میں آتے ہی تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ مجھے بس اتنا یاد ہے کہ وہ لوگ غیر ملکی تھے ——— اور وہ مجھ سے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ پوچھنا چاہتے تھے ۔ اس کے بعد ایک لمبا تڑنگا آدمی آیا۔ جس کے سر کے بال بالکل برف کی طرح سفید تھے ۔ اس نے مجھے کوئی انجکشن لگایا ——— اس کے بعد مجھے کچھ یاد نہیں ہے اب ہوش میں آنے پر صفدر نے مجھے بتایا ہے کہ میری جگہ نقلی آدمی یہاں موجود تھا ——— یہ سب کیا چکر ہے ——— اور ہاں! عمران کا کیا حال ہے ۔ مجھے اس بارے میں بے پناہ فکر ہے" ——— سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں کہا ۔ اور جواب میں بلیک زیرو نے کال ملنے اور فائل



اٹی پر پہنچنے سے لے کر ان کی برآمدگی تک کے تمام واقعات انہیں بتا ئے اور ساتھ ہی بتا دیا کہ عمران تاحال ہوش میں نہیں آیا ۔ لیکن ابھی اکٹر صدیقی کا فون آیا تھا کہ اب عمران کی حالت پہلے سے قدرے بہتر ہے ۔ لیکن بہرحال ابھی وہ خطرے سے باہر نہیں آیا ۔

" اوہ! ——— خدا کرے وہ جلد صحت یاب ہو جائے ——— اور سنو! ب عمران تو کام نہیں کر سکتا ——— اس لئے اب سیکرٹ سروس کو ہی اس تنظیم کا خاتمہ کرنا ہوگا ——— اس لئے تم پوری طرح ہوشیار رہنا" ——— سلطان نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ——— یہ اب مکمل طور پر سیکرٹ سروس کا مشن بن لیا ہے اور سیکرٹ سروس اسے آسانی سے سیٹ کرلے گی" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر سر سلطان کی طرف سے گڈ بائی کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی ۔ اور یہ آواز سنتے ہی بلیک زیرو بری طرح چونک پڑا ۔ یہ آواز بتا رہی تھی کہ کوئی دانش منزل کے اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے ۔ بلیک زیرو نے چونک کر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا دوسرے لمحے سامنے دیوار پر لگی ہوئی ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی ۔ یہ سکرین مختلف خانوں میں بٹی ہوئی تھی اور ہر خانے میں دانش منزل کا بیرونی منظر نظر آرہا تھا اور تمام خانوں میں دیکھنے سے دانش منزل کے چاروں طرف کا بیرونی منظر بیک وقت دکھائی دے رہا تھا ۔ اور پھر بلیک زیرو کی نظریں ایک خانے پر جم گئیں یہ دانش منزل

کے دائیں طرف کا منظر تھا۔ اس طرف ایک تنگ سی گلی تھی وہاں دو آدمی جنہوں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے کمندوں کے ذریعے دیوار پر چڑھے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے اپنی پشت پر سیاہ رنگ کے کپڑے کے تھیلے باندھ رکھے تھے۔ پھر بلیک زیرو کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دیوار پر چڑھے اور دوسرے لمحے وہ پرندوں کی طرح اندر کود گئے۔

بلیک زیرو خاموش بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انہیں کسی بھی وقت آسانی سے گرفتار کیا جا سکتا تھا۔ وہ صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ دونوں اکیلے ہیں یا ان کے اور ساتھی بھی ہیں۔

وہ دونوں نیچے کودتے ہی ایک لمحے کے لئے دیوار کی جڑ میں دبکے رہے۔ پھر ان میں سے ایک اٹھا اور دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہوا پہلے سامنے کے رخ پر گیا اور پھر سامنے والی دیوار کے ساتھ دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اور بلیک زیرو کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کے اور ساتھی باہر موجود ہیں اور اب یہ پھاٹک کھول کر انہیں اندر لے آنا چاہتا ہے۔ اور پھر ہوا بھی ایسے ہی۔ اس آدمی نے پھاٹک کا لاک کھولا اور پھاٹک کے ایک پٹ کو کھول کر ہاتھ سر سے اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا اور تھوڑی دیر بعد کھلے پھاٹک سے ایک ایک کر کے آٹھ آدمی اندر داخل ہو گئے۔ وہ سب ہی پہلے آدمیوں کی طرح سیاہ رنگ کے چست لباسوں میں تھے۔ اور ان سب کی پشتوں پر سیاہ رنگ کے کپڑوں کے تھیلے لدے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے ایک کے ہاتھ



میں ایک بڑا سا بریف کیس بھی تھا۔

اس بریف کیس والے نے اندر داخل ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے بریف کیس کھولا اور پھر اس کے اندر سے ایک عجیب و غریب ساخت کی مشین باہر نکال لی۔ اس کے ہاتھ واقعی بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے۔ اس نے مشین کے نیچے سے اس کی مڑی ہوئی ٹانگیں کھولیں اور انہیں زمین پر ٹکا دیا۔ اب وہ مشین چار پیروں پر فرش پر کھڑی تھی۔

بلیک زیرو حیرت سے اس مشین کو دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ یہ اس کے لئے بالکل نئی چیز تھی۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ ان پر آٹومیٹک گنوں کا فائر کھول دے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ انہیں زندہ پکڑا جائے۔ تاکہ ان سے مزید معلومات حاصل کی جا سکیں۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی یہ برآمدے میں آئیں گے وہ صرف ایک بٹن دبا کر انہیں آسانی سے بیہوش کر لے گا۔ اس لئے وہ مطمئن انداز میں بیٹھا رہا۔

مشین والے نے مشین کی سائیڈ سے لٹکی ہوئی تار کا سرا اس بیگ کے اندر کسی جگہ فٹ کیا تھا اور ایک اور آدمی نے جلدی سے وہ بیگ دونوں ہاتھوں میں اٹھا لیا تھا اور پھر مشین والے نے مشین کے مختلف بٹن دبائے۔ مشین کے سامنے کے رخ پر لگے ہوئے کیمرہ کے لینز کی طرح کا شیشہ یکلخت چمک اٹھا۔ یہ شیشہ نیلگوں رنگ کا نظر آ رہا تھا اور آہستہ آہستہ یہ چمک بڑھتی جا رہی تھی۔

"یہ کوئی خاص چیز ہے۔ ایسا نہ ہو کہ نقصان دے جائے" ——

بلیک زیرو نے سوچا اور جلدی سے اس بٹن کی طرف ہاتھ بڑھایا جس کے دبانے سے برآمدے کے اوپر نصب خفیہ آٹومیٹک گنیں حرکت آجاتی تھیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ یہ بٹن دباتا اچانک سکرین ایک جھماکے سے تاریک ہوگئی۔ اور بلیک زیرو یکلخت چونک پڑا۔

"یہ کیا ہوا" ——— بلیک زیرو نے انتہائی حیرت سے کہا اور پھر جلدی سے وہ بٹن پریس کر دیا۔ لیکن بٹن دبنے کے باوجود آٹومیٹک گنوں کے چلنے کی آوازیں نہ آئیں تو اس نے گھبرا کر دوسرے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ لیکن اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ سب بٹن یکلخت اس طرح بے کار ہوگئے تھے جیسے ان کے کنکشن ہی ختم ہو چکے ہوں۔

"اوہ! ——— اوہ! یہ کیا ہوگیا ——— یہ تو سارا حفاظتی نظام ہی بیکار ہوگیا" ——— بلیک زیرو نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے آپریشن روم کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور چار مشین گن بردار بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"خبردار! ——— ہاتھ اٹھا دو ——— ورنہ گولیوں سے بھون ڈالوں گا" ان میں سے ایک نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو کے پاس سوائے ہاتھ اٹھا دینے کے اور کوئی چارہ کار ہی نہ رہ گیا تھا اس لئے اس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔

"دیوار کی طرف منہ کرو" ——— اسی آدمی نے مشین گن سمیت آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اگر بلیک زیرو نے ایک لمحہ کے لئے بھی توقف کیا تو وہ اسے بے دریغ مشین گن سے بھون ڈالے گا۔ اس لئے اس نے مڑ کر دیوار کی طرف منہ کر لیا۔ کمرے میں چار مشین گن بردار



موجود تھے۔ اور ہر مشین گن کی نال کا رخ اسی کی طرف تھا۔ اس لئے ظاہر ہے بلیک زیرو کے پاس سوائے ان کے احکامات کی تعمیل کے فی الحال اور کوئی چارہ کار نہ رہا تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ ایک آدمی سے مشین گن چھین لیتا۔ لیکن دوسروں کی مشین گنیں اسے ایک ہی لمحے میں بھون ڈالتیں۔

بلیک زیرو کے گھومتے ہی ایک آدمی نے بڑے ماہرانہ انداز میں اس کی تلاشی لی اور بلیک زیرو کے تنے ہوئے اعصاب قدرے ڈھیلے پڑ گئے۔ کیونکہ گھومنے سے پہلے وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ شائد اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بیہوش کرنے کے لئے دیوار کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن تلاشی لئے جانے پر وہ سمجھ گیا تھا کہ ایسا نہیں کیا جا رہا ہے۔

لیکن تلاشی ابھی لی ہی جا رہی تھی کہ یکلخت بلیک زیرو کی کھوپڑی پر خوفناک ضرب لگی اور اس کا چہرہ بے اختیار سامنے دیوار سے ٹکرایا اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اسی لمحے دوسری ضرب لگی اور بلیک زیرو کے دماغ میں ناچتے ہوئے رنگ برنگے ستارے یکلخت تاریکی میں ڈوب گئے۔

براؤن نے کار اس قلعہ نما عمارت سے کچھ دور سڑک کے پار ایک بند گلی کے اندر روکی اور خود نیچے اتر کر وہ ایک کیفے میں داخل ہو گیا۔ اس کیفے کا فرنٹ مکمل طور پر شیشے کا بنا ہوا تھا اس لئے اندر بیٹھ کر آسانی سے اس قلعہ نما عمارت کا مکمل طور پر جائزہ لیا جا سکتا تھا اور پھر اسے شیشے کے ساتھ ہی ایک خالی میز بھی آسانی سے مل گئی ویسے بھی کیفے میں زیادہ رش نہ تھا۔

براؤن ابھی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ ایک ویٹر مینو لئے پہنچ گیا۔

"صرف کوک لے آؤ" ——— براؤن نے ویٹر سے کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے کوک کی ایک بوتل لا کر اس کے سامنے رکھ دی۔ براؤن اطمینان سے کوک پینے لگا۔ لیکن اس کی نظریں اس قلعہ نما عمارت کے پھاٹک پر ہی لگی ہوئی تھیں جو بند تھا۔ لیکن ابھی اس نے کوک ختم کی ہی تھی کہ اسے پھاٹک کا



پٹ اندر سے کھلتا دکھائی دیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ اس نے دونوں ادھ کھلے پٹوں کے درمیان مارکر کے ایک ساتھی کو اشارہ کرتے دیکھ لیا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد آٹھ افراد بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے سڑک کراس کر کے اس پھاٹک کی طرف بڑھ گئے۔ ایک کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بریف کیس تھا۔ یہ مارکر تھا۔ اس کا نمبر ٹو ——— اور براؤن اس بریف کیس میں بند مشینری کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس مشینری سے نکلنے والی مخصوص ایٹمک ریز ہر قسم کے سائنسی آلات کی کارکردگی کو یکلخت صفر کر دیتی تھیں۔ اور ان ریز کے اثرات تین گھنٹوں تک رہتے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ تین گھنٹوں تک اس عمارت میں موجود ہر وہ چیز جسے بیٹری یا بجلی سے چلایا جا رہا ہو ساکت ہو جائے گی اور چاہے کچھ ہی کیوں نہ کر لیا جائے تین گھنٹوں تک وہ حرکت نہ کر سکتی تھیں۔

مارکر اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک کا کھلا ہوا پٹ بھی بند ہو گیا۔

اسی لمحے ویٹر دوبارہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے اسے دوسری کوک لانے کے لئے کہا اور اپنی توجہ دوبارہ پھاٹک کی طرف مبذول کر لی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اصل نازک مرحلہ آ گیا ہے۔ اگر جنرل ریکیج مشین آن ہونے کا موقع مل گیا تو پھر یہ قلعہ نما عمارت آسانی سے کنٹرول کی جا سکتی ہے۔ ورنہ اس کے سارے ساتھی بھی موت کے گھاٹ اتر سکتے ہیں۔ لیکن جب کافی دیر تک اندر سے فائرنگ کی آوازیں نہ آئیں

اور نہ ہی اس کے ساتھی باہر نکلے تو اس کا ذہن عجیب سی کشمکش کا شکار ہو گیا۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اندر آخر کیا ہو رہا ہے۔

ابھی وہ اسی بے چینی میں مبتلا تھا کہ اچانک اس کی کلائی پر ہلکی ضربیں لگنے لگیں۔ وہ تیزی سے اٹھا اور کیفے کے باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ضربیں بتا رہی تھیں کہ مارکر کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال آئی ہے۔ یہ سپیشل ٹرانسمیٹر تھا جو اس مشین کے بعد آسانی سے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ اس ٹرانسمیٹر میں کوئی بیٹری استعمال نہ کی جاتی تھی۔ بلکہ اس میں پرانے زمانے کی گھڑیوں کی طرح چابی بھری جاتی تھی اور اس طرح ٹرانسمیٹر آن ہو جاتا تھا۔

باتھ روم میں داخل ہو کر براؤن نے رلیسٹ واچ کا ڈنڈ بٹن کھینچا اور پھر اُسے مخصوص انداز میں دبا کر کان سے لگا لیا۔

"ہیلو — ہیلو — مارکر کالنگ باس! — اوور" — مارکر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یس — براؤن اٹنڈنگ۔ اوور" — براؤن نے گھڑی کو منہ کے قریب لے آتے ہوئے کہا۔

"باس! — ہم نے ہیڈ کوارٹر پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ یہاں موجود ایک آدمی کو ہم نے بیہوش کر دیا ہے — لیکن باوجود بے پناہ تلاش کرنے کے یہاں سے کوئی فائل دستیاب نہیں ہو رہی — کہیں اس سر سلطان نے غلط جگہ تو نہیں بتا دی — یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں سے فائلیں کہیں اور شفٹ کر دی گئی ہوں۔ اوور" — مارکر نے کہا۔



"اس آدمی سے پوچھا۔ اوور" — ؟ براؤن نے کہا۔

"نہیں سر! — ہم نے اپنے طور پر تلاش کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ پوچھ گچھ میں ظاہر ہے دیر لگے گی — اور اگر وہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے تو پھر اس سے معلومات حاصل کرنا تو اور بھی مشکل ہو گا — اور ہم چاہتے ہیں کہ فائل فوراً مل جائے تاکہ اس کو ختم کر کے ہم یہاں سے نکل جائیں۔ اوور" — مارکر نے جواب دیا۔

"ہاں! — اس عمارت میں زیادہ دیر ٹھہرنا بھی خطرناک ہو سکتا ہے ایک آدمی کے سوا اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اوور" — ؟ براؤن نے پوچھا۔

"نو سر! — ساری عمارت خالی پڑی ہوئی ہے — اور ویسے بھی یہ عمارت انتہائی عجیب و غریب ہے — ہمیں ہر لمحہ ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے ابھی کسی طرف سے ہم پر کوئی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ میرا خیال ہے کہ یہ فائلیں کہیں تہہ خانے میں ہوں گی — اور اب جنرل بریکیج ریز کی وجہ سے تمام سسٹم آف ہو چکا ہے اور مزید چھ گھنٹوں تک کسی طرح آن بھی نہیں ہو سکتا — اور اگر ویسے آن بھی کر لیا جاتے تو ہو سکتا ہے ہم ہی پھنس جائیں — اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب ہم کیا کریں۔ اوور" — مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارے خدشات درست ہیں — تم ایسا کرو کہ اس بیہوش آدمی کو اٹھا کر باہر آ جاؤ اور اسے پوائنٹ تھری پر پہنچا دو۔ میں بھی وہیں آ جاتا ہوں — اس کے بعد ہم آپ پر اطمینان سے تشدد

کر کے اس سے اس عمارت کے متعلق تمام تفصیلی معلومات حاصل کر لیں گے ——— میں پروفیسر شارٹن کو بھی وہیں بلا لیتا ہوں ——— ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس کی ضرورت دوبارہ پڑ جائے ——— اس کے بعد ہم کسی بھی وقت دوبارہ ریڈ کر کے یہ فائل حاصل کر سکتے ہیں۔ اوور" ——— براؤن نے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا باس! ——— اوور" ——— دوسری طرف سے مارکر نے اس طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا جیسے باہر آنے کا سن کر اس کے اعصاب پر انتہائی خوشگوار اثرات پڑے ہوں۔

"اوور اینڈ آل" ——— براؤن نے کہا اور پھر ونڈ بٹن کو کھینچ کر بند کر دیا اور باتھ روم سے نکل کر دوبارہ اسی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا جہاں وہ پہلے بیٹھا تھا۔

وہ آخری لمحے تک یہیں رہنا چاہتا تھا۔ کیونکہ بہرحال اس کے ساتھی دنیا کی خوفناک ترین سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں گھسے ہوئے تھے لیکن تھوڑی دیر بعد پھاٹک دوبارہ کھلا اور اس کا ایک ساتھی تیزی سے باہر آیا اور اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا سڑک پار کر کے اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

براؤن ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا تھا کہ چند لمحوں بعد اس نے سیاہ رنگ کی ایک کار کو سڑک کراس کر کے اس پھاٹک کی طرف مڑتے دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمودار ہو گئے۔ کار کے پھاٹک کے قریب پہنچتے ہی پھاٹک کھل گیا اور کار اندر چلی گئی اور پھاٹک دوبارہ بند ہو گیا۔ اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد پھاٹک ایک بار پھر کھلا اور وہی سیاہ رنگ



کی کار باہر آئی اور دائیں طرف چلی گئی۔ پھاٹک کو اندر سے بند کر دیا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اسے عمارت کی دائیں ہاتھ والی گلی سے اپنے دو ساتھی نکلتے دکھائی دیئے تو وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا۔ وہ مارکر کی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا کہ اس نے ہر قسم کا شک ختم کرنے کے لئے پھاٹک کو اندر سے بند کرا دیا تھا اور ساتھیوں کو دیوار پار کر کے باہر آنے کے لئے کہا تھا تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے کہ اندر کوئی داخل ہوا تھا۔

اس نے ویٹر کو بلا کر بل ادا کیا اور اطمینان سے چلتا ہوا کیفے سے باہر نکلا اور اس گلی کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی تاکہ کار نکال کر وہ پہلے رین بو کلب جائے اور وہاں سے پروفیسر شارٹن کو ہمراہ لے کر پوائنٹ تھری پر پہنچ جائے۔

میموریل روڈ والی کوٹھی جہاں سے سر سلطان کو برآمد کیا گیا تھا کی نگرانی مسلسل کی جا رہی تھی۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبر کوٹھی کے ارد گرد پھیلے ہوئے تھے۔ اور صفدر بھی سر سلطان کو ان کی کوٹھی پر پہنچا کر واپس پہنچ چکا تھا۔ لیکن ابھی تک کوئی آدمی اس کوٹھی کی طرف نہ آیا تھا۔

جولیا اس کوٹھی کے بالکل سامنے بنی ہوئی جنرل پارکنگ میں اپنی کار میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں اور صفدر بھی جو اس کے پاس پہنچا تھا، ادھر ادھر ایسے ٹہل رہا تھا جیسے اُسے کسی کا انتظار ہو۔

"مس جولیا! — ادھر کا تو کوئی رُخ ہی نہیں کر رہا — اب کیا کیا جائے" — ؟ صفدر نے آخر تنگ آکر جولیا کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"میں خود بھی پریشان ہوں — لیکن اب باس کا حکم ہے کہ اس کی



مسلسل نگرانی کی جائے" — جولیا نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ میں باس کو رپورٹ دے کر اس سے مزید ہدایات لے لوں — شائد وہ رپورٹ سُن کر کوئی نئی ہدایت دے دے" — صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے" — جولیا نے اجازت دیتے ہوئے کہا۔

چونکہ قریب ہی ایک پبلک فون بوتھ موجود تھا اس لئے صفدر ادھر ہی چلا گیا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آیا تو اس کے چہرے کی کیفیات دیکھ کر جولیا چونک پڑی۔ کیونکہ صفدر کے چہرے پر ایسی ہی حیرت کے تاثرات تھے۔ جیسے اُسے کسی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"مس جولیا! — باس کے فون کی گھنٹی ہی نہیں بج رہی — وہ ڈیڈ ہے" — صفدر نے قریب آکر کہا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو — یہ کیسے ممکن ہے — وہ تو اسپیشل فون ہے — کسی صورت بھی ڈیڈ نہیں ہو سکتا وہ" — جولیا نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اسی بات کا تو مجھے خود یقین نہیں آ رہا — آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا — آپ ٹرانسمیٹر پر بات کریں" — صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے فٹ ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ لیکن صفدر کی بات سُن کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے تھے۔ دانش منزل کے فون کے ڈیڈ ہونے کا تو انہوں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔ صفدر بھی دوسری طرف سے گھوم کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ہیلو — ہیلو — جولیا کالنگ باس ۔ اوور" — جولیا نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔ لیکن دوسری طرف مکمل خاموشی طاری تھی۔

"اوہ! — باس کا خصوصی ٹرانسمیٹر کال ہی رسیو نہیں کر رہا — اگر باس موجود نہ ہو تو ٹرانسمیٹر آٹومیٹک کال رسیور آن کر دیتا ہے تاکہ کال ریکارڈ کر لی جائے — لیکن یہاں تو بالکل ہی خاموشی ہے" — جولیا نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ مس جولیا! — میری چھٹی حس کسی بھیانک خطرے کا الارم بجا رہی ہے — میرا خیال ہے کہ ہمیں فوراً دانش منزل پہنچنا چاہیئے" — صفدر نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! — کیا کہنا چاہتے ہو تم — پاگل تو نہیں ہو گئے" — جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ مس جولیا! — یہ خاموشی بتا رہی ہے کہ دانش منزل میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے — کوئی ناقابلِ یقین گڑبڑ" — صفدر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے — دانش منزل میں کیسے گڑبڑ ہو سکتی ہے — یہ تم کیا کہہ رہے ہو" — جولیا کو شاید تصور میں بھی اس بات کا یقین نہ آ رہا تھا۔

"اوہ! — واقعی ایسا ہو تو نہیں سکتا — لیکن ٹیلیفون اور ٹرانسمیٹر بھی تو آج تک ڈیڈ نہیں ہوئے — یہ بھی تو سوچیں — اچھا ایسا ہے کہ آپ یہیں رکیں ۔ میں اکیلا جاتا ہوں" — صفدر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔



"نہیں — میں تمہارے ساتھ جاؤں گی" — جولیا نے یکلخت فیصلہ کن لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار تھے۔

"یہاں ساتھیوں کو تو اطلاع دے دیں" — صفدر نے کہا۔

"نہیں! — بعد میں دیکھا جائے گا — میرا تو دل ڈوبنے لگا ہے" — جولیا نے کہا اور کار کا ایکسیلیٹر اور زیادہ دبا دیا۔ صفدر سر ہلا کر رہ گیا۔ اس کے اپنے دل میں شدید کھدبد ہو رہی تھی جیسے کوئی انہونی ہونے والی ہو۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار دانش منزل کے پھاٹک پر پہنچ گئی۔ پھاٹک حسبِ دستور بند تھا۔ صفدر نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کیا اور پھر وہ اسے بار بار پریس کرتا گیا لیکن اندر سے کوئی ردعمل نہ ہو رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کال بیل کا اس بٹن سے کنکشن ہی ختم ہو گیا ہو۔

جب کافی دیر تک مسلسل بٹن پریس کرنے کے باوجود کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو جولیا بھی کار سے نیچے اتر آئی۔

"باس کی طرف سے کوئی جواب نہیں مل رہا — اب کیا کریں" — صفدر نے مڑ کر جولیا سے کہا۔

"تم بتاؤ — میرا تو دماغ ہی ماؤف ہو رہا ہے" — جولیا نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں خود نہیں آ رہا — میرا خیال ہے کہ مجھے اب زبردستی

اندر جانا ہوگا" ——— صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر باس کی یہ مرضی نہ ہوئی تو" ——— جولیا نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو زیادہ سے زیادہ اندر جاتے ہوئے باس ہمیں روک لے گا ——— آپ یہیں ٹھہریں۔ میں سائیڈ گلی سے اندر جاتا ہوں" ——— صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی وہ دوڑتا ہوا دائیں طرف والی گلی کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا خاموش کھڑی رہی۔ لیکن وہ بظاہر تو خاموش تھی لیکن اس کے اندر جیسے پنکھے سے لگ گئے ہوں۔ عجیب قسم کی بے چینی سی اس کے جسم میں جاری تھی۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد جولیا کو اندر سے پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ بری طرح چونک پڑی۔ لیکن دوسرے لمحے صفدر کی آواز سنائی دی

"اندر خاموشی ہے ——— آپ کار اندر لے آئیں" ——— صفدر نے پھاٹک کھولتے ہوئے کہا اور جولیا جلدی سے کار میں بیٹھی اور پھر اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے اندر بڑھا دیا۔ صفدر نے کار اندر آجانے پر پھاٹک بند کر دیا۔

جولیا نے کار وہیں لے جا کر روکی جہاں وہ پہلے اپنی کار روکا کرتی تھی۔ اس دوران صفدر بھی بھاگتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔

"مجھے یہ خاموشی غیر فطری لگ رہی ہے ——— ورنہ میرے اس طرح دیوار سے کودنے پر یہاں کا حفاظتی سسٹم حرکت میں آجاتا" ——— صفدر نے قریب جا کر تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے ——— مجھے تو معلوم ہی نہیں کہ یہاں کیا سلسلہ



ہے ——— میں تو صرف میٹنگ روم اور گیسٹ روم کو ہی جانتی ہوں" ——— جولیا نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آیئے ——— ہمیں آپریشن روم چیک کرنا چاہیے۔ ایکابان[1] کیس میں مجھے عارضی طور پر ایکس ٹو کی تقرری بنا دیا گیا تھا تو میں نے اس کی عمارت کی فائل دیکھی تھی ——— آیئے میرے ساتھ" ——— صفدر نے کہا اور پھر وہ تقریباً دوڑتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھنے لگا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے تھی۔ اس کی ذہنی حالت واقعی عجیب و غریب تھی وہ شاید زندگی میں پہلی بار اس آپریشن روم کی طرف جا رہی تھی جہاں اس کا پر اسرار باس ایکسٹو بیٹھتا ہوتا۔

آپریشن روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور صفدر ایک لمحہ رکنے کے بعد اچھل کر اندر داخل ہوا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ وہ اس طرح اس کمرے کو دیکھ رہی تھی جیسے کوئی ننھی بچی پہلی بار ڈزنی لینڈ میں داخل ہوئی ہو۔

"یہاں تو کسی چیز کو نہیں چھیڑا گیا ——— لیکن باس بھی موجود نہیں ہے اور سسٹم بھی بند ہے" ——— صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے میز کی دوسری طرف بڑھ گیا۔

"اوہ! ——— یہاں کی تلاشی لی گئی ہے ——— درازیں کھلی پڑی ہیں"۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا کیونکہ میز کی تینوں درازیں کھلی پڑی تھیں اور ان میں موجود کاغذات الٹ پلٹ ہوئے صاف نظر آرہے تھے۔ اس نے جلدی سے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بے شمار بٹنوں میں سے چند کو دبانا شروع کر دیا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر کانوں سے لگا لیا۔

---

[1] :- اس کے لئے انتہائی دلچسپ ناول پڑھیے۔ "ایکابان"۔ مصنف :- مظہر کلیم ایم اے۔

"یہاں تو ہر چیز مکمل طور پر ڈیڈ ہوئی پڑی ہے ——— اور باس بھی موجود نہیں ہے ——— جبکہ پھاٹک بھی اندر سے بند تھا۔ اس کا کیا مطلب ہوا" ——— صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر! ——— کیا یہ چیف کی کرسی ہے ——— چیف اس پر بیٹھتا ہے اور یہی رسیور اٹھاتا ہے" ——— جولیا کے جذبات اس کمرے میں پہنچتے ہی بدل گئے تھے وہ اب بڑی عقیدت مندانہ نظروں سے ہر چیز دیکھ رہی تھی۔

"ہاں مس جولیا! ——— لیکن باس کہاں چلا گیا ——— اور یہ سب سسٹم آخر ڈیڈ کیسے ہو گیا" ——— ؟ صفدر نے کہا۔

"تم ہی بتاؤ ——— میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ——— میرا تو ذہن بالکل ہی ماؤف ہو گیا ہے" ——— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا! ——— میرا خیال ہے کہ یہاں کوئی لمبی ہی گڑبڑ ہوئی ہے۔ ہمیں باہر جا کر اس کی مکمل نگرانی کرنی چاہئے ——— ہو سکتا ہے کہ مجرم دوبارہ یہاں آئیں" ——— صفدر نے کہا۔

"مجرم ——— کونسے مجرم" ——— جولیا نے اس طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے صفدر نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

"تو کیا آپ کا خیال ہے کہ باس از خود سارے سسٹم کو ڈیڈ کر کے دیوار پھاند کر باہر چلا گیا ہو گا ——— یہ بات نہیں مس جولیا! ——— میرا خیال ہے کہ یہاں مجرموں نے کوئی چکر چلایا ہے ——— انہوں نے کسی جدید ایجاد سے یہاں کا سسٹم ڈیڈ کر دیا ہے اور پھر باس کو اغوا کر لیا گیا ہے اور شاید دھوکہ دینے کے لئے انہوں نے اندر سے پھاٹک بند کر دیا اور خود دیوار سے کود گئے ہیں" ——— صفدر نے کہا۔



"شٹ اپ! ——— تمہیں یہ بات سوچنے کی جرات ہی کیسے ہوئی۔" جولیا صفدر کی بات سنتے ہی بری طرح چیخ اٹھی۔

"اوہ! ——— تو پھر یہاں کیا ہوا ہے ——— باس کہاں گیا ہے" ——— ؟ صفدر نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو سکتا ہے ——— لیکن جو کچھ تم سوچ رہے ہو۔ ویسے کبھی بھی نہیں ہو سکتا ——— ضرور باس نے خود ہی یہ سب کچھ کیا ہے ——— کیوں کیا ہے ——— اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے" ——— جولیا نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"تو پھر بھی ہم اب اس کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں کہ باہر نگرانی کریں۔ شاید باس واپس آ جائے ——— یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی خفیہ راستے سے چلا گیا ہو ——— کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا" ——— صفدر نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اس کی نظریں ایک کرسی کے پائے کے ساتھ فرش پر جھک سی گئیں۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے جھپٹا اور اس نے پائے کے ساتھ پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے کاغذ کے پرزے کو تیزی سے اٹھا لیا۔

"کیا ہے یہ" ——— ؟ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اس پر کچھ نمبر لکھے ہوئے ہیں ——— لیکن یہ فون نمبر نہیں ہو سکتے کیونکہ ہندسوں کی تعداد دس ہے اور ابھی اتنی لائنیں پاکیشیا میں ٹیلیفون کی نہیں قائم ہوئیں" ——— صفدر نے غور سے کاغذ کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاغذ کو دروازے کی طرف کیا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کاغذ کے اندر اسے ایک واٹر مارک نظر آ رہا تھا۔

"اوہ!۔۔۔ یہ تو رین بو کلب کا نشان ہے"۔۔۔ صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"رین بو کلب"۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"اوہ!۔۔۔ میں سمجھ گیا۔۔۔ یہ واقعی فون نمبر ہے۔۔۔ پہلے آٹھ ہندسے تو نمبر ہیں۔۔۔ اس کے بعد باقی دو نمبر یا تو ایکسٹینشن کے ہیں۔۔۔ یا پھر کمرہ نمبر ہیں۔۔۔ آیئے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور دوڑتا ہوا باہر آگیا۔

جولیا حیرت بھرے انداز میں کندھے اچکاتی ہوئی صفدر کے پیچھے باہر آگئی۔

"آپ کار میں بیٹھیں۔۔۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں اور آپ کے باہر جانے کے بعد میں پھاٹک بند کر کے دیوار کود کر باہر آؤں گا"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور پھاٹک کی طرف دوڑ پڑا۔ جولیا اس طرح کار میں بیٹھ گئی جیسے صفدر ہپناٹزم کا عامل ہو اور وہ اس کی معمول۔ وہ بڑے میکانکی انداز میں اس کے احکامات کی تعمیل کر رہی تھی۔

صفدر نے پھاٹک کھول دیا اور جولیا کار باہر لے گئی۔ لیکن اس نے کار آگے بڑھانے کی بجائے ایک سائیڈ پر روک دی۔ پھاٹک اس کے عقب میں بند ہو چکا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر نے کار کا سائیڈ دروازہ کھولا اور اندر سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"جلد ہی سے کسی پبلک فون بوتھ پر چلیئے۔۔۔ میں چیک کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور جولیا نے واقعی کسی معمول کی طرح کار آگے بڑھا دی۔



"یہ تم اتنی اونچی دیوار اتنی آسانی سے کیسے پھاند لیتے ہو"۔۔۔؟ اچانک جولیا نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اُسے اچانک اس بات کا خیال آگیا ہو۔

"میری بیلٹ میں کمند موجود ہے مس جولیا!۔۔۔ میں اسے ہمیشہ ساتھ رکھتا ہوں"۔۔۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"سامنے کسی کیفے سے فون کر لینا تھا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اب اس کا ذہن شاید سمجھنے لگ گیا تھا۔

"نہیں۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی نگرانی کر رہا ہو"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر کار کی بھی تو نگرانی ہو سکتی ہے"۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں!۔۔۔ میں چیک کر رہا ہوں۔۔۔ آپ بہرحال فون بوتھ کی طرف چلیئے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد جولیا نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب پہنچ کر روک دی اور صفدر بجلی کی سی تیزی سے نیچے اتر کر دوڑتا ہوا فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ جولیا بھی نیچے اتری اور اس کے پیچھے فون بوتھ میں داخل ہو گئی۔ صفدر نمبر گھما رہا تھا۔

"یس۔۔۔ رین بو کلب"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور صفدر چونک پڑا۔

"تھری ون ملواؤ"۔۔۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تھری ون بند ہے۔۔۔ پروفیسر کہیں گئے ہوئے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب ملا۔

"پروفیسر! — لیکن یہ تو رابرٹ صاحب کا نمبر ہے" — صفدر نے کہا۔

"رابرٹ صاحب! — نہیں، آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے — تھری ون میں تو پروفیسر شارٹن ٹھہرے ہوئے ہیں — ہمارے کلب میں کوئی رابرٹ صاحب نہیں ٹھہرے ہوئے" — دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اچھا! — پروفیسر ہی ہوں گے — لیکن وہ کہاں گئے ہیں اور کس وقت گئے ہیں — مجھے ان سے انتہائی اہم بات کرنی تھی" — صفدر نے کہا۔

"آدھے گھنٹے سے زیادہ ہوا ہے انہیں گئے ہوئے — لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں — ایک غیر ملکی صاحب ان سے ملنے آئے تھے وہ ان کے ساتھ گئے ہیں" — دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"غیر ملکی صاحب! — وہ بھاری سے چہرے والے مسٹر ایڈورڈ — ان کی بات کر رہے ہیں آپ" — صفدر نے کہا۔

"جی نہیں — ان کا چہرہ لمبوترا تھا، بھاری نہیں تھا — اور میں ان کا نام نہیں جانتا" — دوسری طرف سے جواب ملا۔

"اوکے — تھینک یو" — صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا بات ہوئی" — ؟ جولیا نے پوچھا۔

"ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے — ایک بار میں نے عمران صاحب سے ایک پروفیسر شارٹن کا نام سنا تھا جو ہپناٹزم میں بین الاقوامی اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں — اور ان کا تعلق ناگ لینڈ سے ہے —



ہو سکتا ہے کہ یہ وہی ہوں — یا پھر کوئی اور ہوں" — صفدر نے فون بوتھ سے باہر آتے ہوئے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہپناٹزم میں اتھارٹی — کیا مطلب! — میں سمجھی نہیں" — جولیا نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا! — اگر یہ وہی پروفیسر ہپناٹزم والے ہیں تو پھر واقعی مسئلہ ٹیڑھا ہے — اس کا مطلب ہے کہ کسی طرح سے چیف باس کو اغوا کیا گیا ہے — اور ہو سکتا ہے کہ مجرم پروفیسر شارٹن کے ذریعے ان سے کوئی خاص راز اگلوانا چاہتے ہوں — ورنہ انہیں اغوا کرنے کا کوئی تک نظر نہیں آتا — اگر چیف باس واقعی مجرموں کے ہاتھ آ گئے تھے تو وہ ان کو گولی مار دیتے — یہ پراسرار انداز میں ان کا اغوا کوئی خاص مقصد ہی رکھتا ہے — اور واقعی اگر ایسا ہوا ہے تو پھر مجرموں نے پھاٹک اندر سے بند خاص طور پر کیا ہے۔ کیونکہ یہ انسانی نفسیات کے خلاف ہے کہ وہ واپس جاتے ہوئے اتنا تردد کرتے — اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے پھاٹک اس لئے بند کیا ہے کہ کسی کو شبہ نہ ہو سکے — اور اس کا ایک ہی مقصد ہو سکتا ہے کہ مجرم دوبارہ دانش منزل میں داخل ہونا چاہتے ہیں — وہ شاید جو کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ دانش منزل میں ہی موجود ہے جس کو وہ ٹریس نہیں کر سکے" — صفدر نے بڑی ذہانت سے ساری بات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — گو مجھے ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے کہ چیف باس کو اس طرح ہیڈ کوارٹر سے اغوا کیا جا سکتا ہے — لیکن اگر ایسا ہوا

ہے تو تمہاری بات درست ہے ۔۔۔۔ ہمیں دانش منزل کی مکمل
نگرانی کرنی چاہیئے ۔۔۔۔ وہ لازماً واپس آئیں گے تو ہم انہیں
سکتے ہیں" ۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔ اب اس کا ذہن بھی حیرت
دائرے سے نکل کر کام کرنے لگا تھا۔

تو آپ فوراً سارے ساتھیوں کو بلائیں اور انہیں دانش منزل
نگرانی کے لئے کہہ دیں ۔۔۔۔ اور خود بھی وہیں جائیں ۔۔۔۔ میں ریں
کلب جاتا ہوں ۔۔۔۔ میں اس پروفیسر کے کمرے کی تلاشی لینا چاہتا ہوں
شائد وہاں سے کوئی اور کلیو مل جائے" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ ہمیں ہر طرف سے خیال رکھنا چاہیئے" ۔۔۔۔ ج
نے سر ہلا دیا اور صفدر تیزی سے مڑ کر اس طرف بڑھنے لگا جدھر ٹیکسی
سٹینڈ تھا تاکہ جلد از جلد ٹیکسی پکڑ کر وہ رین لو کلب پہنچ جائے۔ کیونکہ
کار تو وہیں میموریل روڈ پر ہی رہ گئی تھی۔



جسم میں دوڑنے والی درد کی تیز لہر نے بلیک زیرو کے ذہن پر موجود تاریکی کا پردہ یکلخت ہٹا دیا۔ اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ پہلے چند لمحے تو اُسے سوائے دھندلے دھندلے سایوں کے اور کچھ نظر نہ آیا۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگتا گیا اور اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے جسم کو نائلون کی باریک رسی سے اس طرح کس دیا گیا تھا کہ وہ ذرا سی حرکت کرنے کے قابل بھی نہ تھا۔ سامنے تین غیر ملکی کھڑے تھے ان میں سے ایک کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اور اس نے آنکھوں پر عینک پہن رکھی تھی۔ جب کہ اس کے ساتھ ایک لمبوترے چہرے والا غیر ملکی تھا اور اس سے پیچھے وہ غیر ملکی کھڑا تھا جس نے دانش منزل میں وہ پُراسرار مشین ایڈجسٹ کی تھی جس مشین نے سارا حفاظتی نظام بیکار کر دیا تھا اور اس کی سائیڈ میں دو مشین گن بردار کھڑے تھے۔ اور اب اسے ساری

باتیں پوری طرح یاد آ گئیں۔ وہ سمجھ گیا کہ اُسے دانش منزل سے اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے۔ کیونکہ بہرحال یہ کمرہ دانش منزل کا حصہ نہ تھا۔

"تمہیں ہوش آ گیا مسٹر ایکسٹو!" ــــ لمبوترے چہرے والے غیر ملکی نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"ایکسٹو! ــــ اوہ تم مجھے ایکسٹو سمجھ رہے ہو ــــ بہت خوب" ــــ بلیک زیرو نے فوراً ہی طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی ایسے تاثرات اُبھر آئے تھے جیسے اُسے اس غیر ملکی کی بچگانہ بات پر ہنسی آ رہی ہو۔

"اب انکار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں مسٹر ایکسٹو چیف آف سیکرٹ سروس۔ ہم نے تمہیں سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر سے اغوا کیا ہے ــــ اور تم اکیلے وہاں موجود تھے ــــ اور ہماری اطلاع کے مطابق ہیڈکوارٹر میں ایکسٹو ہی رہتا ہے" ــــ غیر ملکی نے بھی طنزیہ انداز میں کہا اور اس بار بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"تم واقعی کسی بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہو مسٹر! ــــ نہ ہی وہ عمارت پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر ہے ــــ اور نہ میں ایکسٹو ہوں۔ البتہ یہ درست ہے کہ یہ عمارت پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک اہم سنٹر ضرور ہے" ــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"پروفیسر! ــــ کیا خیال ہے" ــــ غیر ملکی اس بار بلیک زیرو کو کوئی جواب دینے کی بجائے سفید بالوں والے غیر ملکی سے مخاطب ہو گیا۔

"ٹھیک ہے ــــ عام سا آدمی ہے" ــــ پروفیسر نے گمبھیر سے لہجے میں جواب دیا۔



"عام سا آدمی ہے ــــ کیا مطلب! ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف عام سا آدمی کیسے ہو سکتا ہے" ــــ غیر ملکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کی گفتگو سنی ہے ــــ اس کا لہجہ ــــ اس کے بولنے کا انداز ــــ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ اس میں کوئی انتہائی غیر معمولی صلاحیتیں نہیں ہیں ــــ جیسا کہ تم نے کہا تھا البتہ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کو اپنے پر انتہائی درجے کا کنٹرول ہوتا ہے اور وہ جیسی شخصیت چاہتے ہیں موقع محل کے مطابق بنا لیتے ہیں" ــــ پروفیسر نے جواب دیا۔

"بہرحال آپ اسے ہر لحاظ سے چیک کریں ــــ ہماری رپورٹ کے مطابق اس کو سیکرٹ سروس کا چیف ہونا چاہیئے" ــــ غیر ملکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں چیک کر لیتا ہوں ــــ ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا" ــــ پروفیسر نے کہا اور اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے چپٹا سا باکس نکالا اور اُسے کھول کر اس میں سے ایک سرنج نکالی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی اور سرنج میں بے رنگ سا مادہ بھرا ہوا تھا۔

سُرنج کو دیکھتے ہی بلیک زیرو ذہنی طور پر چونک پڑا۔ اور اب اُسے پروفیسر اور غیر ملکی کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو کا مطلب سمجھ میں آ گیا تھا۔ یہ پروفیسر ہپناٹزم کا ماہر تھا۔ کیونکہ سُرنج کی مخصوص ساخت سے پتہ لگ گیا تھا کہ یہ آر۔ ڈی الیون سرنج ہے۔ ایسی سُرنج میں آر۔ ڈی الیون نامی مخصوص سیال بھرا ہوتا ہے جو انسان کی قدرتی قوت مدافعت اور خود اعتمادی کو وقتی طور پر توڑ دیتا ہے۔ اس طرح سخت سے سخت

انسان بھی آسانی سے ٹرانس میں آجاتا ہے۔

پروفیسر نے باکس واپس جیب میں ڈالا اور سرنج کی سوئی کی کیپ ہٹائی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے سوئی بلیک زیرو کے بازو میں انجیکٹ کر دی۔ سرنج میں بھرا ہوا مادہ جیسے ہی بلیک زیرو کے جسم میں انجیکٹ ہوا۔ بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے خون کی رفتار یکلخت انتہائی تیز ہو گئی ہو۔ اور اسی لمحے بلیک زیرو کو یاد آگیا کہ سر سلطان نے بھی انہیں فون پر یہی بتایا تھا کہ کسی سفید بالوں والے غیر ملکی نے انہیں ہپناٹائز کیا تھا۔ بلیک زیرو نے فوراً ہی اپنے ذہن کو بلینک کرنے پر پوری توجہ صرف کرنی شروع کر دی۔ کیونکہ آر۔ ٹی۔ الیون نے واقعی اس کے جسم میں دوڑنے والے خون کے توازن میں شدید گڑبڑ کر کے اس کی قوت مدافعت اور خود اعتمادی توڑنے کا کام شروع کر دیا تھا اور بلیک زیرو اچھی طرح جانتا تھا کہ چند لمحے مزید گذر گئے تو پھر اسے ذہن پر کوئی کنٹرول حاصل نہ ہو گا اور اس کے بعد ظاہر ہے ایکسٹو اور دانش منزل سب کچھ مجرموں کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔

بلیک زیرو کی سر توڑ کوششوں کے بعد اچانک اس کا ذہن اس کے کنٹرول میں آگیا۔ اور اس نے ذہن کو مکمل طور پر بلینک کر لیا۔ اسی لمحے پروفیسر نے ایک جھٹکے سے آنکھوں پر موجود عینک اتار دی۔ اور اس کی سرخ آنکھوں پر جیسے ہی بلیک زیرو کی نظریں ٹکرائیں بلیک زیرو کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ذہن پر کنٹرول ختم ہونے لگا۔ لیکن پھر اس نے بے پناہ زور لگا کر اسے دوبارہ کنٹرول میں کر لیا۔ عمران نے اسے بڑے طویل عرصے تک اس کی ٹریننگ دی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آر۔ ٹی



...ا اور پروفیسر کی نظروں میں موجود بے پناہ طاقت کے باوجود بلیک زیرو ...نے پر کنٹرول رکھنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن اب اس کی پلکیں جھپک ...ی تھیں اور وہ مسلسل پروفیسر کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ پہلا جھٹکا ...تے ہی اسے پروفیسر کی آنکھیں تیزی سے پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں ...ان کے بعد ہی وہ دوبارہ نارمل ہو گئی تھیں۔

"کیا نام ہے تمہارا" ۔۔۔۔ اچانک پروفیسر کی تیز آواز بلیک زیرو کے ...کانوں سے ٹکرائی اور اسے اپنے ذہن میں ہلکا سا ارتعاش محسوس ہوا جیسے ...اس کے ذہن پر چھائے ہوئے پردے کو جبراً کھینچ رہا ہو۔

"میرا نام ٹائیگر ہے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا اس کا ذہن پر ...کنٹرول ویسے ہی موجود تھا۔

"کیا تم سیکرٹ سروس سے متعلق ہو" ۔۔۔۔ ؟ پروفیسر نے دوسرا سوال کیا۔

"ہاں" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جان بوجھ کر جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس میں تمہارا کیا عہدہ ہے" ۔۔۔۔ ؟ پروفیسر نے پوچھا۔

"انچارج سنٹر تھری" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے دانستہ پروفیسر کو چکر دیتے ...ہوئے کہا۔

"جہاں سے تمہیں اغوا کیا گیا ہے کیا یہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے" ؟ ...پروفیسر نے سوال کیا۔

"نہیں ۔۔۔۔ یہ سنٹر تھری ہے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کون ہے" ۔۔۔۔ پروفیسر نے پوچھا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"وہ کون ہے ۔۔۔۔ تفصیل بتاؤ" ۔۔۔۔ ؟ پروفیسر نے انتہائی تحکمانہ

لہجے میں کہا۔

"کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کون ہے ——— اس کے بارے میں تفصیل کوئی نہیں جانتا ——— صرف اس کی آواز ہی ہر شخص سنتا ہے اور بس" بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن آر۔ ٹی۔ الیون کی موجودگی اور پروفیسر کی نظروں کی بے پناہ طاقت کا دفاع کرتے ہوئے بلیک زیرو کا جسم پوری طرح پسینے میں بھیگ چکا تھا۔ اور اس کی ذہنی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے کسی آتش فشاں کے اندر لاوا بھڑک رہا ہو۔ لیکن وہ اپنی پوری قوت سے ذہن کو کنٹرول میں کئے ہوئے تھا۔ کیونکہ اس وقت نہ صرف سیکرٹ سروس بلکہ ایک لحاظ سے پورے ملک کی سلامتی داؤ پر لگی ہوئی تھی۔

"سر سلطان کو جانتے ہو" ——— ؟ اچانک پروفیسر نے پوچھا۔

"وہ سیکرٹری وزارت خارجہ ہیں" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا

"وہ جانتے ہیں کہ سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے" ——— پروفیسر نے پوچھا۔

"انہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ سنٹر تھری ہی سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر ہے ——— انہیں شروع سے یہی بتایا گیا ہے" ——— بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ کہ سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے" ——— پروفیسر نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ——— صرف ایکسٹو کو ہی معلوم ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا" ——— بلیک زیرو نے اپنے ذہن کے کنٹرول پر پوری قوت صرف



کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے" ——— پروفیسر نے پوچھا۔

"تھری زیرو تھری زیرو ڈبل تھری ——— لیکن اس پر ایکسٹو صرف وہی کال رسیو کرتا ہے جسے وہ چیک کر لیتا ہے ——— اگر کوئی غلط کال آئے تو وہ کوئی جواب نہیں دیتا" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔ کیونکہ ظاہر ہے اس نے ایک فرضی نمبر بتایا تھا۔ اور اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ اسے چیک کریں گے۔

پروفیسر چند لمحے ہونٹ بھینچے کھڑا رہا۔ پھر اس نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی عینک آنکھوں پر لگالی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تقریباً مسخ ہو گیا تھا۔

پروفیسر کے عینک پہنتے ہی بلیک زیرو کے ذہن پر موجود بوجھ یکدم ہٹ گیا اور اس نے اطمینان کا سانس لیا۔

"سنو براؤن! ——— یہ شخص حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اس نے اپنا ذہن مکمل طور پر بلینک کر کے کنٹرول کیا ہوا ہے ——— اس لئے یقیناً اس نے میرے تمام سوالوں کے جواب غلط بتائے ہیں۔ پہلے تو مجھے شک نہیں پڑا تھا ——— لیکن آخری جواب نے سارا بھانڈا پھوڑ دیا ہے ——— اس نے فون نمبر بتانے کے ساتھ جو وضاحت کی ہے وہ بتا رہی ہے کہ اسے اپنے ذہن پر کنٹرول ہے ——— ورنہ ہپناٹزم کی ٹرانس میں آیا ہوا شخص صرف سوال کا جواب دیتا ہے اس کی وضاحت کے چکر میں نہیں پڑتا ——— آج سے پہلے میں صرف ایک آدمی کو جانتا تھا جو ذہن کو بلینک کر کے اپنے کنٹرول میں رکھنے کا ماہر ہے

اور وہ ہے علی عمران ـــــ آج یہ دوسرا شخص ملا ہے" ـــــ پروفیسر نے غیر ملکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ یہی ایکسٹو ہے ـــــ اور وہی عمارت ہی سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے" ـــــ براؤن نے بُری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا" ـــــ پروفیسر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا آپ اسے کنٹرول نہیں کر سکتے" ـــــ؟ براؤن نے کہا۔

"نہیں! ـــــ یہ شخص ہپناٹزم کی ٹرانس میں نہیں آ سکتا ـــــ اس سے معلومات کے لئے تمہیں دوسرا طریقہ استعمال کرنا ہو گا" ـــــ پروفیسر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس سے واقعی حماقت ہو گئی تھی کہ اس نے فون نمبر بتا کر ساتھ وضاحت بھی کر دی تھی۔ اُسے قطعاً ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ بہر حال تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

"او۔ کے پروفیسر! ـــــ تھینک یُو ـــــ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اسے کس طرح بولنے پر مجبور کرتے ہیں" ـــــ براؤن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت ہے" ـــــ پروفیسر نے پوچھا۔

"ہاں! ـــــ آپ جا سکتے ہیں" ـــــ براؤن نے کہا اور پروفیسر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پروفیسر کے جانے کے بعد براؤن قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر بلیک زیرو کے سامنے رُک گیا۔

"ہوں! ـــــ تو تم ہو وہ پُر اسرار آدمی ایکسٹو! ـــــ جس سے پوری دنیا



اپتی ہے" ـــــ براؤن کے لہجے میں بے پناہ حقارت تھی۔

"تمہیں غلط فہمی ـــــ" بلیک زیرو نے مطمئن لہجے میں جواب دینا شروع کیا تھا کہ یکلخت براؤن کا بازو لہرایا اور بلیک زیرو کے چہرے پر خوفناک تھپڑ پڑا۔ اور وہ اپنا فقرہ پورا نہ کر سکا۔ کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا اور بلیک زیرو کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہونے لگا تھا۔ لیکن اس قدر زوردار تھپڑ لگنے کے باوجود اس کے منہ سے ہلکی سی سسکاری بھی نہ نکلی تھی۔

"تمہیں اس تھپڑ کی قیمت چکانی پڑے گی براؤن" ـــــ بلیک زیرو نے انتہائی تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارکر! ـــــ خاردار تار والا کوڑا لے آؤ ـــــ میں دیکھتا ہوں کہ اس کی قوت برداشت کتنی دیر قائم رہتی ہے" ـــــ براؤن نے چیخ کر پیچھے کھڑے ہوئے غیر ملکی سے کہا۔ اور غیر ملکی سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا" ـــــ براؤن نے بُری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہے ـــــ" بلیک زیرو جواب دینے ہی لگا تھا کہ براؤن نے دوسرا تھپڑ جڑ دیا۔ اس بار بھی تھپڑ خاصا زوردار پڑا تھا اور بلیک زیرو کے جسم میں غصے اور نفرت کا الاؤ سا بھڑک اٹھا تھا۔ اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے اور اس کا جسم غصے کی شدت سے خود بخود اکڑ سا گیا۔ اور اسی لمحے اس کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح ایک خیال آیا۔ اور اس نے یکلخت پورا زور لگا کر اپنے جسم کو اور زیادہ

اکڑا کر پیچھے کی طرف کیا اور پھر سانس ڈھیلا چھوڑ کر اس نے اپنا جسم یکلخت آگے کی طرف جھکا دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے ایسا کر رہا ہو۔

"ابھی سے تمہاری یہ حالت ہے —— صرف دو تھپڑ کھا کر ہی چیں بول گئے ہو" —— براؤن نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سنو! —— میں دل کا مریض ہوں —— اور میں ——" بلیک زیرو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک زوردار جھٹکے سے پیچھے کو۔ پھر اس سے بھی زیادہ زوردار جھٹکے سے آگے کو جھکا۔

"لیجئے باس کوڑا" —— اسی لمحے مارکر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں! —— دکھاؤ" —— براؤن نے پیچھے مڑ کر کہا اور مارکر کے ہاتھ سے انتہائی خوفناک کوڑا لے لیا۔ اس کوڑے پر خاردار تار لپٹی ہوئی تھی۔

"ہاں! —— اب بولو کون ہو تم" —— براؤن نے کوڑے کو فضا میں پٹخاتے ہوئے غرا کر کہا۔

"سنو! —— میں دل کا مریض ہوں —— اگر تم مجھے جان سے مارنا چاہتے ہو تو بے شک مار دو —— لیکن مجھے اذیت مت دو" —— بلیک زیرو نے کہا اور ایک بار پھر ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹا۔

"تو پھر مر جاؤ" —— براؤن نے بڑے سنگدلانہ لہجے میں کہا اور پوری قوت سے کوڑا بلیک زیرو کے جسم پر مارا اور بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے کوڑے کی ضرب نے اس کے جسم میں انگارے سے بھر دیئے ہوں۔ اس کے حلق سے تکلیف کی بے پناہ شدت کی بنا پر چیخ نکل گئی۔

براؤن نے کوڑا مار کر اُسے ایک جھٹکے سے واپس کھینچا اور خاردار



تار نے بلیک زیرو کے کاندھے کا کافی سارا گوشت بھی ساتھ ہی کھینچ لیا۔ لیکن بلیک زیرو نے ساتھ ہی چٹخ چٹخ کی کئی آوازیں بھی سنی تھیں جو اس کی چیخ میں گم ہو گئی تھیں۔

"بتاؤ ورنہ" —— براؤن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑے کی دوسری ضرب لگائی۔ یہ ضرب پہلے سے مخالف کاندھے پر لگائی گئی تھی اور اس بار بھی بلیک زیرو نے خوفناک انداز میں چیخ مار کر چٹک چٹک کی آوازوں کو ان میں گم کیا تھا لیکن اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔ کوڑے کی دو ہی ضربوں نے اسے حقیقت میں بے پناہ تکلیف پہنچائی تھی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی بھی لمحے نہ صرف اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ دیں گے بلکہ شائد اس کی روح بھی جسم سے نکل جائے۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ اس نے اپنے آپ پر اس وقت قابو نہ پایا تو پھر وہ دوبارہ کبھی ایسا موقع نہ پا سکے گا۔ کیونکہ اس نے جسم کو آگے پیچھے زوردار جھٹکے دے کر نائلون کی باریک رسیوں کو کافی حد تک ڈھیلا کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کوڑے کو واپس کھینچتے ہوئے کوڑے پر لپٹے ہوئے لوہے کے کانٹوں نے ان ڈھیلی تاروں میں پھنس کر انہیں توڑ دیا تھا۔ اور یہ چٹک چٹک کی آوازیں انہی رسیوں کے ٹوٹنے سے پیدا ہوئی تھیں اور پھر براؤن نے خود ہی حماقت کی تھی کہ دونوں بار پہلی سے مختلف سمتوں میں ضربیں لگائی تھیں اس طرح دونوں سائیڈوں سے رسیاں ٹوٹ گئی تھیں اور اب بلیک زیرو کسی بھی لمحے ایک زوردار جھٹکے سے آزاد ہو سکتا تھا۔

"بتاؤ۔ بولو" —— براؤن نے یکلخت چیختے ہوئے تیسرا وار کرنا چاہا۔

لیکن ابھی اس کا کوڑا فضا میں ہی تھا کہ یکلخت بلیک زیرو کے جسم نے اوپر کی طرف ایک زور دار جھٹکا لیا اور اس بار کوڑا پوری قوت سے کرسی کے بازو سے ٹکرایا۔ کیونکہ بلیک زیرو کا جسم ایک لمحہ پہلے فضا میں اچھل کر کرسی چھوڑ چکا تھا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ براؤن کوڑے کو واپس کھینچتا، بلیک زیرو اڑتا ہوا پوری قوت سے اس کے جسم سے ٹکرایا اور براؤن چیختا ہوا اچھل کر پیچھے کی طرف گیا۔ لیکن بلیک زیرو کے قدم زمین پر جم گئے تھے اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر آخری لمحات میں اپنے جسم پر کنٹرول کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کے قدم تو زمین پر جم گئے جب کہ اس کا اوپر والا جسم پوری قوت سے براؤن سے ٹکرایا تھا اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو نے کوڑا ایک جھٹکے سے براؤن کے ہاتھ سے چھین لیا تھا۔ براؤن اچھل کر ذرا سے پیچھے کھڑے ہوئے مارکر سے ٹکرایا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر پیچھے گرے تھے۔ یہ سارا کھیل پلک جھپکنے میں مکمل ہو چکا تھا۔

بلیک زیرو نے کوڑا جھپٹتے ہی پوری قوت سے لہرایا اور کمرہ ان دو مشین گن برداروں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جو حیرت سے بت بنے کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک تو کوڑے کی ضرب کھا کر بری طرح اچھل کر دو پر گرا تھا اور اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری تھی۔ لیکن دوسرے نے نیچے گرتے ہوئے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا تھا لیکن بلیک زیرو انتہائی برق رفتاری سے سائیڈ پر ہٹا اور اس کا ہاتھ ایک بار پھر بجلی کے کوندے کی طرح حرکت میں آیا اور اس بار کوڑا برق رفتاری سے گھومتا ہوا



دوسرے مشین گن بردار کے ہاتھ اور جسم پر پڑا اور وہ بھی چیختا ہوا فرش پر بری طرح پھڑکنے لگا۔ اس بار مشین گن بھی اس کے ہاتھوں سے نکل گئی تھی۔ اور بلیک زیرو نے اچھل کر ایک بار پھر کوڑا لہرایا اور اس بار اس کا نشانہ براؤن اور مارکر تھے جو اس دوران اٹھنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ لیکن اسی لمحے ایک مشین گن بردار کا پھڑکتا ہوا جسم بلیک زیرو کی ٹانگوں سے ٹکرایا اور بلیک زیرو بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گرا۔ لیکن اس کا لہراتا ہوا کوڑا پوری قوت سے اس آدمی کے جسم سے ٹکرایا جو اب اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا اور بلیک زیرو نیچے گرتے ہی یکلخت قلابازی کھا کر اٹھا لیکن قلابازی کھانے کی وجہ سے اس کے براؤن اور مارکر کے درمیان خاصا فاصلہ پیدا ہو گیا تھا اور اسی لمحے براؤن اور مارکر نے چھلانگیں لگائیں اور وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے پر جا گرے۔

بلیک زیرو نے ایک مشین گن کی طرف دوڑ لگا دی۔ کیونکہ اب وہ کوڑے کی مدد سے انہیں نہ روک سکتا تھا۔ اور پھر اس نے انتہائی برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشین گن اٹھا کر فائر کھول دیا۔ لیکن گولیاں کھلے دروازے کی دوسری طرف راہداری کی دیوار سے ٹکرائیں۔ کیونکہ ایک سیکنڈ پہلے مارکر اور براؤن دروازے سے نکل کر مڑ چکے تھے اور بلیک زیرو نے یکلخت ہاتھ گھمایا اور مشین گن کی طرف جھپٹتا ہوا آدمی اور ایک دوسرے آدمی کا جسم برسٹ کی زد میں آ کر کسی گیند کی طرح اچھلے اور پھر فرش پر گر گئے۔

بلیک زیرو اسی طرح گولیاں برساتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسے یکلخت باہر سے گولیاں چلنے کی تیز آوازیں سنائی دیں یہ آوازیں کچھ فاصلے پر سنائی دے رہی تھیں اور بلیک زیرو جیسے ہی دروازے سے

باہر نکلا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک راہداری میں ہے جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔

اسی لمحے اسے دور سے صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ تنویر کو آواز دے رہا تھا اور بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا مطلب تھا کہ اوپر سیکرٹ سروس کے ارکان پہنچ چکے تھے اور بلیک زیرو اب واقعی پھنس گیا تھا۔ وہ اس حالت میں سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے نہ جا سکتا تھا۔ اس نے تیزی سے نظریں گھمائیں اور پھر دور اسے راہداری کے دوسری طرف ایک دروازہ نظر آیا جو کھلا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا ادھر بڑھا اور پھر وہ دروازے کی دوسری طرف بنی ہوئی سرنگ میں دوڑتا گیا۔ اس نے مشین گن کے ٹریگر سے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔ سرنگ گھومتی ہوئی ایک بار پھر سیڑھیوں پر ختم ہو گئی۔ ان سیڑھیوں کے اوپر موجود دروازہ بھی کھلا ہوا تھا اور بلیک زیرو انتہائی تیز رفتاری سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا جب اوپر پہنچا تو وہ ایک کمرے میں تھا۔ اسی لمحے اسے کچھ فاصلے پر کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے کے مخالف دروازے سے نکل کر راہداری میں آیا تو وہ ایک چھوٹی سی گیلری سے ہوتا ہوا برآمدے میں پہنچ گیا اور اسی لمحے اس نے ایک سیاہ رنگ کی کار کو کھلے پھاٹک سے دائیں طرف مڑتے دیکھا۔ وہ بھاگتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر رک گیا کیونکہ باہر سڑک ویران پڑی تھی۔

بلیک زیرو تیزی سے واپس مڑا اور پھر اسے برآمدے کی سائیڈ میں موجود ایک ہیوی موٹر سائیکل نظر آ گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اس موٹر سائیکل



کی طرف بڑھا۔ اس نے مشین گن کی نال کی ضرب لگا کر اس کا سوئچ ہی توڑ دیا اور پھر اس ٹوٹے ہوئے سوئچ میں سے باہر کو جھانکتی ہوئی دو مختلف رنگوں کی تاریں ایک جھٹکے سے کھینچ کر ان کے سرے آپس میں جوڑ دیئے اور پھر اچھل کر موٹر سائیکل پر بیٹھا اور کک لگا دی۔ دوسرے لمحے موٹر سائیکل کا انجن سٹارٹ ہو گیا۔ بلیک زیرو نے مشین گن کو اپنے سامنے ترچھا کر کے رکھا اور موٹر سائیکل کو موڑ کر اس نے گیئر بدلا اور پوری قوت سے ایکسیلیٹر گھما دیا۔ موٹر سائیکل کمان سے نکلنے والے تیر کی طرح پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ باہر نکل کر اس نے موٹر سائیکل اسی طرف کو موڑ دیا جدھر وہ سیاہ رنگ کی کار گئی تھی۔

موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا وہ تھوڑی دیر بعد کالونی کے مین روڈ پر پہنچ گیا لیکن وہ کار غائب ہو چکی تھی اور بلیک زیرو نے موٹر سائیکل کالونی کے بیرونی چوک کی طرف موڑ دیا۔ اس کے سینے کے دونوں اطراف اور دونوں کاندھوں سے خون نکل کر اس کے نچلے جسم پر پھیل چکا تھا۔ اور گوشت کے ٹکڑے کئی جگہوں سے اکھڑ چکے تھے۔ کپڑے پھٹ گئے تھے اور اس کی حالت دیکھنے سے ہی انتہائی خوفناک لگ رہی تھی اور موٹر سائیکل پر ہوا لگنے سے اس کا جسم بری طرح اکڑنے لگا تھا اور اس کے ساتھ سے گزرنے والے لوگ بھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں اسے دیکھ رہے تھے اس لئے بلیک زیرو نے فیصلہ کیا کہ اسے فوری طور پر واپس جانا چاہیئے۔ چونکہ وہ اس کالونی کو پہچان چکا تھا اس لئے اس نے ایک گلی میں موٹر سائیکل موڑ دیا کیونکہ اس کی حالت کی وجہ سے کوئی بھی پولیس کار اس کے پیچھے لگ کر اسے روک سکتی تھی۔ وہ گلیوں میں سے گزرتا ہوا تھوڑی

دیر بعد اس سڑک پر پہنچ گیا جہاں سے وہ آسانی سے رانا ہاؤس پہنچ سکتا تھا۔ اور اسی لمحے اس نے دانش منزل جانے کی بجائے رانا ہاؤس جانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ چند ہی لمحوں بعد وہ رانا ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے تیزی سے موٹر سائیکل کھڑا کیا اور رانا ہاؤس کی کال بیل کا بٹن پریس کرنے لگا۔ اس نے بٹن پر مسلسل دباؤ جاری رکھا اور چند لمحوں بعد پھاٹک کی کھڑکی کھلی اور جوزف کا غصے سے بھرا ہوا چہرہ نمودار ہوا۔

"جوزف ۔۔۔ تم یہ موٹر سائیکل اندر لے آؤ" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف اچھل کر باہر آیا۔

"اوہ طاہر صاحب آپ ۔۔۔ اور اس حالت میں" ۔۔۔ جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن بلیک زیرو اس کی بات کا جواب دیئے بغیر اچھل کر کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا۔ سامنے ہی برآمدے میں جوانا کھڑا تھا۔ وہ بھی بلیک زیرو کو اس حالت میں دیکھ کر چونک پڑا۔ اور پھر وہ تیزی سے بلیک زیرو کی طرف بڑھا۔

"کیا ہوا طاہر صاحب" ۔۔۔۔ ؟ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فرسٹ ایڈ باکس لاؤ ۔۔۔ جلدی" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ادھر آجائیں ۔۔۔ ادھر" ۔۔۔ جوانا نے راہداری میں چلتے ہوئے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور بلیک زیرو ادھر ہی مڑ گیا۔ اور پھر وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جسے عمران نے باقاعدہ ہسپتال کے کسی آپریشن روم جیسا بنا رکھا تھا۔



"آپ بیٹھیں ۔۔۔ میں بینڈیج کر دیتا ہوں" ۔۔۔۔ جوانا نے تیزی سے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے باکس کی طرف جھپٹتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک طویل سانس لیتا ہوا ایک سٹول پر بیٹھ گیا۔ اور اب اسے اپنے جسم کو دیکھ کر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ اس حالت میں یہاں تک پہنچ کیسے گیا۔ اس کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی۔

جوانا نے اس کی پھٹی ہوئی قمیض کو پھاڑ کر اس کے جسم سے علیحدہ کر دیا اور پھر اس نے انتہائی مہارت سے زخموں کو صاف کر کے بینڈیج کرنا شروع کر دی۔ اس وقت تک جوزف بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔ اور اس نے بھی بینڈیج میں جوانا کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ عمران نے واقعی ان دونوں کو اس کام کی خاصی ٹریننگ دی ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ دونوں بڑے ماہرانہ انداز میں بینڈیج کرنے میں مصروف تھے۔

بینڈیج مکمل کرنے کے بعد جوانا نے بلیک زیرو کو طاقت کے دو انجکشن بھی لگا دیئے۔

"اب آپ بیڈ پر لیٹ جائیے ۔۔۔۔ آپ کو آرام کی ضرورت ہے"۔ جوانا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"یہ سب ہوا کیسے طاہر صاحب" ۔۔۔۔ ؟ جوزف نے کہا۔

"تم پہلے بتاؤ کہ عمران صاحب کی کیا پوزیشن ہے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ میں ابھی ہسپتال سے آیا ہوں ۔۔۔ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے اور وہ ہوش میں بھی آ چکے ہیں ۔۔۔ لیکن ابھی انہیں حرکت کرنے کی اجازت نہیں ہے" ۔۔۔ جوزف نے مسرت بھرے لہجے

میں کہا اور بلیک زیرو نے اس طرح اطمینان بھری سانس لی جیسے اس کی اپنی ساری تکلیف یہ خبر سنتے ہی دور ہو گئی ہو۔

"خدایا تیرا شکر ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ——— اس بار تو فادر جوشوا کی ہری پتیوں پہ ناچتی ہوئی سرخ رنگ کی مکھی کی دعا قبول ہوئی ہے" ——— جوزف نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"فادر جوشوا ——— ہری پتیاں ——— اور سرخ مکھی ——— کیا کہہ رہے ہو تم" ——— ؟ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں طاہر صاحب! ——— میں نے باس کے لئے دعا کی تھی ——— پھر میں نے دیکھا کہ ہری پتیوں پر سرخ مکھی ناچ رہی ہے ——— تو میں سمجھ گیا کہ فادر جوشوا کی دعا میرے ساتھ شامل ہو گئی ہے اور اب باس ٹھیک ہو جائیں گے اور پھر باس ٹھیک ہو گئے" ——— جوزف نے کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ ویسے بھی بینڈیج ہونے اور طاقت کے انجکشن لگنے کے بعد وہ اب جسمانی طور پر بے حد سکون محسوس کر رہا تھا۔

"اچھا واقعی! تو ٹھیک ہے ٹیلیفون سیٹ لے آؤ۔ جلدی" ——— بلیک زیرو نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

بلیک زیرو سٹول سے اٹھ کر سائیڈ پر موجود ایک آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جوانا! ——— وارڈروب سے میرے لئے کوئی قمیض لے آؤ" ——— بلیک زیرو نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جوزف وائرلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔



بلیک زیرو نے اس سے فون پیس لے کر اس کے نچلے حصے میں لگے ہوئے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی میکانکی آواز ابھری۔

"کال ٹیپ کرا دیں" ——— یہ فون کے ساتھ لگے ہوئے آٹومیٹک ٹیپ ریکارڈر کی آواز تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ ایکسٹو موجود نہیں ہے۔ اور بلیک زیرو کے چہرے پر مسرت کی لہر سی دوڑ گئی۔ اس نے فون آف کیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر جوانا نے اسے گہرے نیلے رنگ کی قمیض لا دی جو بلیک زیرو نے پہن لی۔

"اب میں چلتا ہوں ——— اور سنو! ——— میرے یہاں آنے کا کسی کو پتہ نہ چلے ——— میں سیکرٹ سروس کے ممبران کی بات کر رہا ہوں ——— ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں آئیں یا فون کریں ——— خیال رکھنا" ——— بلیک زیرو نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باہر کی طرف چل پڑا۔ اس نے گیراج سے کار نکالی اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف دوڑنے لگی۔

اب بلیک زیرو سوچ رہا تھا کہ صفدر اور اس کے ساتھی اس عمارت میں کیسے پہنچ گئے۔ اور پھر اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ صفدر لازماً دانش منزل میں داخل ہوا ہو گا۔ اور پھر وہیں سے اسے کوئی کلیو ملا ہو گا۔ یا پھر کوئی اور بات ہو سکتی ہے۔ لیکن اب اسے خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس دانش منزل کی نگرانی کر رہی ہو۔ اس لئے اس نے خفیہ راستے سے دانش منزل میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اب چونکہ اس مشین سے نکلنے والی لہروں کے اثرات دانش منزل کے حفاظتی سسٹم پر

ختم ہو گئے تھے. کیونکہ وہاں موجود ٹیلیفون کام کرنے لگا تھا. اس لئے اب
وہ آسانی سے خفیہ راستہ کھول سکتا تھا۔ ورنہ تو حفاظتی سسٹم جام ہونے کی وجہ
سے یہ راستہ بھی نہ کھل سکتا تھا۔ اور پھر مختلف سڑکوں پر کار دوڑاتا ہوا وہ دانش
منزل کے عقب میں واقع ایک خالی کوٹھی میں داخل ہو گیا. جس پر باہر مستقل طور پر
کرائے کے لئے خالی کا بورڈ لگا رہتا تھا. بلیک زیرو نے پھاٹک کے سامنے کار
روکی اور پھر مخصوص انداز میں ہاتھ ڈال کر پھاٹک کھولا اور دوبارہ کار میں بیٹھ
کر اس نے کار اندر بڑھا دی۔ اندر پہنچ کر اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر
کر پھاٹک کو اندر سے بند کر کے وہ عمارت کی عقبی سائیڈ پر کار لے آیا جہاں سے
ایک انتہائی خفیہ راستہ دانش منزل کے اندر پہنچتا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد
وہ کار سمیت دانش منزل کے اندر پہنچ چکا تھا. اس نے کار گیراج میں بند
کی. دانش منزل کا پھاٹک اندر سے بند تھا. وہ تیزی سے آپریشن روم
میں داخل ہوا اور چند لمحے وہاں کھڑا ماحول کا جائزہ لیتا رہا. پھر اس نے
میز کی کھلی ہوئی درازیں چیک کیں. کاغذات سب موجود تھے. ایک
طویل سانس لے کر وہ کرسی پر بیٹھا اور اس نے سب سے پہلے ٹیلیفون کو
ڈائریکٹ کیا اور پھر اس نے دانش منزل کا سپر حفاظتی نظام آن کر دیا اب
دانش منزل میں اس کی مرضی کے بغیر مکھی بھی اندر داخل نہ ہو سکتی تھی۔ اس
طرف سے مطمئن ہو کر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور ہسپتال کے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے وہ سرکاری طور پر ڈاکٹر صدیقی سے عمران کی حالت
معلوم کرنا چاہتا تھا اور جب رابطہ قائم ہونے پر ڈاکٹر صدیقی نے بھی جوزف
کی بات کی تائید کر دی تو بلیک زیرو کو مکمل طور پر اطمینان ہو گیا اس نے
رسیور رکھا اور اٹھ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ فائل موجود تھی۔



حاصل کرنے کے لئے مجرم یہ سارا کھیل کھیل رہے تھے۔ اُسے یقین تو
تھا کہ حفاظتی نظام جام ہو جانے کی وجہ سے اس خصوصی سیل کا دروازہ
کسی صورت بھی مجرموں پر ظاہر نہیں ہو سکتا. لیکن پھر بھی وہ مکمل طور پر
اطمینان کر لینا چاہتا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد جب وہ نہ صرف اس خصوصی
سیل بلکہ ایک لحاظ سے پوری دانش منزل کا راؤنڈ لگا کر واپس آپریشن روم
پہنچا تو اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے. دانش
منزل مکمل طور پر محفوظ تھی اور مجرم آپریشن روم اور اس سے ملحقہ صرف
ان کمروں تک ہی جا سکے تھے. اب وہ گیسٹ روم کو چیک کرنا چاہتا تھا
کیونکہ ان کے دروازے باہر برآمدے میں تھے۔ اور پھر گیسٹ روم دیکھ
کر وہ واپس پلٹ آیا. ان کے تالے ٹوٹے پڑے تھے لیکن اندر کا میکنزم
درست تھا. ظاہر ہے خالی کمرے دیکھ کر مجرم پلٹ گئے ہوں گے۔
بلیک زیرو آپریشن روم کی کرسی پر بیٹھ کر سوچنے لگا کہ اب ٹرانسمیٹر
پر بولیا سے رابطہ قائم کرے۔ کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زیرو
نے رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو" ____ اس کے منہ سے مخصوص آواز نکلی۔

صفدر نے ٹیکسی رین بو سے کچھ ہی فاصلے پر چھوڑ دی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا رین بو کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر وہ کلب کی اصل عمارت کی طرف جانے کی بجائے اس کے دائیں پہلو پر بڑھتا گیا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ کلب کے مخصوص رہائشی کمرے اصل عمارت کے دائیں پہلو پر علیحدہ بلاک کی صورت میں بنے ہوئے تھے۔ یہاں وہ لوگ رہائش پذیر ہو سکتے تھے جو یا کلب کے مستقل ممبر ہوتے یا پھر کلب کے کسی مستقل ممبر کی سفارش ان کے پاس موجود ہوتی۔ یہ کمرے انتہائی آرام دہ اور دیدہ زیب انداز میں سجائے گئے تھے۔ اور یہاں ایسی سہولتیں مہیا کی گئی تھیں جو کسی فائیو سٹار ہوٹل میں بھی مہیا نہ کی جا سکتی تھیں اس لحاظ سے اس کا کرایہ بھی بے پناہ تھا۔ لیکن جن لوگوں کے پاس دولت کی کمی نہ ہوتی تھی۔ وہی ان کمروں میں ٹھہرتے تھے اس لحاظ سے پروفیسر شارٹن کو انتہائی امیر ترین آدمی ہونا چاہیئے تھا۔



صفدر قدم بڑھاتا ہوا اس بلاک میں داخل ہوا۔ اور پھر وہ تیزی سے سائیڈ راہداری میں سے ہوتا ہوا بلاک کے عقبی طرف آ گیا۔ کیونکہ سامنے کے رُخ باقاعدہ باوردی دربان موجود تھے جو بغیر مہمان کی اجازت کے کسی کو اندر داخل نہ ہونے دیتے تھے۔ لیکن چونکہ صفدر پہلے بھی کئی بار ان کمروں میں آ جا چکا تھا اس لئے اُسے ایک ایسا راستہ معلوم تھا جہاں سے وہ دربانوں کی نظروں میں آئے بغیر اندر پہنچ سکتا تھا۔ اس کے لئے تھوڑی سی جمناسٹک کی ضرورت پڑتی تھی۔ اور ظاہر ہے صفدر کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہ تھی۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ اندر پہنچ چکا تھا اور پھر اُسے کمرہ نمبر تھری کے سامنے پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اس نے دروازے کی موٹھ گھمائی تو دروازہ کھلتا گیا۔ اور وہ بڑے اطمینان سے اندر داخل ہو گیا۔ کیونکہ دروازہ کھلا ہونے کا یہاں یہی مطلب لیا جاتا تھا کہ مہمان اندر موجود نہیں ہے۔ اور مہمان یہاں جاتے وقت باہر سے لاک نہ لگاتے تھے کیونکہ کمرے کی صفائی وغیرہ ان کی عدم موجودگی میں کی جاتی تھی۔

کمرہ واقعی خالی تھا۔ صفدر نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا لیکن اُسے لاک نہ کیا۔ اور پھر پہلے تو اس نے کمرے کا بھرپور نظروں سے جائزہ لیا۔ اس کے بعد اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی کا کام تیزی سے شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ وارڈ روب کے خفیہ خانے سے ایک بیگ برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے بیگ کھولا۔ بیگ میں پروفیسر شارٹن کا ذاتی سامان تھا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے ایسے کاغذات چیک کر

لئے جن سے پتہ چلتا تھا کہ پروفیسر شارٹن کو کسی ریڈ پنیقرز تنظیم کی مدد کے لئے یہاں بھیجا گیا تھا اور یہاں کے تمام اخراجات بھی ناگ لینڈ کی کوئی سپیشل ایجنسی برداشت کر رہی تھی۔ پروفیسر شارٹن کو براؤن نامی کسی آدمی کے احکامات کی تعمیل کرنے کی ہدایات دی گئی تھیں۔ لیکن اس براؤن نامی شخص کے بارے میں کوئی اتہ پتہ صفدر کو دستیاب نہ ہو سکا۔

صفدر نے کاغذات واپس بیگ میں ڈالے اور بیگ کو خفیہ خانے میں رکھ کر وہ مڑا ہی تھا کہ اُسے باہر دروازے کے قریب تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور یہ آواز اس کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئی تھی۔

صفدر بجلی کی سی تیزی سے وارڈ روب اور دیوار کے درمیان خلا میں چھپ گیا۔ اس نے کوٹ کی جیب سے وہی سائلنسر لگا ریوالور نکال لیا تھا جسے اس نے نقلی سر سلطان پر استعمال کیا تھا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور پھر جو شخص اندر داخل ہوا۔ اُسے دیکھ کر صفدر چونک پڑا۔ یہ لمبا تڑنگا ایک غیر ملکی تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اور آنکھوں پر گہرے رنگ کا چشمہ لگا ہوا تھا۔ وہ اندر آ کر ایک کرسی پر جیسے ڈھیر ہو گیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ بہت تھکا ہوا ہو۔ اس نے عینک اتار کر میز پر رکھی اور دونوں ہتھیلیوں سے بڑے مخصوص انداز میں آنکھوں کو ملنے لگا۔

”انتہائی حیرت انگیز آدمی ثابت ہوا ہے یہ“ ــــــ سفید بالوں والے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔



اسی لمحے صفدر وارڈ روب کے پیچھے سے آہستہ سے نکلا اور اس نے ریوالور کی نال سفید بالوں والے کی پشت سے لگا دی۔

”خبردار! ــــ ہاتھ اٹھا دو“ ــــــ صفدر کے لہجے میں غراہٹ تھی اور سفید بالوں والا یہ آواز سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں صفدر کی نظروں سے ٹکرائیں، صفدر کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور صفدر نے یکلخت ایک زوردار جھٹکے سے اپنی نظریں گھمائیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اچھل کر اس آدمی کی پشت سے سامنے کے رُخ آیا اور دوسرے لمحے میز پر رکھی ہوئی گہرے رنگ کے شیشوں کی عینک اس کی آنکھوں پر پہنچ چکی تھی۔ کیونکہ صفدر ذہن کو جھٹکا لگتے اور اس آدمی کی آنکھیں دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ شخص ہپناٹزم کا ماہر ہے۔

وہ آدمی اتنی تیزی سے حرکت نہ کر سکا جتنی تیزی سے صفدر نے حرکت کی تھی۔ چنانچہ جب تک وہ مڑ کر سیدھا ہوتا، صفدر نہ صرف عینک پہن چکا تھا بلکہ اب اس کے ریوالور کی نال کا رُخ بھی اس آدمی کے چہرے کی طرف تھا۔

”خبردار! ــــ ریوالور پر سائلنسر ہے ــــ اور میں گولی آنکھوں میں ماروں گا ــــ مجھے معلوم ہے کہ تم ہپناٹزم کے ماہر ہو ــــ اس لئے تم زیادہ اچھی طرح اپنی آنکھوں کی اہمیت جانتے ہو“ ــــ صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

پروفیسر کی نظریں اب بھی صفدر پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن گہرے رنگ کی عینک کی وجہ سے اب وہ محفوظ ہو چکا تھا۔

"تم کون ہو" ——— ؟ پروفیسر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا لیکن صفدر نے جو کچھ کہا تھا اس کی وجہ سے اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اور پھر صفدر کی بے پناہ پھرتی اور اپنی آنکھوں کی طرف اٹھتے ہوئے ریوالور کی خوفناک نال نے اسے خوفزدہ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

"براؤن کہاں ہے ——— جلدی بتاؤ اور سن لو ! ——— میں صرف تین تک گنوں گا۔ اس کے بعد تم ہمیشہ کے لئے ان آنکھوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے ——— ایک ———" صفدر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ ——— بتاتا ہوں ——— میرا نام پروفیسر شارٹن ہے ——— میں ہپناٹزم میں اتھارٹی ہوں ——— پلیز میری آنکھوں میں ———" پروفیسر نے جلدی سے کہنا شروع کیا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ ورنہ ———" صفدر نے غرا کر کہا۔

"براؤن کو میں نے ریگلز کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو تیس میں چھوڑا ہے وہ وہیں ہے ——— میں ابھی وہیں سے آ رہا ہوں" ——— پروفیسر نے جلدی سے جواب دیا۔ آنکھیں ضائع ہونے کی دھمکی نے اسے بالکل ہی سیدھا کر دیا تھا۔

"تم وہاں کیوں گئے تھے" ——— ؟ صفدر نے پوچھا۔

"براؤن مجھے یہاں سے لے گیا تھا ——— وہ ایک آدمی پر ہپناٹزم کرانا چاہتا تھا تاکہ اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں ——— وہ اسے



پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف بتا رہا تھا ——— میں نے پہلے اس کی باتیں سنیں تو وہ مجھے عام سا آدمی نظر آیا ——— اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر میں نے آر۔ ڈی الیون کا انجکشن لگا کر جب اسے چیک کیا تو وہ واقعی چیف نہ نکلا ——— لیکن آخری جواب میں وہ پھنس گیا ——— اس نے اپنی بات کی وضاحت کر دی۔ جس سے میں سمجھ گیا کہ اس نے اپنے ذہن کو بلینک کر کے کنٹرول کیا ہوا ہے ——— اس طرح وہ میرے بس سے باہر ہو گیا تھا ——— چنانچہ میں براؤن پر اپنی بے بسی ظاہر کر کے واپس آ گیا ہوں ——— پلیز مجھے کچھ نہ کہو ——— میں وعدہ کرتا ہوں" ——— پروفیسر شارٹن نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہمارے چیف پر ان آنکھوں کو استعمال کرنے کی جرأت کی ہے ——— اس کی یہی سزا ہے کہ تم اب کبھی ان آنکھوں کو استعمال نہ کر سکو گے" ——— صفدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی پروفیسر کی دونوں آنکھوں کے درمیان پڑی اور پروفیسر کا منہ تو کھلا۔ لیکن وہ چیخ نہ سکا اور کرسی سمیت الٹ کر پیچھے فرش پر گر گیا۔

صفدر نے ہاتھ بڑھا کر ایک زوردار جھٹکے سے کرسی سیدھی کی تو پروفیسر کی بے جان لاش جھٹکا کھا کر منہ کے بل سامنے فرش پر گر گئی۔ اس کی کھوپڑی ٹوٹ چکی تھی وہ ختم ہو چکا تھا۔

صفدر نے جلدی سے ریوالور واپس جیب میں رکھا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ پر لگا کر اس

کوٹھی تک پہنچ جائے جہاں ایکسٹو قید تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ اسے یہاں سے اطمینان سے نکلنا تھا۔

چنانچہ وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر اسی راستے سے چلتا ہوا وہ بلاک سے باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ ایک خالی جگہ پر رک کر اس نے جلدی سے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر اسے مخصوص انداز میں دبایا تو ڈائل پر تین کا ہندسہ جل اٹھا۔ یہ تنویر کا نمبر تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو ۔۔۔ صفدر کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ صفدر نے گھڑی سے منہ لگاتے ہوئے کہا۔

"یس ۔۔۔ تنویر اٹنڈنگ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"تنویر! ۔۔۔ تم کہاں موجود ہو۔ اوور" ۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"میں میموریل روڈ پر ہوں ۔۔۔ مس جولیا باقی ساتھیوں کو واپس لے گئی ہیں ۔۔۔ مجھے یہاں نگرانی کے لئے کہا گیا ہے۔ اوور" ۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"تنویر سنو! ۔۔۔ چیف باس ایکسٹو شدید خطرے میں ہے ۔۔۔ وہ رینگلز کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو تیس میں موجود ہے ۔۔۔ ہم نے اسے فوراً چھڑانا ہے ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ کار لے کر فوراً رین بو کلب کے سامنے پہنچو ۔۔۔ میں وہیں موجود ہوں ۔۔۔ یہاں سے ہم رینگلز کالونی چلیں گے۔ جلدی کرو۔ اوور" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ جولیا اور باقی ساتھی دانش منزل کی نگرانی



کر رہے ہوں گے اور دانش منزل وہاں سے کافی دور تھی اس لئے اگر وہ انہیں بلاتا تو کافی دیر لگ جاتی۔ جب کہ میموریل روڈ نزدیک تھی اور اتفاق سے تنویر وہاں موجود تھا اس لئے اس نے تنویر کو کال کر لیا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ رین بو کلب کے گیٹ سے ذرا ہٹ کر سڑک کے کنارے کھڑا ہو گیا۔ وہ وہاں اس طرح کھڑا تھا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو۔ وہ بار بار ہونٹ کاٹ رہا تھا کیونکہ ہر گذرنے والا لمحہ اس کی بے چینی میں اضافہ کر رہا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ ایکسٹو مجرموں کے بس کا نہیں ہے جبکہ پروفیسر شارٹن جیسے بین الاقوامی ماہر نے بھی خود اعتراف کیا تھا کہ وہ ایکسٹو کے مقابلے میں بے بس ہو گیا تھا۔ لیکن پھر بھی ایک عجیب سی بے چینی اس کے رگ و پے میں بڑھتی جا رہی تھی۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد تنویر کی کار اسے دور سے آتی ہوئی دکھائی دی تو صفدر نے ہاتھ لہرا کر اسے اشارہ کیا اور تنویر نے کار اس کے قریب لا کر روک دی صفدر بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"جس قدر تیز رفتاری سے چل سکتے ہو چلو" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"یہ چیف باس کیسے ۔۔۔" تنویر نے کہنا چاہا۔

"کوئی بات مت کرو ۔۔۔ بس کار چلانے پر توجہ رکھو ۔۔۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے ۔۔۔ میں مشین گنیں پچھلی سیٹ کے نیچے سے نکال لوں۔ ہم نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس کوٹھی پر حملہ کرنا ہے" ۔۔۔ صفدر نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا اور پھر ذرا سا اٹھ کر اس نے قلابازی کھائی اور پچھلی سیٹ پر جا گرا۔ اس کے بعد پچھلی سیٹ کے نیچے سے اس نے دو مشین گنیں

نکالیں اور ان میں نیا اور بڑا میگزین فٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

دونوں مشین گنیں مکمل طور پر تیار کر کے صفدر جلدی سے واپس سائیڈ سیٹ پر آ گیا اور اس نے ایک مشین گن تو سیٹوں کے درمیان رکھ دی اور دوسری کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا۔

"یعنی ڈائریکٹ ایکشن" —— اس بار تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل ڈائریکٹ ایکشن —— چیف باس کا مسئلہ ہے" —— صفدر نے جواب دیا اور تنویر کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی جیسے اُسے بڑی مدت کے بعد اپنا من پسند مشغلہ کرنے کا امکان پیدا ہو گیا ہو۔

کار اب ریگلز کالونی میں داخل ہو چکی تھی اور پھر تھوڑی سی سر دردی اور مختلف سائیڈ روڈز کا چکر لگانے کے بعد انہوں نے اپنی مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی۔ اور پھر تنویر نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

"ہاں اب بولو! —— کیا پروگرام ہے" —— تنویر نے کار کا انجن بند کرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کوٹھی دونوں اطراف سے کھلی ہے —— صرف پچھلی سمت پر دوسری کوٹھی ہے —— اس لئے ایک طرف سے تم اور دوسری طرف سے میں دیوار پھاند کر اندر داخل ہوں گے —— اور جو بھی نظر آئے بلا دریغ گولی چلا دینا" —— صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے —— پھر میں دائیں طرف سے جاتا ہوں —— تم ادھر بائیں طرف سے اوپر چڑھو —— دیواریں تو چھوٹی ہیں آسانی سے پھلانگی جا سکتی ہیں" —— تنویر نے مشین گن لے کر دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"سنو! —— اندر داخل ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ جانا۔



کیونکہ ہو سکتا ہے ہمارا ذرا سا توقف چیف باس کے لئے خطرہ بن جائے" —— صفدر نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

صفدر کار سے نکلا اور تیزی سے چلتا ہوا اپنی طرف کی دیوار کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ صرف چند لمحے تک رکا رہا تاکہ تنویر گھوم کر دوسری طرف پہنچ جائے۔ اور جب اُسے یقین ہو گیا کہ اب تنویر دوسری طرف پہنچ گیا ہو گا تو اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر کسی کو گلی میں نہ پا کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر دوڑتا ہوا دیوار کی طرف بڑھا۔ اور اس نے پوری قوت سے اونچی جمپ لگایا دوسرے لمحے اس کے پیر ایک لمحے کے لئے دیوار پر ٹکے اور دوسرے لمحے وہ دوسری طرف کود چکا تھا۔

اسی لمحے صفدر کو مخالف سمت سے تیز فائرنگ کی آواز سنائی دی تو اس نے بھی پیر زمین پر لگتے ہی فائر کھول دیا۔ برآمدے اور باہر پورچ میں اُسے چار افراد نظر آئے تھے جن میں سے دو تو تنویر کی فائرنگ سے ختم ہو چکے تھے البتہ دو نے ستونوں کی آڑ لے لی تھی۔ لیکن یہ دونوں ہی صفدر کی زد میں آ گئے۔ چنانچہ پہلے ہی راؤنڈ میں وہ دونوں ختم ہو گئے

اسی لمحے تنویر کی طرف سے فائرنگ ہوئی اور پھاٹک کے ساتھ بنے ہوئے کمرے سے نکلتے ہوئے دو افراد ڈھیر ہو گئے۔ البتہ صفدر کو بچنے کے لئے لمبی چھلانگ لگانی پڑی۔ کیونکہ ایک کمرے کی کھڑکی سے اس پر مشین گن سے فائر کیا گیا تھا اور صفدر کو صرف جھلک سی دکھائی دی تھی۔ اور اس نے جھلک دیکھتے ہی چھلانگ لگا دی تھی۔ ورنہ وہ لازماً ہٹ ہو جاتا۔ چھلانگ لگا کر صفدر کا جسم جیسے ہی زمین پر ٹکا اس نے گھومتے ہوئے انداز میں اس کھڑکی پر فائر کھول دیا اور کمرے کے اندر سے ایک چیخ

سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

صفدر تیزی سے دوڑتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھا۔

"سائیڈ کا خیال رکھنا تنویر" ــــــ صفدر نے برآمدے کے پاس پہنچتے ہی چیخ کر کہا۔ اُسے محسوس ہوا تھا کہ اندر سے بھی فائرنگ کی آوازیں اس نے سنی تھیں۔ وہ بڑے محتاط انداز میں برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے رک کر جائزہ لینے لگا۔ لیکن اندر خاموشی تھی۔ پھر وہ اچھل کر راہداری میں آیا۔ اور تیزی سے اس راہداری میں موجود ہر کمرے کو چیک کرنے لگا۔ لیکن صرف ایک کمرے میں جو برآمدے کی سائیڈ میں تھا ایک مسلح شخص کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ یہ وہ آدمی تھا جسے صفدر نے ہٹ کیا تھا باقی کمرے خالی پڑے تھے۔ وہ آگے بڑھتا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جیسے ہی اس نے ایک دروازے کو لات مار کر کھولا۔ وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں جن کا اختتام ایک چھوٹی سی گیلری میں ہو رہا تھا۔ جس کے درمیان میں بھی سائیڈ پر ایک کھلا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ اور سامنے بھی ایک دروازہ کھلا دکھائی دے رہا تھا جس کی دوسری طرف ایک سرنگ سی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے تنویر بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے ــــــ کوٹھی میں اور کوئی آدمی نہیں ہے"۔ تنویر نے قریب آکر تیز لہجے میں کہا۔

"تم یہیں رک کر مجھے کور کرو ــــــ میں نیچے جا رہا ہوں" ــــــ صفدر نے تنویر سے کہا اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا وہ سیڑھیاں اترتا گیا۔ سائیڈ کے کھلے دروازے پر پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا۔ پھر



ل کر اندر داخل ہوا۔ اور پھر اندر کا منظر دیکھ کر اس نے ایک طویل سانس ۔ سامنے ایک کرسی موجود تھی جس کے گرد نائلون کی باریک رسیاں ہوئی اور قدرے لپٹی ہوئی موجود تھیں۔

کمرے میں دو لاشیں بھی اوندھی سیدھی پڑی تھیں جن کے جسم مشین گن لیوں سے چھلنی تھے۔ کرسی کے پاس خون کے قطرات بھی بکھرے ہوئے ۔ اور ایک طرف خاردار کوڑا بھی پڑا تھا جس کے کانٹوں پر بھی خون وشت کے باریک ذرے چسپاں تھے۔

صفدر ایک لمحے کے لئے وہاں رکا اور پھر باہر آ گیا۔

"کیا ہوا" ــــــ؟ تنویر نے سیڑھیوں کے اوپر سے پوچھا۔

"جلدی آجاؤ نیچے" ــــــ صفدر نے جواب دیا اور پھر تیزی سے ل دروازے کی طرف بڑھ گیا جو کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف ایک چھوٹی سرنگ جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ سرنگ میں بھی خون کے قطروں نشانات موجود تھے۔

سرنگ کے اختتام پر سیڑھیاں تھیں۔ وہ دونوں جب اوپر پہنچے تو وں نے اپنے آپ کو اپنے والی کوٹھی کی پشت میں موجود کوٹھی پر پایا لیکن ٹھی قطعاً خالی تھی۔ البتہ خون کے نشانات سے انہیں معلوم ہو گیا کہ زخمی دی پہلے پھاٹک تک گیا تھا۔ پھر واپس آکر برآمدے کے سامنے بنے ہوئے یڈ کی سائیڈ پر گیا ہے۔ اس کے بعد موٹر سائیکل کے ٹائروں کے نشانات ھاٹک کی طرف جاتے ہوئے تو محسوس ہو رہے تھے لیکن اور کوئی نشان غیرہ نہ تھا۔

"باس کہاں ہے ــــــ تم تو کہہ رہے تھے کہ باس اندر قید ہے" ـ؟

تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو بھی تھا وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے" ــــ صفدر نے
مڑتے ہوئے کہا۔

"اب اُدھر کیا جانا ہے ــــ اِدھر سے نکل جاتے ہیں" ــــ تنویر
صفدر کو واپس مڑتے دیکھ کر کہا۔

"نہیں ــــ میں اس کوٹھی کی مکمل تلاشی لینا چاہتا ہوں ــــ
کوئی کام کی چیز مل جائے" ــــ صفدر نے کہا۔

"لیکن فائرنگ کی آواز بھی سنی گئی ہو گی ــــ ہو سکتا ہے پولیس
جائے" ــــ تنویر نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ــــ ان کے آنے پر ہم اُدھر سے نکل جائیں گے" ــــ
صفدر نے کہا۔

"لیکن مجھے تفصیل تو بتاؤ ــــ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ باس یہاں مو
ہو گا" ــــ تنویر نے پوچھا اور صفدر نے اُسے مختصر طور پر
منزل میں ٹیلیفون کرنے اور لائن ڈیڈ ہونے سے لیکر جولیا سمیت
دانش منزل میں جانے اور پھر وہاں سے کاغذ ملنے اور رین بو کلب
پروفیسر شارٹن سے معلومات کرنے تک تفصیل بتا دی۔

"اوہ! ــــ پھر تو لازماً یہ زخمی چیف باس ہو گا" ــــ تنویر نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ــــ میرا بھی یہی خیال ہے ــــ انہوں نے پہلے پروفیسر
شارٹن کی مدد سے معلومات حاصل کرنا چاہیں ــــ پھر ان پر کو
سے تشدد کیا گیا ــــ لیکن چیف باس نائلون کی باریک رسیوں سے بند



نے کے باوجود انہیں ختم کر کے دوسرے راستے سے نکل گیا ہے۔
خیال ہے کہ جب ہم فائرنگ میں مصروف تھے تو مجھے عمارت کے
در سے بھی فائرنگ کی ہلکی آواز سنائی دی تھی۔ شاید یہ وہی وقت تھا
ب چیف باس انہیں ہلاک کر کے اس راستے سے نکل گیا ہو گا۔ ادھر
نکہ ہماری فائرنگ جاری تھی اس لئے وہ دوسرے راستے سے موٹر سائیکل
چلا گیا" ــــ صفدر نے کہا اور تنویر نے بھی سر ہلا دیا۔ وہ دونوں
ی تیزی سے کمروں کی تلاشی لے رہے تھے۔ لیکن یہاں عام سا سامان
ر ایک ٹرانسمیٹر تھا۔ لیکن کوئی خاص چیز انہیں نظر نہ آئی جس سے مجرموں
متعلق کوئی یقینی کلیو ملتا۔

"کوئی خاص چیز نہیں ہے ــــ آؤ نکل چلیں" ــــ صفدر نے
ر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ واپس اسی سرنگ کے راستے دوسری کوٹھی
آئے اور پھر پھاٹک سے باہر آ گئے۔ مشین گنیں انہوں نے اپنے
پنے کوٹ کے اندر بغل کے ساتھ لگا کر چھپا لی تھیں۔ کافی لمبا چکر لگانے
کے بعد وہ واپس اپنی کار تک پہنچ گئے۔

"پہلی بار میں نے دیکھا ہے کہ چیف باس کو اس طرح اغوا کیا گیا ہے اور
ان پر تشدد کیا گیا ہے ــــ اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ بھی
ماری طرح عام سا انسان ہے" ــــ تنویر نے کار کا انجن سٹارٹ
رتے ہوئے کہا۔

"تو تم اُسے کوئی روبوٹ سمجھ رہے تھے" ــــ صفدر نے مسکراتے
وئے کہا۔

"روبوٹ تو نہیں ــــ لیکن میں اُسے مافوق الفطرت قسم کی کوئی چیز

سمجھتا تھا" ——— تنویر نے کہا اور صفدر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اب کیا پروگرام ہے" ——— تنویر نے چوک پر پہنچتے ہوئے کہا۔

"دانش منزل چلو ——— جولیا اور باقی ساتھی وہیں ہوں گے" ——— صفدر نے کہا۔

"میری کار میں ٹرانسمیٹر موجود ہے ——— اس پر بات کر لو" ——— تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں ہاں ——— مجھے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا" ——— صفدر نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر جولیا کی فریکوئنسی سیٹ کی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— صفدر کالنگ۔ اوور" ——— صفدر نے فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ——— جولیا اٹنڈنگ۔ اوور" ——— دوسری طرف سے چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا ——— میں صفدر بول رہا ہوں ——— آپ دانش منزل کی نگرانی کر رہی ہیں۔ اوور" ——— صفدر نے کہا۔

"ہاں ——— تم بتاؤ ——— رین بو کلب سے کوئی کلیو ملا۔ اوور" ——— جولیا نے پوچھا اور جواب میں صفدر نے پروفیسر شارٹن سے ملاقات سے لے کر تنویر کی مدد سے کوٹھی پر چھاپہ مارنے تک کے تمام حالات بتا دیے۔

"اوہ ——— تو واقعی چیف باس کو ہی اغوا کیا گیا تھا۔ اوور" ——— جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"یقین تو نہیں آتا ——— لیکن حالات یہی بتا رہے ہیں ——— کیا



چیف باس یہاں دانش منزل پہنچے ہیں۔ اوور" ——— صفدر نے کہا۔

"نہیں ——— یہاں کوئی نہیں آیا ——— ہم ہر طرف سے مکمل نگرانی کر رہے ہیں۔ اوور" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے ——— میں وہیں آ رہا ہوں ——— اس کے بعد مل کر سوچیں گے کہ اب کیا کرنا ہے ——— اوور اینڈ آل" ——— صفدر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"سوچنا کیا ہے" ——— تنویر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"دیکھو تنویر ——— ہو سکتا ہے کہ جس پر تشدد کیا گیا ہو۔ وہ چیف باس نہ ہو ——— کوئی اور ہو ——— کیونکہ اگر چیف باس ہوتا تو وہ لازماً واپس دانش منزل پہنچتا ——— لیکن جولیا بتا رہی ہے کہ ہر طرف سے نگرانی کی جا رہی ہے ——— اور ابھی تک کوئی نہیں آیا ——— یہ ساری باتیں سوچنے کی ہیں ——— اور پھر آخری بات یہ کہ جن لوگوں نے اس کوٹھی میں تشدد کیا ہے وہ کون ہیں" ——— صفدر نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار دانش منزل کے سامنے پہنچ گئی۔ اور وہ دونوں ہی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے جولیا چلتی ہوئی ان کے قریب پہنچ گئی۔

"کیا واقعی چیف باس پر کوڑوں سے تشدد کیا گیا ہے" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تشدد تو بہرحال ہوا ہے ——— اب یہ معلوم نہیں کہ وہ واقعی چیف باس تھا ——— یا کوئی اور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں صدر مملکت سے بات کرنی چاہیئے ـــــ ایکسٹو کا اس طرح غائب ہو جانا خاصا خطرناک ہے" ـــــ تنویر نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ـــــ یہ تجویز بالکل غلط ہے ـــــ اس طرح ایکسٹو کے اعتماد کو شدید دھچکا پہنچے گا" ـــــ صفدر نے فوراً ہی تنویر کی بات کی تردید کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے بھی اس کی حمایت کر دی۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں خود مجرموں کا کھوج لگانے کے لئے اپنے طور پر کام شروع کر دینا چاہیئے ـــــ مجرموں کے گروپ کا نام اور اس کے لیڈر کا نام تو معلوم ہو چکا ہے ـــــ قدرے حلیہ بھی معلوم ہو گیا ہے۔ اگر ہم اپنے طور پر کوشش کریں تو ان کے خلاف کام کر سکتے ہیں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اوہ! ـــــ ویری گڈ ـــــ ٹھیک ہے ـــــ یہ تجویز بالکل درست ہے" ـــــ جولیا نے کہا اور اس بار تنویر نے بھی اس کی حمایت کر دی۔

"تو پھر ایسا ہے کہ ہم سب تمہارے فلیٹ پر چلتے ہیں ـــــ وہاں بیٹھ کر اس سلسلے میں باقاعدہ منصوبہ بندی کی جائے" ـــــ صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ پھر آپ سب ممبرز کو لے کر آ جائیں ـــــ میں اور تنویر وہیں پہنچ جاتے ہیں" ـــــ صفدر نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی۔

تنویر کی کار تھوڑی دیر بعد جولیا کے فلیٹ پر پہنچ گئی اور پھر جولیا اور



باقی ساتھی بھی علیحدہ علیحدہ کاروں میں پہنچ گئے۔ کاروں کو انہوں نے ادھر ادھر علیحدہ علیحدہ جگہوں پر پارک کیا تاکہ اتنی ساری کاریں اکٹھی دیکھ کر کوئی مشکوک نہ ہو اور وہ سب جولیا کے فلیٹ میں اکٹھے ہو گئے۔

"میرے سامنے ان کے دو اڈے موجود ہیں ـــــ ایک میموریل روڈ والا اور دوسرا انگلز کالونی والا ـــــ ان کا کھوج یہیں سے مل سکتا ہے۔ ہمیں ان دونوں اڈوں کی مسلسل نگرانی کرنی چاہیئے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ وہ وہاں واپس آئیں ـــــ میرا خیال ہے کہ ہمیں دانش منزل کی نگرانی کرنی چاہیئے ـــــ کیونکہ اگر انہوں نے چیف باس کو اغوا کیا ہے تو لازماً وہ دوبارہ بھی وہاں حملہ کریں گے۔ ان کے مشن کا لازماً تعلق دانش منزل سے ہو گا" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"اگر ان کا مشن صرف چیف باس کو ختم کرنا ہوتا تو پھر یہ کام تو وہ وہیں دانش منزل میں بھی کر سکتے تھے ـــــ وہ چیف باس کو اغوا نہ کرتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ چیف باس سے کوئی خاص راز حاصل کرنا چاہتے تھے ـــــ اب یہ راز کیا ہو سکتا ہے، اس کا ہمیں علم نہیں ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم لمبوترے چہرے والے غیر ملکی کی تلاش شروع کر دیں تو ہم لازماً کوئی نہ کوئی کلیو حاصل کر لیں گے" ـــــ چوہان نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے عمران کا پتہ کرنا چاہیئے ـــــ اگر وہ ہوش میں آ گیا ہے تو پھر اس سے بات کی جائے ـــــ اس کا ذہن ایسی صورت حال کا کوئی نہ کوئی حل نکال لیتا ہے" ـــــ جولیا نے کہا اور

جولیا کی بات سن کر وہ سب بری طرح چونک پڑے۔

"اوہ! ـــ واقعی اس چکر میں ہمیں عمران کا خیال ہی نہیں آیا ـــ ٹھہرو! ـــ ڈاکٹر صدیقی میرا ذاتی دوست ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں" ـــ صفدر نے کہا اور اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ ایس۔ایس ہسپتال" ـــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں ـــ میں صفدر بول رہا ہوں" ـــ صفدر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس ـــ ہولڈ آن کریں" ـــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں" ـــ ڈاکٹر صدیقی کے لہجے میں بھی خاصا وقار تھا۔

"ڈاکٹر صدیقی! ـــ میں صفدر بول رہا ہوں ـــ عمران صاحب کا کیا حال ہے" ـــ صفدر نے کہا۔

"اوہ صفدر تم! ـــ شکر ہے تمہیں عمران کا حال پوچھنے کا خیال تو آیا ـــ ایکسٹو تو ظاہر ہے بہت بڑا افسر ہے ـــ وہ اگر نہ پوچھے تو اور بات ہے ـــ لیکن تم تو اس کے قریبی ساتھی ہو ـــ ویسے اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی ہے اور وہ ہوش میں آ چکا ہے۔ لیکن ابھی اس سے نہ ہی کسی کی بات چیت ہو سکتی ہے ـــ اور نہ



ملاقات" ـــ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ خدا کا شکر ہے ـــ اسے ہوش آ گیا ـــ یہ بھی ہمارے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے ـــ ویسے ڈاکٹر! ـــ تمہاری بات بھی درست ہے ـــ لیکن اب کیا کریں۔ ہمارے فرائض کچھ اس قسم کے ہیں کہ بعض اوقات ہمیں سانس لینے کی بھی فرصت نہیں ملتی ـــ کیا چیف باس کو معلوم ہے کہ عمران کی حالت خطرے سے باہر ہے" ـــ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے ان کا فون آیا تھا اور میں نے انہیں بتا دیا تھا" ـــ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا اور صفدر اور اس کے ساتھ سارے ممبرز ڈاکٹر صدیقی کی بات سن کر بری طرح چونک پڑے۔

"آدھا گھنٹہ پہلے ـــ کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو" ـــ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں! ـــ کیوں تم اس قدر حیران کیوں ہو رہے ہو" ـــ دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ارے نہیں ـــ کوئی ایسی خاص بات نہیں ـــ اچھا خوشخبری کا شکریہ! ـــ گڈ بائی" ـــ صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہمیں دانش منزل سے آئے زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہوئے ہوں گے ـــ پھر آدھا گھنٹہ پہلے ایکسٹو کا فون کیسے ڈاکٹر صدیقی کو مل گیا" ـــ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ایکسٹو کو فون کر کے دیکھنا چاہیے ـــ میرا خیال ہے کہ ہمیں ایگلنہ کالونی پر ریڈ کئے ابھی پون گھنٹہ نہیں گذرا۔ اس

کا تو مطلب ہے کہ وہ چیف باس نہیں تھا ۔۔۔ کوئی اور تھا" ۔۔۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک ڈیڑھ گھنٹہ ہی ہوا ہوگا ہمیں دانش منزل میں داخل ہوئے" ۔۔۔ جولیا نے کہا اور صفدر نے اس دوران ایکسٹو کے مخصوص نمبر گھما دیئے اور دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ دوسری طرف گھنٹی کی آواز جا رہی تھی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز نہ صرف رسیور پر بلکہ فون کے ساتھ منسلک لاؤڈر کے ذریعے پورے کمرے میں گونج اٹھی اور ان سب کے چہرے یکلخت کھل اٹھے۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب" ۔۔۔ صفدر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر! ۔۔۔ تم انگلز کالونی والی کوٹھی میں کیسے پہنچے تھے تنویر کے ساتھ" ۔۔۔ ایکسٹو نے نرم لہجے میں کہا۔

"سر! ۔۔۔ ہم آپ کو تلاش کرتے ہوئے وہاں گئے تھے۔ اس سے پہلے میں دانش منزل میں ۔۔۔" صفدر نے کہنا شروع کیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم دیوار پھاند کر دانش منزل میں داخل ہوئے تھے ۔۔۔ لیکن میں نے ایک خاص وجہ سے دانش منزل کے تمام نظام کو مکمل طور پر جامد کیا ہوا تھا مگر میں وہیں موجود تھا ۔۔۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ تم انگلز کالونی میں کیسے پہنچے ۔۔۔ کیونکہ میرے آدمی نے مجھے رپورٹ دی ہے کہ جب وہ مجرموں کو ہلاک کر کے وہاں سے نکل رہا تھا تو اس نے صفدر اور تنویر کی آوازیں سنی تھیں ۔۔۔ تم دونوں نے وہاں ریڈ کیا تھا" ۔۔۔ ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔



"اوہ سر! ۔۔۔ تو وہ کوئی اور آدمی تھا ۔۔۔ اوہ سر! ۔۔۔ شدید غلط فہمی ہو گئی سر ۔۔۔ ہم میموریل روڈ والی کوٹھی کی نگرانی کر رہے تھے کہ ہم نے نئی ہدایات لینے کے لئے آپ کو ٹیلیفون کیا ۔۔۔ لیکن آپ کا ٹیلیفون ڈیڈ تھا اور یہ چونکہ ہمارے لئے بالکل نئی بات تھی اس لئے ہم گھبرا گئے اور پھر مس جولیا اور میں وہاں پہنچے ۔۔۔ اور ہم نے دیکھا کہ پھاٹک اندر سے بند ہے اور آپریشن روم کھلا ہوا تھا اس کی میز کی درازیں بھی کھلی ہوئی تھیں ۔۔۔ اس سے ہم یہی سمجھے کہ آپ کو اغوا کیا گیا ہے ۔۔۔ وہاں سے مجھے کاغذ کا ایک پرزہ ملا جس پر رین بو کلب کا مخصوص نشان واٹر مارک کے طور پر موجود تھا اور ٹیلیفون نمبر اور رہائشی کمرے کا نمبر تھا ۔۔۔ چنانچہ میں نے اور جولیا نے وہاں فون کیا تو ہمیں اس کمرے میں پروفیسر شارٹن کا پتہ چلا جسے ایک لمبوترے چہرے والا غیر ملکی اپنے ہمراہ لے گیا تھا ۔۔۔ اس پر ہم نے فیصلہ کیا کہ جولیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ دانش منزل کی نگرانی کریں گی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مجرم واپس آئیں ۔۔۔ میں رین بو کلب چلا گیا۔ وہاں کمرے کی تلاشی سے معلوم ہوا کہ پروفیسر شارٹن کا تعلق ناگ لینڈ کی سپیشل ایجنسی کے گروپ ریڈ پینتھرز سے ہے اور کسی براؤن نامی آدمی کے حکم کا پابند کیا گیا ہے ۔۔۔ اس دوران پروفیسر شارٹن وہاں آ گیا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ ہپناٹزم کا ماہر ہے ۔۔۔ میں نے اس کی آنکھوں کی طاقت سے بچتے ہوئے اس سے اگلوا لیا کہ وہ انگلز کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو تیس میں گیا تھا اور اسے براؤن لے گیا تھا ۔۔۔ اور اس نے بتایا تھا کہ وہاں سیکرٹ سروس کا چیف قید ہے اور پروفیسر شارٹن نے اس سے

ہپناٹزم کے ذریعے معلومات حاصل کرنا ہیں ——— لیکن پروفیسر شارٹن نے بتایا کہ اس کو ہپناٹزم میں ناکامی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس آدمی نے اپنا ذہن بلینک کر کے کنٹرول کیا ہوا تھا۔ اس پر میں نے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا تاکہ آئندہ وہ مجرموں کا ساتھ نہ دے سکے ——— اور پھر تنویر جو کہ میموریل روڈ والی کوٹھی پر موجود تھا اسے بلا کر ہم دونوں نے انگلز کالونی والی کوٹھی پر ریڈ کیا ———" صفدر نے باقی تفصیل بھی جولیا کے فلیٹ تک پہنچنے تک بتا دی۔

" بہرحال تم نے خاصا کام کیا ہے اس لئے میں تمہیں معاف کر رہا ہوں ——— لیکن تم لوگوں نے مجھے اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو اتنا بے بس کیوں سمجھ لیا تھا ——— کیا تمہارا خیال ہے کہ میں اس قدر تر نوالہ ہوں کہ عام سے مجرم جب چاہیں مجھے دانش منزل سے اغوا کر سکتے ہیں" ——— ایکسٹو کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

" معافی چاہتا ہوں سر! ——— دراصل مجھے اور جولیا کو ———" صفدر نے بڑے شرمندہ سے لہجے میں وضاحت کرنے کی کوشش کی لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل نہ ہوا تھا کہ ایکسٹو نے اس کی بات کاٹ دی۔

" سنو صفدر! ——— یہ بات اچھی طرح ذہن میں بٹھا لو کہ میں جو کچھ کرتا ہوں ——— ایک خاص وجہ سے کرتا ہوں ——— میں نے مجرموں کو ٹریپ کرنے کے لئے دانش منزل کو چارے کے طور پر استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا ——— لیکن تم لوگوں سے دو حماقتیں ہوئی ہیں۔ ایک تو تم نے دانش منزل کی نگرانی شروع کر دی ——— دوسری تم نے وہاں ان کی کوٹھی پر ریڈ کر دیا ——— اس طرح سارا پلان فیل ہو گیا۔ اور



میرے آدمی کو مجبوراً وہاں سے نکلنا پڑا۔ کیونکہ فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی وہ اس آدمی کے خاتمے پر تل گئے تھے ——— چنانچہ سپیشل سروس کے اس آدمی کو جو میری جگہ کام کر رہا تھا کو ہدایت تھی کہ وہ تشدد کے بعد انہیں دانش منزل کا پتہ بتا دے ——— اور اس طرح مجرم یہاں آتے اور یہاں میں نے انتظام کر کے انہیں ٹریپ کرنا تھا ——— اب وہ سب ختم ہو گیا اور اس آدمی کو مجبوراً ان کا خاتمہ کر کے وہاں سے فوری طور پر نکلنا پڑا ——— اس کی رپورٹ ملتے ہی میں سمجھ گیا کہ سب تمہاری حماقت کی وجہ سے ہوا ہے" ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ جولیا اور باقی ساتھیوں کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ دنیا کے احمق ترین انسان ہوں۔

" ہم سخت شرمندہ ہیں سر" ——— صفدر نے واقعی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" تمہیں میں نے اسی لئے میموریل روڈ والی کوٹھی تک پابند کیا تھا تاکہ اس پلان میں کوئی مداخلت نہ ہو سکے ——— اگر جنرل فون ڈیڈ تھا تو تمہارے پاس خصوصی لائن نمبر موجود تھا ——— تم نے اس پر میرے ساتھ بات کر لی ہوتی" ——— ایکسٹو کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

" اوہ سر! ——— واقعی ہم سے حماقت ہو گئی ہے ——— ہمیں اس کا خیال ہی نہیں آیا" ——— صفدر کی حالت واقعی انتہائی شرمندگی سے خراب ہو رہی تھی۔

" ٹھیک ہے ——— آئندہ محتاط رہنا ——— اور میرے حکم کی تعمیل لفظ بلفظ ہونی چاہئے" ——— ایکسٹو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" بالکل سر! ——— ایسا ہی ہوگا ——— ویسے سر وہ آدمی کون تھا جو

اس قدر طاقتور ذہن کا مالک تھا کہ اس نے پروفیسر شارٹن جیسے ماہر کو بھی شکست دے دی تھی" ——— صفدر سے رہا نہ جا سکا تو آخر کار اس نے پوچھ ہی لیا۔

"میں نے بتایا ہے کہ وہ سپیشل سروسز کا آدمی تھا ——— اور چونکہ اس سے پہلے سر سلطان پر ہپناٹزم کا عمل کیا گیا تھا اس لئے میں نے اس آدمی کو ایک خصوصی دوا کھلا دی تھی جس سے ہپناٹزم کے مقابلے میں نہ صرف آسانی سے ذہن کنٹرول کیا جا سکتا ہے ——— بلکہ جسمانی تشدد بھی حواس پر اثر انداز نہیں ہوتا" ——— ایکسٹو نے تفصیل سے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سر ——— اب ہمارے لئے کیا حکم ہے سر" ——— صفدر نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ شہر میں سیاہ رنگ کی ایسی کار تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جس کی دائیں طرف کی بیک لائٹ کے نیچے ایک سٹکر چسپاں ہے جس پر لکھا ہوا ہے "آئی ایم ورگو" ——— یہ مزدا کار ہے اور ماڈل اسی سال کا ہے" ——— ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"پورے شہر میں پھیل جاؤ ——— آپس میں ٹو آن ٹو ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم رکھنا اور جہاں یہ کار نظر آئے اس کی فوری نگرانی بھی کرنی ہے اور مجھے سپیشل فریکوئنسی پر اطلاع بھی دینی ہے" ——— ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ہم خوامخواہ بھاگتے رہے ——— یہاں تو مسئلہ ہی الٹ ہے" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"یہ سپیشل سروسز کونسا ادارہ ہے ——— اور پھر چیف باس کو باہر کا آدمی اپنی جگہ بھیجنے کی کیا ضرورت تھی" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ بے حد گہرا آدمی ہے ——— ہو سکتا ہے کہ مجرم کسی طور پر ہمیں پہچان جاتے ——— جیسا کہ انہوں نے پروفیسر شارٹن کی خدمات حاصل کی ہوئی تھیں اس لئے اس نے قطعاً غیر متعلق آدمی اس چکر میں استعمال کیا۔ اور مس جولیا! ——— سیکرٹ سروس بہت وسیع ادارہ ہے جیسا کہ کئی بار پہلے بھی کیسز میں ایسے لوگ سامنے آتے رہے ہیں ——— بہرحال اب اس کار کو تلاش کرنا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم سارے شہر کے علاقے آپس میں بانٹ لیں تاکہ وقت اور کوشش ضائع نہ ہو" ——— صفدر نے کہا اور باقی سب نے سر ہلا دیئے۔

براؤن کمرے میں بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتا اور پھر انہیں کھول لیتا۔ چہرے سے بھی شدید اضطراب کے آثار نمایاں تھے۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور براؤن نے چونک کر اس طرف دیکھا۔ دروازے سے مارکر داخل ہو رہا تھا۔

"کیا رپورٹ ہے مارکر" ــــ؟ براؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"پروفیسر شارٹن ہلاک ہو چکا ہے ــــ اس کے کمرے میں اس کی پیشانی پر گولی مار کر اسے ہلاک کیا گیا ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ ایسا کس نے کیا ہے ــــ کیونکہ وہاں کوئی غیر آدمی آیا ہی نہیں ــــ اور یہ بھی رپورٹ ملی ہے کہ اس سنٹر پر دونوں اطراف سے دو مسلح افراد اندر داخل ہوئے اور انہوں نے فائرنگ کی تھی ــــ البتہ اس کار کا پتہ چل گیا



ہے جس میں یہ دونوں آئے تھے" ــــ مارکر نے جواب دیا۔

"اوہ! ــــ کیسے پتہ چلا" ــــ؟ براؤن نے چونک کر پوچھا۔

"اتفاق سے ایک کانسٹیبل نے اس کا نمبر نوٹ کر لیا تھا اور ہمارے آدمی نے یہ نمبر اس کانسٹیبل سے حاصل کر لیا ہے ــــ اور مزید پڑتال کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ نمبر جعلی تھا۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے اس کار کو تلاش کر لیا ہے ــــ یہ کار اسی نمبر پلیٹ کے ساتھ مین مارکیٹ کی جنرل پارکنگ میں موجود ہے ــــ میں نے اس کی نگرانی کا حکم دے دیا ہے" مارکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں! ــــ اس کا مطلب ہے کہ پروفیسر شارٹن سے انہوں نے نگلز کالونی کا پتہ حاصل کیا اور پھر وہ یہاں پہنچ گئے ــــ میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہو گا۔ لیکن انہوں نے پروفیسر شارٹن کا پتہ کیسے چلا لیا ــــ یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی" ــــ براؤن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باس! ــــ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس مشن کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنی چاہیئے ــــ ورنہ شاید اب ہم اس مشن میں کامیاب نہ ہو سکیں" ــــ مارکر نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ــــ میں سمجھا نہیں" ــــ براؤن نے چونک کر کہا۔

"باس! ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری تلاش میں سرگرداں ہے۔ اور وہ عمارت چیک کر لی گئی ہے ــــ وہاں یہ فائلیں موجود نہیں ہیں اور مجھے تو اب یقین آتا جا رہا ہے کہ ایکسٹو اتنا آسان شکار نہیں ہے

ہو سکتا ہے کہ اس نے ڈاج دینے کے لئے مختلف عمارتوں کو ہیڈکوارٹر ظاہر کیا ہوا ہو اور اسی طرح کے مختلف آدمی بھٹکتے ہوئے ہوں اور خود نجانے وہ کہاں ہو اور کون ہو ۔۔۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ براہ راست ہیڈکوارٹر پر حملہ کر کے فائل حاصل کرنے کی بجائے ہمیں کوئی اور ایسا طریقہ سوچنا چاہیئے جس سے فائل بلاواسطہ طور پر ہمیں مل جائے" مارکر نے کہا۔

"کیا تمہارے ذہن میں کوئی ایسا طریقہ ہے" ۔۔۔ براؤن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس ! ۔۔۔ میں نے اس پر بڑی سنجیدگی سے غور کیا ہے ۔ میرے ذہن میں دو پلان آئے ہیں" ۔۔۔ مارکر نے کہا۔

"بتاؤ ۔ کھل کر بتاؤ ۔۔۔ پلاننگ کرنے کے سلسلے میں تمہاری صلاحیتوں کی میں قدر کرتا ہوں" ۔۔۔ براؤن نے کہا۔

"باس ! ۔۔۔ ایک تو یہ کہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز ٹریس کریں اور پھر ان کی جگہ خود لے کر ہم سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں داخل ہو کر وہاں سے فائل حاصل کریں ۔۔۔ اور دوسرا پلان یہ ہے کہ ہم وزارت دفاع کی اہم ترین شخصیت سے گٹھ جوڑ کریں اور پھر اس کے ذریعے یہ فائل سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر سے نکلوائیں" ۔۔۔ مارکر نے کہا۔

"تمہارے دونوں ہی پلان بچگانہ ہیں مارکر ! ۔۔۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم کوئی اچھا پلان بناؤ گے ۔۔۔ پہلی بات تو یہ سن لو کہ سیکرٹ سروس کے ممبران سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں نہیں جا سکتے ۔۔۔ وہ علیحدہ



رہتے ہیں اور صرف کال پر کام کرتے ہیں ۔۔۔ اس لئے پہلا پلان تو بنیادی طور پر ہی غلط ہے ۔۔۔ رہا دوسرا پلان ۔۔۔ اگر یہ فائل اتنی آسانی سے مل سکتی تھی تو پھر یہ مشن ریڈ پنتھر کی بجائے کسی سفارتکار کے ذریعے ہی حاصل کر لی جاتی ۔۔۔ تمہیں یہاں کا قانون معلوم ہی نہیں یہاں یہ قانون بنایا گیا ہے کہ جو فائلیں سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں ہوں ان کو باہر لانے کے لئے وزیر اعظم اور صدر دونوں کے دستخط ایک مخصوص فارم پر ہونے ضروری ہیں اور یہ دونوں دستخط مخصوص ہیں جو صرف ان فائلوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں ۔۔۔ پہلے میرا بھی یہی خیال تھا کہ فائل اس طرح نکل آئے گی ۔۔۔ چنانچہ میں نے سر سلطان کو استعمال کرنے کی کوشش کی ۔۔۔ لیکن جب سر سلطان والا پتہ کام نہ دے سکا تو اب میں نے بگ باس سے تفصیلی بات کی ہے ۔۔۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ میں اس فائل کا پھر تفصیل سے مطالعہ کروں جو مجھے اس مشن کے لئے دی گئی ہے اس میں تمام اہم معلومات اکٹھی کی گئی ہیں اور اس فائل کے مطالعہ سے یہ دونوں باتیں سامنے آئی ہیں جو میں نے تمہیں بتائی ہیں"۔ براؤن نے تیز لہجے میں تفصیل سے جواب دیا۔

"اوہ باس ! ۔۔۔ اگر مجھے ان باتوں کا علم ہوتا تو ظاہر ہے کہ میں یہ پلاننگ نہ کرتا" ۔۔۔ مارکر نے کہا اور براؤن نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تمہیں بھی تفصیلات معلوم ہونی چاہئیں ۔۔۔ یہ لو فائل اور اسے غور سے پڑھ لو" ۔۔۔ براؤن نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک سرخ رنگ کے کور والی فائل نکال کر مارکر کی طرف بڑھا دی ۔ مارکر نے فائل پکڑی اور پھر اسے کھول کر اس میں

موجود چار کاغذوں کے مطالعے میں مصروف ہوگیا۔

"حیران کن ——— واقعی حیران کن باتیں لکھی گئی ہیں اس میں" ——— مارکر نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے ان حیران کن باتوں کا مظاہرہ بھی دیکھ لیا کہ ہمیں کس طرح قسمت ہی بچا کر لائی ہے ——— ورنہ شاید ہم دونوں کی لاشیں بھی وہیں کمرے میں پڑی سڑ رہی ہوتیں" ——— براؤن نے تلخ لہجے میں کہا۔

"باس ——— یہ فائل پڑھنے کے بعد میرے ذہن میں ایک بہت اچھا پلاننگ آئی ہے" ——— مارکر نے کہا۔

"وہ کیا" ——— ؟ براؤن نے چونک کر پوچھا۔

"وہ یہی باس ——— کہ ہم اس مشن کو یہیں چھوڑ کر واپس چلے جائیں" ——— مارکر نے کہا۔

"کیا ——— کیا مطلب" ——— ؟ براؤن کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"تو اور کیا کریں باس ! ——— فائل میں بلیک باس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے قصیدے لکھ رکھے ہیں ——— اور آپ اس طرح پھونک پھونک اور سوچ سوچ کر قدم اٹھا رہے ہیں جیسے آگ پر چل رہے ہیں ——— اس طرح تو ریڈ پینتھرز کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی" ——— مارکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہوں ! ——— تمہارا مطلب ہے کہ ہم اندھا دھند اقدامات کریں" ؟ براؤن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"باس ! ——— آپ نے دیکھا کہ ہمارے براہ راست اقدام کا اچھا نتیجہ



نکلا اور ہم ان کی ایک عمارت میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ——— یہ اور بات ہے کہ یہ عمارت فی الحال ہمارے مطلب کی ثابت نہیں ہو سکی ——— ہمیں ریڈ پینتھرز گروپ کی اصل کارکردگی کے مطابق ہر طرف سے تیز ترین ایکشن سے کام لینا چاہیے ——— مجھے یقین ہے کہ ہم کامیاب ہو سکتے ہیں" ——— مارکر نے کہا۔

"کیا تم اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے ہو مارکر" ——— ؟ براؤن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس ! ——— پہلے میرا پلان سن لیں ——— ہم ایسا کرتے ہیں کہ ان کی کوئی اہم ترین شخصیت کو اغوا کر لیتے ہیں اور پھر حکومت کو بلیک میل کیا جا سکتا ہے کہ وہ فائل کے بدلے میں اس آدمی کو چھڑا لیں ——— یا پھر ہم ان کی کوئی اہم ترین عمارت کو بموں سے اڑا دینے کی دھمکی دے کر فائل حاصل کر سکتے ہیں ——— یا پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم سیکرٹ سروس کے ممبران کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ کرتے جائیں ——— لامحالہ ہمیں کسی نہ کسی ایک سے سیکرٹ سروس کے چیف کے متعلق کچھ نہ کچھ معلومات مل جائیں گی اور ہم اس کے مطابق آئندہ اقدام کر سکیں گے" ——— مارکر نے جواب دیا۔

"گڈ ! ——— اب تم نے کام کی باتیں کی ہیں ——— میرے ذہن میں بھی ایسا ہی ایک پلان ہے ——— اور وہ پلان یہ ہے کہ ہم اس عمارت کو جسے سر سلطان نے سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر بتایا ہے بموں سے اڑا دینے کی دھمکی دے دیں ——— اور مظاہرے کے طور پر اس کا ایک حصہ ہائی گٹ بم سے اڑا دیں۔ لیکن اب تمہاری بات سننے کے

بعد میں نے پلان میں معمولی سی تبدیلی کر لی ہے ——— ہم اس عمارت کی بجائے یہاں کا سب سے اہم ترین ڈیم بموں سے اڑا دینے کا منصوبہ بناتے ہیں ——— اور اس منصوبے کے تحت ہم حکومت کو آسانی سے بلیک میل کر سکتے ہیں" ——— براؤن نے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ مارکر اس کی بات کا جواب دیتا، میز پر رکھے ہوئے مخصوص ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور براؤن نے چونک کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو — ہیلو ——— بلیک باس کالنگ ریڈ پینتھرز۔ اوور" ——— ٹرانسمیٹر سے بلیک باس کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— براؤن چیف آف ریڈ پینتھرز اٹنڈنگ یو باس۔ اوور" ——— براؤن نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"براؤن! ——— میں نے تمہارے مشن کے متعلق اعلیٰ حکام سے تفصیلی بات چیت مکمل کر لی ہے ——— اور اعلیٰ حکام کے فیصلے کے مطابق اب یہ مشن تمہارے بس کا نہیں رہا ——— اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمہیں واپس بلا لیا جائے اور اس مشن کے لئے کوئی دوسرا گروپ بھیجا جائے جو نئے سرے سے پلاننگ کر کے یہ کام کر سکے۔ اوور" ——— بلیک باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ نو باس! ——— ایسا ناممکن ہے ——— ریڈ پینتھرز اس طرح مشن کو ادھورا نہیں چھوڑ سکتی ——— یہ ریڈ پینتھرز کے لئے ناممکن ہے" ——— براؤن نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے جواب دیا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تانبے کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ اور پاس بیٹھے ہوئے



مارکر نے بھی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سنو براؤن! ——— یہ فیصلہ انتہائی مجبوری کے عالم میں کیا گیا ہے کیونکہ تمہاری رپورٹ بتا رہی ہے کہ تم بالکل الجھ گئے ہو ——— اور اب تمہارے پاس کوئی لائن آف ایکشن نہیں ہے ——— اس کے ساتھ ساتھ تم نے اصل مشن بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف پر کھول دیا ہے اب وہ لوگ نہ صرف انتہائی محتاط ہو جائیں گے ——— بلکہ اب وہ فائل بھی آسانی سے دستیاب نہ ہو گی" ——— بلیک باس نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس! ——— آپ کو فائل چاہئے ——— مل جائے گی ——— یہ میرا فیصلہ ہے" ——— براؤن نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"مجھے نہ صرف فائل چاہئے ——— بلکہ جلدی چاہئے ——— میں ایک طویل مدت تک فائل کا انتظار نہیں کر سکتا ——— میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں ——— چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اگر تم وہ فائل حاصل کر سکتے ہو تو کر لو ——— ورنہ اس کے بعد تمہیں ہر صورت میں واپس آنا ہو گا ——— وینڈ آل" ——— دوسری طرف سے بلیک باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

براؤن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم نے سن لیا بلیک باس کا حکم ——— اب بولو" ——— براؤن نے مارکر سے مخاطب ہو کر تلخ لہجے میں کہا۔

"باس! ——— یہ ریڈ پینتھرز کے لئے موت اور زندگی کا مسئلہ بن گیا ہے ——— اگر ہم اس مشن میں ناکام رہے تو میرا خیال ہے کہ ریڈ پینتھرز

گروپ ہی سرے سے ختم کر دیا جائے گا ـــــ اور پوری سپیشل ایجنسی میں ہماری شدید بدنامی ہوگی ـــــ اس لئے ہمیں ہر قیمت پر یہ مشن کامیاب کرنا ہے ـــــ اب یہ مشن ریڈ پینتھرز کے لئے ایک چیلنج بن گیا ہے" ـــــ مارکر نے کہا۔

"تو پھر لو ـــــ اب کیا ہونا چاہیئے ـــــ اب طویل عرصے کے لئے پلاننگ کا تو مسئلہ ہی ختم ہو گیا ہے" ـــــ براؤن نے کہا۔

"باس ! ـــــ میرا خیال ہے کہ سر سلطان کو دوبارہ کور کیا جائے اور اس بار سارے مشن کا بوجھ اسی پر ڈال دیا جائے ـــــ مجھے یقین ہے کہ ہم کامیاب رہیں گے" ـــــ مارکر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا مطلب ! ـــــ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ـــــ ؟ براؤن نے چونک کر پوچھا۔

"سر سلطان کی کوٹھی پر ریڈ کیا جائے ـــــ یا سر سلطان کو باقاعدہ دوبارہ اغوا کیا جائے ـــــ اور پھر ان پر تشدد کر کے سیکرٹ سروس کے اصل ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کیا جائے" ـــــ مارکر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر سلطان کو تو جو معلوم تھا ـــــ وہ سب کچھ بتا چکے ہیں۔ اور کیا بتائے گا وہ" ـــــ براؤن نے کہا۔

"تو پھر اس عمارت پر دوبارہ ریڈ کیا جائے اور اُسے مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے" ـــــ مارکر نے کہا۔

"اس سے کیا ہوگا ـــــ کیوں بچوں جیسی باتیں کرنے لگ جاتے



ہو ـــــ تمہاری بات سے اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ سر سلطان کا رابطہ لازماً ایکسٹو سے ہے ـــــ اور اس نے پروفیسر شارٹن کو پہچان لیا تھا ـــــ چنانچہ پروفیسر شارٹن کا کلیو اسی نے دیا ہوگا اور سیکرٹ سروس والے پروفیسر شارٹن تک پہنچ گئے۔ اور اسے گولی مارنے کے بعد وہ ہم پر چڑھ دوڑے" ـــــ براؤن نے سوچتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس باس ! ـــــ بالکل باس ! ـــــ آپ کا یہ خیال بالکل درست ہے" ـــــ مارکر نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ آج رات سر سلطان کی کوٹھی پر ریڈ کرو ـــــ اور سر سلطان کو وہاں سے اغوا کر کے مین سنٹر میں لے آؤ ـــــ اس کے بعد ان سے ٹیلیفون نمبر معلوم کر کے میں خود ایکسٹو سے بات کروں گا۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ ایکسٹو اس فائل پر سر سلطان کو ترجیح دیتا ہے یا نہیں" ـــــ براؤن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"سر ! ـــــ کیوں نہ ہم اس فون نمبر کے ذریعے ایکسٹو کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر لیں" ـــــ مارکر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایکسٹو نے ضرور اس پہلو کا خیال رکھا ہوگا۔ ورنہ تو بڑی آسانی سے ہیڈ کوارٹر ٹریس کیا جا سکتا ہے ـــــ ضرور یہ وائرلیس فون ہوگا" ـــــ براؤن نے کہا۔

"تو کیا ہوا ـــــ ہم الف بھری ایڈجسٹر کے ذریعے ٹریس کر لیں گے۔ آخر یہ جدید ترین ایجاد کب کام آئے گی" ـــــ مارکر نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ! ـــــ ویری گڈ مارکر ! ـــــ اب تم نے انتہائی کام کی بات کی ہے ـــــ ٹھیک ہے۔ تم سر سلطان کو اغوا کرو۔ میں

الف تھری ایڈجسٹر پر دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ سیٹ کرتا ہوں۔ اس طرح یہ فون چاہے کس قدر بھی چھپا ہوا ہو، دوران گفتگو الف تھری ایڈجسٹر اسے بہرحال ٹریس کر لے گا ——— اور پھر ہم پوری قوت سے اس عمارت پر دھاوا بول کر وہاں سے فائل حاصل کر کے بلیک باس کو بتا دیں گے کہ ریڈ پینتھرز کے ساتھ ناکامی کا لفظ شامل نہیں ہو سکتا" ——— براؤن نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"یس سر! ——— پھر یہ پروگرام فائنل ہو گیا ——— میں تیاری کرتا ہوں" مارکر نے اٹھتے ہوئے کہا اور براؤن نے سر ہلا دیا۔

مارکر سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا تو براؤن نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"الف تھری ایڈجسٹر اور دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ میرے پاس فوراً بھجوا دو" ——— براؤن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور براؤن نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ لیکن دوسرے لمحے ایک خیال آتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس نے رسیور دوبارہ اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس آر۔ پی۔ ٹو اٹینڈنگ" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"براؤن بول رہا ہوں وکی! ——— مارکر تو ابھی یہاں نہ پہنچا ہو گا"۔ براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"نو سر! ——— وہ تو آپ کی طرف گئے تھے" ——— دوسری طرف



سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"وہ جب پہنچے تو اسے میرا پیغام دے دینا کہ شکار کو مین سنٹر کی بجائے ایلون سنٹر میں پہنچایا جائے اور پھر مجھے کال کی جائے ——— میں خود وہاں پہنچ جاؤں گا" ——— براؤن نے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور براؤن نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر جوش بھرے اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں ابھرنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ نئی لائن آف ایکشن سے ذہنی طور پر پوری طرح مطمئن ہے۔

سر سُلطان اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھے ایک سرکاری فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی، سر سلطان نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— سر سلطان نے باوقار لہجے میں کہا۔

"سر سلطان سے بات کرائیں" ——— دوسری طرف سے ایک اجنبی اور نامانوس سی آواز سنائی دی اور سر سُلطان یہ آواز سُن کر چونک پڑے۔

"سلطان بول رہا ہوں ——— کون صاحب بات کر رہے ہیں"؟ سر سلطان نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر سلطان! ——— میں ٹوانی سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری بنجمن راس بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔



"جی فرمائیے! ——— اس وقت کیسے فون کیا" ——— سر سلطان نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا، کیونکہ ٹوانی ایک دُور افتادہ چھوٹا سا ملک تھا جس کے سفارت خانے سے وزارت خارجہ کے افسران کا کچھ زیادہ ربط ضبط نہ تھا۔

"ایک اہم اور فوری مسئلہ درپیش ہے اور یہ مسئلہ آپ کے فائدے کا ہے میرا مطلب ہے آپ کے ملک کے فائدے کا ہے" ——— راس نے کہا۔

"جی فرمائیے! ——— میں سُن رہا ہوں" ——— سر سُلطان نے جواب دیا۔

"سوری! ——— یہ فون پر بتانے کا مسئلہ نہیں ہے ——— اشارے کے طور پر اتنا بتا دیتا ہوں کہ وزارت خارجہ آجکل زیرو بی کیس کے سلسلے میں پریشان ہے تو اس سلسلے میں آپ کے فائدے کی ایک اہم پیش رفت ہوئی ہے" ——— راس نے کہا۔

"زیرو بی کیس ——— اوہ! لیکن اس کیس سے آپ کے ملک کا کیا تعلق"۔ سر سلطان اس بار واقعی بُری طرح چونک پڑے۔

"رُوسیاہی وزارت خارجہ کے فرسٹ سیکرٹری نے آپ سے خفیہ ملاقات کے لئے ہمارے سفارت خانے کو منتخب کیا ہے ——— آپ فوراً تشریف لے آئیں ——— اِٹ اِز موسٹ ایمرجنسی" ——— راس نے جواب دیا۔

"رُوسیاہی وزارت خارجہ کے فرسٹ سیکرٹری ——— اوہ! آپکا مطلب موسیو گاروف سے ہے ——— وہ تو آجکل تاران کے دورے پر ہیں"۔ سر سُلطان کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"جی ہاں سرکاری طور پر ——— لیکن زیرو بی کیس کے سلسلے میں ایک انتہائی خفیہ بات چیت کے لئے وہ آپ کے منتظر ہیں ——— پلیز! اب

مزید بات نہیں ہو سکتی ——— اور ان کا فرمان ہے کہ وہ آپ سے ابتدائی بات چیت فوری طور پر مکمل کرنا چاہتے ہیں ——— اس کے بعد آپ کے اعلیٰ حکام تک بات آگے جانی چاہیئے" ——— راس نے جواب دیا۔

"کیا ان سے فون پر بات ہو سکتی ہے" ——— ؟ سر سلطان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جی ہاں! ——— کیوں نہیں ——— ایک منٹ ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد راس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سوری سر سلطان! ——— وہ آپ سے بالمشافہ بات کرنے کے خواہشمند ہیں اور انتہائی سیکریسی کی وجہ سے وہ فون پر بات نہیں کرنا چاہتے" ——— راس نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے! ——— میں آرہا ہوں" ——— سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ جلدی سے اٹھے۔ انہوں نے فائل میز کی دراز میں رکھ کر اسے لاک کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے ذہن میں واقعی بھونچال آیا ہوا تھا۔ کیونکہ پاکیشیا کے لئے زیرو بی کیس اس وقت موت اور زندگی کا مسئلہ بنا ہوا تھا اور موسیو گاروف کی اس طرح یہاں موجودگی۔ اور وہ بھی ٹوالی کے سفارت خانے کے ذریعے ——— یہ صورت حال واضح کر رہی تھی کہ اس سلسلے میں واقعی کوئی اہم ترین پیش رفت ہونے والی ہے۔

چنانچہ پانچ منٹوں میں انہوں نے لباس تبدیل کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے وہ پورچ کی طرف بڑھ گئے۔ سیکریسی کی وجہ سے انہوں نے



خود ہی کار چلا کر جانے کا فیصلہ کیا۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ انہوں نے سیکریسی کی وجہ سے ہی کار کی سائیڈ پر موجود سرکاری الیٹ کو بھی بند کر رکھا تھا۔ البتہ صرف مخصوص نمبر پلیٹ ہی ظاہر کر رہی تھی کہ کار کا تعلق وزارت خارجہ سے ہے۔

مختلف سڑکوں سے کار گذارنے کے بعد وہ ٹوالی کے سفارت خانے کی طرف جانے والی ایک ایسی سڑک پر پہنچے جو خاصی ویران تھی اور رات کے اس وقت تو وہاں ٹریفک کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ وہ خاصی رفتار سے کار چلاتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ یکلخت ایک سائیڈ سے اچانک ایک کار نکلی اور وہ عین سڑک پر آکر رک گئی۔ سر سلطان نے پوری قوت سے بریک لگائے اور ان کی خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار سڑک پر کھڑی کار کے بالکل قریب جا کر رکی۔ کار میں سے دو افراد باہر نکلے اور بجلی کی سی تیزی سے وہ سر سلطان کی کار کے دونوں اطراف میں آگئے۔

"خبردار! ——— باہر آجاؤ" ——— ان میں سے ایک آدمی نے کھلی کھڑکی میں سے مشین گن کی نال سر سلطان کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اوہ! ——— کون ہو تم" ——— سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نوجوان نے کار کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا اور دوسرے نوجوان نے سر سلطان کو گردن سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دیا اور سر سلطان اچھل کر باہر سڑک پر آگرے۔

"جلدی کرو ——— اس کار میں بیٹھ جاؤ ——— جلدی ——— ورنہ گولی

مار دوں گا" ـــــ پہلے نوجوان نے چیختے ہوئے کہا اور سر سلطان مجبوراً اٹھ کر سامنے کھڑی کار کی طرف بڑھ گئے۔ انہیں واقعی انتہائی تیز رفتاری سے اس کار کی پچھلی سیٹ پر دھکیل دیا گیا جہاں پہلے سے ریوالور بردار ایک نوجوان موجود تھا۔

"مائیکل! ـــــ تم ان کی کار کسی جگہ چھپا دو۔ جہاں سے آسانی سے دستیاب نہ ہو سکے" ـــــ ایک آدمی نے دوسرے سے کہا اور پھر وہ بھی سر سلطان کے ساتھ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اب سر سلطان پچھلی سیٹ پر ان دونوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ آگے ڈرائیونگ سیٹ اور ساتھ والی سیٹ پر بھی دو افراد موجود تھے۔ اور پھر کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر گھوم کر تیزی سے سامنے کے رخ دوڑتی چلی گئی۔ سر سلطان ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے تھے۔ اب اتنی بات تو وہ بھی سمجھ گئے تھے کہ انہیں باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت ٹریپ کیا گیا ہے۔

"تم لوگ کون ہو" ـــــ سر سلطان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"خاموشی سے بیٹھے رہو بڈھے! ـــــ اور اس بات کو غنیمت سمجھو کہ فی الحال تم زندہ ہو" ـــــ ساتھ بیٹھے ہوئے ریوالور بردار نے انتہائی سطحی انداز میں کہا اور ساتھ ہی ریوالور کی نال سر سلطان کی پسلیوں میں مار دی۔ سر سلطان کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے۔ لیکن انہوں نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کار کے شیشوں پر اندر سے رنگین کاغذ لگا ہوا تھا اس لئے باہر کا سماں نظر نہ آ رہا تھا۔ اور ویسے بھی باہر اندھیرا تھا اس لئے بھی وہ چاہنے کے باوجود یہ معلوم نہ کر سکتے تھے کہ کار کس طرف



جا رہی ہے۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار ایک پھاٹک میں داخل ہوئی اور پھر کچھ دور جا کر رک گئی۔ سر سلطان کو باہر نکالا گیا اور پہلے ان کی مکمل تلاشی لی گئی۔ اس کے بعد انہیں ایک راہداری سے گزار کر ایک چھوٹے سے کمرے میں لے آیا گیا۔ یہ کمرہ لفٹ کے سے انداز میں نیچے اتر گیا اور پھر اس لفٹ نما کمرے سے نکل کر ایک اور راہداری سے گزرتے ہوئے وہ ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے۔

اس ہال نما کمرے میں ایک طرف لکڑی کا بنا ہوا ایک بہت بڑا چکر موجود تھا جس کے ساتھ ہینڈل لگا ہوا تھا۔ سر سلطان کو اس چکر کے ساتھ ایک بیلٹس سے باندھ دیا گیا۔ اور سر سلطان سمجھ گئے کہ یہ چکر انتہائی خوفناک تشدد کرنے کا ایک آلہ ہے۔ کیونکہ ان کے پیروں میں باندھی گئی بیلٹس کا دوسرا سرا فرش کے ساتھ منسلک تھا جب کہ ان کے بازوؤں اور سر پر باندھی ہوئی بیلٹوں کا دوسرا سرا چکر کے ساتھ منسلک تھا۔ اس طرح جیسے ہی چکر کو پیچھے کی طرف گھمایا جاتا، سر سلطان کا اوپر کا جسم اس کے ساتھ ہی پیچھے کی طرف کھنچتا چلا جاتا۔ جب کہ نچلا جسم فرش کے ساتھ ہی منسلک رہتا تھا۔ اس طرح جسم کی رگیں اور اعصاب کھنچے چلے جاتے تھے یہ انتہائی خوفناک تشدد تھا اور پھر سر سلطان جیسے ادھیڑ عمر آدمی کے لئے تو اس کی شدت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ سر سلطان خاموش کھڑے رہے۔

سر سلطان کو باندھنے والے پیچھے ہٹ کر ایک سائیڈ پر کھڑے ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہال کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ انہیں دیکھ کر سر سلطان چونک پڑے۔ کیونکہ یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے پہلے

سر سلطان کو اغوا کر کے ان سے ہپناٹزم کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔

"ہاں تو سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان صاحب! ——— تم نے دیکھ لیا کہ ہمارے ہاتھ کتنے لمبے ہیں ——— ہم جب چاہیں آپ کو اغوا کر سکتے ہیں" ——— لمبوترے چہرے والے نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

سر سلطان نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش کھڑے رہے ظاہر ہے ان کے پاس جواب بھی کچھ نہ تھا۔

"سنو! ——— ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ایک فائل کراس زیرو کراس ون فوری طور پر چاہیئے ——— اب بولو کہ یہ فائل ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں ——— اور سنو! اس فائل کے حصول پر ہی تمہاری زندگی قائم ہے ——— اگر تم نے اس فائل کے حصول میں ہمارے ساتھ تعاون کیا تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں زندہ سلامت واپس بھجوا دیا جائے گا" ——— اس لمبوترے چہرے والے نے کہا۔

"میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے" ——— سر سلطان نے بڑے باوقار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کچھ سننا نہیں چاہتا ——— تعلق ہے یا نہیں، میں نہیں جانتا اور نہ مجھے جاننے کی ضرورت ہے ——— مجھے تو فائل چاہیئے ابھی اور اسی وقت" ——— لمبوترے چہرے والے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا تعلق نہیں ہے تو پھر بتاؤ کہ میں کیا کر سکتا ہوں" ——— سر سلطان نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔



"اچھا تم فون نمبر تو جانتے ہو گے ایکسٹو کا" ——— لمبوترے چہرے والے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں! ——— جانتا ہوں" ——— سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس لمبوترے چہرے والے کے پوچھنے پر انہوں نے فون نمبر بتا دیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ فون نمبر وہ کسی طرح بھی ٹریس نہ کر سکیں گے کہ کہاں نصب ہے۔

"مارکر! ——— فون لے آؤ" ——— لمبوترے چہرے والے نے ساتھ کھڑے غیر ملکی سے کہا اور وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس فون سیٹ لے آیا اور اس نے اسے لمبوترے چہرے والے کے ہاتھ میں دے دیا۔

"نان ٹریسنگ مشین آن کر دی ہے ——— کہیں وہ ایکسٹو ہمارا ہی یہ نمبر ٹریس نہ کر لے" ——— لمبوترے چہرے والے نے کہا۔

"اوہ سر! ——— میں تو صرف الیف تھری ایڈجسٹر آن کرنے کا حکم دے آیا ہوں" ——— مارکر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نانسنس! ——— پہلے اسے تو محفوظ کرو" ——— باس نے غراتے ہوئے کہا اور مارکر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد مارکر واپس آیا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور باس نے سر سلطان کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ——— چند لمحوں بعد ایک باوقار، سخت اور سرد آواز سنائی دی۔

"مسٹر ایکسٹو! ——— میں براؤن بول رہا ہوں چیف آف ریڈ [illegible]
سر سلطان اس وقت ہمارے پاس موجود ہیں ——— اور یہ سن [illegible]
اگر تم سر سلطان کی زندگی بچانا چاہتے ہو تو کراس زیرو کلاس ون فائل ہمارے
حوالے کر دو ——— ورنہ تم اس فون کے ذریعے ہی ان کی روح کے جسم
سے نکلنے کی آواز سن لو گے ——— اور یہ بھی بتا دوں کہ سر سلطان کے
بعد نمبر پاکیشیا کے وزیر اعظم کا ہو گا ——— اور پھر صدر کا ——— فائل
بہرحال ہم نے حاصل کر ہی لینی ہے" ——— براؤن نے بڑے
کرخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ یہ فائل میرے پاس ہے" ——— ایکسٹو
کا لہجہ ویسے ہی سپاٹ تھا۔

"اس بات کو چھوڑو ——— یہ ہمیں معلوم ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم ہمارا
فون ٹریس نہیں کر سکتے۔ ہم نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر لیا ہے ———
ہاں یا نہ میں جواب دو ——— ورنہ سر سلطان کی چیخیں سننے کے لئے
تیار ہو جاؤ" ——— براؤن نے کہا۔

"تم نچلے درجے کے مجرم لگتے ہو ——— تمہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ
ملکی سلامتی کے معاملات میں شخصیات کی پرواہ نہیں کی جاتی ——— ایک
سر سلطان کیا ——— دس ہزار سر سلطان کی زندگیاں بھی ملکی سلامتی پر قربان
کی جا سکتی ہیں ——— سمجھے" ——— ایکسٹو نے انتہائی کرخت ترین
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تمہاری مرضی" ——— براؤن نے بھی خشک
لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے چکر کے ساتھ منسلک ہینڈل پکڑے



[illegible] کو اشارہ کیا تو اس نے ہینڈل گھمانا شروع کر دیا اور سر سلطان کا جسم
[illegible] سے کھنچنے لگا۔

پہلے چند لمحے تو سر سلطان برداشت کرتے رہے۔ لیکن تکلیف اس قدر
[illegible] بڑھتی کہ پھر بے اختیار ان کے حلق سے چیخیں بلند ہونے لگیں۔

"سن لیا تم نے مسٹر ایکسٹو" ——— براؤن نے بڑے طنزیہ لہجے
[illegible] کہا

"ہاں ——— سن لی ہیں" ——— دوسری طرف سے ایکسٹو نے بڑے
[illegible] لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ دوسری طرف سے
[illegible] رکھا جا چکا تھا۔

"بند کر دو" ——— براؤن نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے ہینڈل
[illegible] والے کو اشارہ کیا اور اس نے ہینڈل چھوڑ دیا تو سر سلطان کی بڑھتی ہوئی [illegible]
[illegible] یکلخت ختم ہو گئی اور ان کا بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہو گیا۔

"خاصا سخت آدمی ثابت ہوا ہے یہ ایکسٹو ——— بہرحال معلوم کرو
[illegible] ہمارا مقصد حل ہوا ہے کہ نہیں" ——— براؤن نے منہ بناتے ہوئے
[illegible] مارکر سے کہا اور مارکر تیزی سے واپس چلا گیا۔

"یہ تمہاری اہمیت ہے اس ملک میں" ——— براؤن نے سر سلطان
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایکسٹو درست کہہ رہا ہے ——— اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو میرا بھی
[illegible] یہی جواب ہوتا" ——— سر سلطان نے جواب دیا اور براؤن حیرت سے
سر سلطان کو دیکھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کیسا ملک ہے جہاں لوگ
[illegible] اس قدر اصول پسند واقع ہوتے ہیں۔

"سر! ——— ایڈجسٹر نے معلوم کر لیا ہے ——— یہ وہ پہلے والی عمارت نہیں ہے ——— یہ دوسری عمارت ہے" ——— مارکر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— تفصیلی پتہ معلوم ہو گیا ہے" ——— براؤن نے چونک کر پوچھا۔

"یس باس! ——— بالکل تفصیلی پتہ ہے" ——— مارکر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ براؤن کی طرف بڑھا دیا۔

"گڈ! ——— ٹھیک ہے ——— ہمارا مقصد حل ہو گیا ہے ——— اب یہ آدمی ہمارے لئے بےکار ہے" ——— براؤن نے کہا۔

"تو اسے گولی مار دیں" ——— مارکر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ابھی نہیں ——— اسے اسی طرح بندھا رہنے دو ——— مشن مکمل ہونے کے بعد اس کا بھی فیصلہ کر لیا جائے گا" ——— براؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مارکر نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب اس ہال نما کمرے سے باہر چلے گئے۔

سر سلطان اسی طرح چکر سے بندھے اکیلے ہال کمرے میں کھڑے رہ گئے۔ ان کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ ان لوگوں نے کیا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ان کی سمجھ میں یہی بات آ رہی تھی کہ کسی ذریعے سے انہوں نے دانش منزل کا پتہ چلا لیا ہو گا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ دانش منزل ناقابلِ تسخیر ہے۔ اس لئے یہ لوگ واپس آئیں گے۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد لازماً انہیں قتل کر دینا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس وقفے



سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ لیکن ان کے دونوں ہاتھ ان کے سر کے اوپر بندھے ہوئے تھے اور چمڑے کی بیلٹس کی گرفت کلائیوں پر خاصی سخت تھی۔ انہوں نے زور زور سے بازوؤں کو جھٹکے دیئے کہ شاید بیلٹس ٹوٹ جائیں۔ لیکن ظاہر ہے بیلٹس انتہائی مضبوط تھیں۔ پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سکیڑ کر بیلٹوں سے گذارنے کی کوشش کی لیکن بےسُود۔

اچانک انہیں ایک خیال آ گیا اور انہوں نے اپنے جسم کو نیچے کی طرف جھکانا شروع کر دیا۔ چکر ان کے زور لگانے پر نیچے کی طرف گھومنے لگا اور ان کا جسم نیچے جھکتا آیا۔ لیکن ہاتھ اوپر بندھے ہونے کی وجہ سے ان کا جسم ایک خاص حد تک آ کر رُک گیا۔ اب وہ مزید نہ جھک سکتے تھے۔ ورنہ ان کا خیال تھا کہ اگر ان کا منہ پیروں تک پہنچ جاتا تو وہ پیروں میں بندھی ہوئی بیلٹ ہی دانتوں سے کاٹ دیتے۔ لیکن اب انہیں معلوم ہوا تھا کہ یہ خیال بچگانہ تھا۔ ایسا ہونا ناممکن تھا۔ انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جسم کو سیدھا کر لیا۔

چند لمحے لمبے لمبے سانس لینے کے بعد انہوں نے ایک بار پھر سوچنا شروع کیا۔ لیکن کوئی ترکیب ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"یہ عمران وغیرہ آخر کس طرح ان مشکلات سے نجات حاصل کر لیتے ہیں" ——— سر سلطان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب انہیں احساس ہو رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کام کس قدر کٹھن اور جان لیوا ہے۔

"اگر میری جگہ عمران ہوتا تو وہ کیا سوچتا" ——— سر سلطان نے ایک نئے آئیڈیے سے سوچنا شروع کر دیا۔ لیکن ظاہر ہے اب ان کی کھوپڑی

میں عمران کا دماغ تو نہ تھا۔ ان کا اپنا دماغ تھا۔ وہ خارجہ پالیسی کی انتہائی پیچیدہ گتھیاں تو سلجھا سکتا تھا لیکن ان بیلٹوں سے نجات حاصل کرنے کی کوئی ترکیب ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ لیکن انہیں اس بات کا بھی احساس تھا کہ اگر وہ آزاد نہ ہو سکے تو پھر ان کی زندگی بھی لازماً ختم ہو جائے گی۔

وہ بار بار اپنے ذہن پر زور دیتے رہے۔ اچانک انہیں خیال آیا کہ باہر نگرانی پر کوئی نہ کوئی آدمی ضرور موجود ہو گا۔ اس لئے اس آدمی کو استعمال کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے یکلخت زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ لیکن کافی دیر تک چیخنے کے باوجود جب باہر سے کوئی آدمی اندر نہ آیا تو وہ خاموش ہو گئے۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کر بھی کیا سکتے تھے۔

انہوں نے ایک بار پھر رہائی کی ترکیبیں سوچنا شروع کر دیں اور پھر سوچتے سوچتے اچانک انہیں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اوہ!۔۔۔ یہ تو واقعی سامنے کی بات تھی۔۔۔ میں خوامخواہ دماغ کھپاتا رہا"۔۔۔ سر سلطان نے سوچا اور پھر انہوں نے جلدی سے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں اپنی کلائیوں کی طرف موڑیں۔ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ بیلٹس پر تسمے لگا کر انہیں باندھا گیا تھا اور اگر ان کی انگلیاں تسموں تک پہنچ جائیں تو وہ آسانی سے تسمے کھول سکتے ہیں اس کے بعد وہ رہا ہو جاتے۔ لیکن انگلیاں زیادہ پیچھے نہ آ سکیں تو ایک بار پھر ان پر مایوسی سی چھا گئی۔ اور انہوں نے اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیا۔ جیسے انسان بے خیالی میں دیکھتا ہے اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں گھومتی ہوئی اپنے



پیروں کے ساتھ اس جگہ پر پڑیں جہاں لوہے کی ہکوں کے ساتھ ان کے پیروں میں بندھی ہوئی بیلٹیں منسلک تھیں تو وہ بے اختیار چونک پڑے اور غور سے ان ہکوں کو دیکھنے لگے۔ گو یہ گول تھے اور بیلٹوں کے سرے ان کے اندر گولائی والے حصے میں تھے لیکن اس گولائی میں ایک درز انہیں نظر آ گئی جو فرش کے ساتھ منسلک تھی۔

"اوہ!۔۔۔ اس درز سے اس بیلٹ کو گذار کر نکالا جا سکتا ہے"۔۔۔ سر سلطان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور انہوں نے اپنے دائیں پیر کو اٹھا کر بیلٹ کو اس انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے کہ گولائی میں موجود بیلٹ اس درز تک کھسک جائے اور پھر آہستہ آہستہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے گئے اور پھر بیلٹ جیسے ہی اس درز تک پہنچی سر سلطان نے پیر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو دوسرے لمحے ان کا پیر اس ہک کی بندش سے آزاد ہو گیا۔ بیلٹ کا وہ سرا درز سے باہر آ گیا تھا اور اب بیلٹ تو ہینڈل سے ضرور بندھی ہوئی تھی لیکن ہک سے اس کا تعلق ختم ہو گیا تھا۔ اور اب ان کا پیر اور ٹانگ آزاد ہو چکی تھی۔ یہ ان کے نزدیک بہت بڑی کامیابی تھی اس لئے ان کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ اور اب انہوں نے دوسرے پیر کو آزاد کرانے کی کوششیں شروع کر دیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے لیکن ہاتھ ویسے ہی بندھے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ایسا کوئی ہک نہ تھا وہ اس شکنجے کے اندر کہیں بندھے ہوئے تھے اس لئے یہ ترکیب وہاں کامیاب نہ ہو سکتی تھی۔

"بات تو وہیں رہی"۔۔۔ سر سلطان نے مایوسی کے سے انداز

میں سوچتے ہوئے کہا اور اب انہوں نے ہاتھ آزاد کرانے کی کوئی ترکیب سوچنی شروع کر دی۔ اور پھر کافی دیر تک سوچنے کے باوجود جب کوئی ترکیب ان کی سمجھ میں نہ آئی تو سر سلطان مایوس ہو کر رہ گئے۔

چند لمحوں بعد اچانک انہیں باہر سے کھٹکا سا سنائی دیا اور وہ چونک پڑے۔ دوسرے لمحے انتہائی محتاط انداز میں چلتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی جو ہال کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"کون ہے" ــــــ سر سلطان سے یہ سسپنس جب برداشت نہ ہو سکا تو وہ یکلخت چیخ پڑے۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے ایک نقاب پوش اچھل کر اندر داخل ہوا اور اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ اس نے انتہائی تیزی سے ادھر ادھر گھوم کر ہال کا جائزہ لیا لیکن جب وہاں سوائے سر سلطان کے اور کسی کو نہ پایا تو وہ مطمئن انداز میں سر سلطان کی طرف بڑھنے لگا۔

سر سلطان حیرت سے اس نقاب پوش کی حرکات دیکھ رہے تھے اس نقاب پوش نے قریب آ کر چہرے پر موجود نقاب ہاتھ سے کھینچ لیا۔ اور دوسرے لمحے سر سلطان بے اختیار ہونٹ بھینچ کر رہ گئے۔ کیونکہ آنے والا غیر ملکی تھا۔ جسے سر سلطان نہ جانتے تھے۔

اسی لمحے نقاب پوش کی نظریں سر سلطان کے پیروں پر پڑیں اور وہ چونک کر حیرت سے سر سلطان کو دیکھنے لگا۔

"آپ نے پیر کیسے چھڑا لئے" ــــــ نقاب پوش نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان واقعی حیرت اور مسرت سے اچھل پڑے کیونکہ یہ آواز بلیک زیرو کی تھی۔



"طاہر! ــــ تم طاہر ہو" ــــــ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں سر! ــــ میں طاہر ہوں" ــــــ اس غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ــــ خدا کا شکر ہے تم آ گئے ــــ جلدی سے مجھے ان بندشوں سے نجات دلاؤ ــــ میں نے پیر تو چھڑا لئے لیکن یہ ہاتھوں والی بندشوں نے مجھے بے بس کر دیا" ــــــ سر سلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے سر سلطان! ــــ ہاتھوں والی بندش سے آزادی تو زیادہ آسان ہوتی ہے" ــــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ــــــ؟ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ اپنے ہاتھوں کو نیچے کھینچیں ــــ لیکن جسم کو سیدھا رکھیں ــــ جب آپ کی کلائی آپ کے منہ سے متوازی آ جائے تو گردن گھما کر دانتوں سے تسمے کی گانٹھ کھول لیں" ــــــ بلیک زیرو نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ــــ اوہ واقعی! ــــ کمال ہے۔ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو گیا تھا ــــ لیکن تو واقعی سامنے کی بات تھی" ــــــ سر سلطان نے شرمندہ سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے بازوؤں کو نیچے کھینچا اور پھر واقعی جیسے ہی ان کی کلائیاں چہرے کے متوازی آئیں انہوں نے منہ دائیں طرف گھمایا اور لٹکے ہوئے تسمے کو دانتوں سے پکڑ کر جھٹکا دیا تو تسمے کی گانٹھ کھل گئی اور ان کا بازو آزاد ہو گیا۔ اس دوران

دوسری سائیڈ کا تسمہ بلیک زیرو نے کھول دیا اور سر سلطان آزاد ہو گئے۔

"تم لوگوں کے دماغ واقعی بہت تیز ہیں —— لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے" —— سر سلطان نے کلائیاں مسلتے ہوئے کہا۔

"آیئے! —— راستے میں بتاتا ہوں" —— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ انہیں لے کر ہال سے باہر آگیا۔

"ٹھہرو! —— ان تسموں کی وجہ سے مجھ سے صحیح طور پر چلا نہیں جا رہا۔ میں انہیں کھول لوں" —— سر سلطان نے کہا اور جھک کر پیروں میں موجود تسمے کھولنے لگے۔

"مجھے آپ کی بے حد فکر تھی —— یہ لوگ آپ کو یہاں چھوڑ کر کہاں گئے ہیں —— عمارت تو مکمل طور پر خالی ہے" —— بلیک زیرو نے کہا اور سر سلطان نے تسمے کھولتے ہوئے اُسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"ایڈجسٹر —— کیا بولا تھا انہوں نے" —— ؟ بلیک زیرو سر سلطان کی بات سن کر بُری طرح اچھل پڑا۔

"الف تھری ایڈجسٹر کہہ رہے تھے —— اور اس مارکر نے کہا کہ یہ پہلے والی عمارت نہیں بلکہ دوسری عمارت ہے" —— سر سلطان نے کہا اور بلیک زیرو کی آنکھوں میں شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔



کار جیسے ہی ایک سڑک پر گھومی، مارکر نے ایک قلعہ نما عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ ہے وہ عمارت باس! —— جس میں فون نصب ہے" —— مارکر کے لہجے میں جوش تھا اور براؤن نے ڈرائیور کو کار ایک سائیڈ پر روکنے کے لئے کہا اور ڈرائیور نے کار ایک سائیڈ پر بنے ہوئے سینما کے پاس روک دی۔ یہاں سے عمارت کا سامنے کا رُخ پوری طرح واضح نظر آ رہا تھا۔

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے —— ایسا نہ ہو کہ تم سے کوئی غلطی ہو گئی ہو" براؤن نے اس قلعہ نما عمارت کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس! —— ایڈجسٹر سے تو غلطی ہو سکتی ہے، مجھ سے نہیں —— یہ دیکھیے نقشہ اور ایڈجسٹر کا پی آپ خود چیک کر لیں" —— مارکر نے دو کاغذ براؤن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

کار کی اندرونی لائٹ جل رہی تھی اس لئے براؤن نے غور سے کاغذ

کو دیکھنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے ـــــ ایڈجسٹر کی رپورٹ کے مطابق بھی عمارت یہی ہے اور ایڈجسٹر سے غلطی ہونا ناممکن ہے" ـــــ براؤن نے طویل سانس لیتے ہوئے کاغذ واپس مارکر کی طرف بڑھا دیئے اور ایک بار پھر غور سے اس عمارت کو دیکھنے لگا۔

"اب کیا پروگرام ہے" ـــــ مارکر نے کہا۔

"یہی سوچ رہا ہوں ـــــ اگر بموں سے اس عمارت کو اڑا دیا جائے تو فائل ملنی مشکل ہو جائے گی ـــــ علاقہ بھی بے حد گنجان ہے پولیس بھی فوراً پہنچ جائے گی" ـــــ براؤن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــــ میرا خیال ہے کہ میں پہلے اندر جاؤں اور سچویشن دیکھوں" مارکر نے کہا۔

"لیکن مسئلہ تو اندر جانے کا ہے ـــــ ورنہ تو جنرل بریکنگ مشین کے ذریعے یہاں کا نظام آسانی سے جامد کیا جا سکتا ہے" ـــــ براؤن نے کہا۔

"باس! ـــــ میرا خیال ہے کہ یہاں ہم جنرل بریکنگ مشین استعمال نہ کریں ـــــ کیونکہ اس طرح سارا نظام جامد ہو جاتا ہے اور پھر خفیہ تہہ خانے وغیرہ نہیں کھل سکتے" ـــــ مارکر نے کہا اور براؤن چونک پڑا۔

"اوہ ہاں! ـــــ واقعی تمہارا آئیڈیا درست ہے ـــــ لیکن پھر تو ہم اندر داخل ہوتے ہی دھر لئے جائیں گے" ـــــ براؤن نے کہا۔

"باس! ـــــ میں اسی خیال کے تحت زیرو تھری گنیں ساتھ لے آیا



ہوں ـــــ میرا پروگرام یہ تھا کہ ہم گنوں کے ذریعے زیرو تھری فائر اندر کر دیں۔ اس طرح اس عمارت میں موجود ہر شخص یکلخت بے حس و حرکت ہو جائے گا ـــــ اس کے بعد ہم آسانی سے اپنا مقصد پورا کر لیں گے مشینری چالو ہو گی اُسے ہم استعمال کر سکیں گے" ـــــ مارکر نے کہا۔

"گڈ ـــــ ویری گڈ ـــــ یہ واقعی بہت اچھا آئیڈیا ہے" ـــــ براؤن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اجازت ہے" ـــــ مارکر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ ٹھیک ہے ـــــ شروع کرو انتہائی احتیاط سے۔ جب تمہاری طرف سے او۔کے کا سگنل ملے گا تو میں اندر آؤں گا" ـــــ براؤن نے کہا اور مارکر سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اتر گیا۔ ڈرائیور بھی کار سے اتر گیا تھا۔ اور براؤن اس کی سیٹ پر پہنچ گیا۔

مارکر کار سے نیچے اتر کر پیچھے چلا گیا اور براؤن خاموش بیٹھا عمارت کو دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے مارکر کو ٹیکسٹ مارکر کے عمارت کی سائیڈ گلی میں جاتے ہوئے دیکھا اور چند لمحوں بعد سائیڈ گلی سے ایک نیلے رنگ کا شعلہ آسمان کی طرف بڑھتا دکھائی دیا اور کافی بلندی پر جا کر وہ یکلخت بجھ گیا اور براؤن نے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ زیرو تھری اب عمارت کے اندر گرے گا۔ یہ شعلہ زیرو تھری کو اوپر لے جانے والی طاقت کا شعلہ تھا۔

تھوڑی دیر بعد مارکر گلی سے نکل کر عمارت کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اس نے ہاتھ اٹھا کر سائیڈ ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کرنا شروع کر دیا۔ وہ کافی دیر تک بٹن پریس کرتا رہا اور پھر واپس مڑ کر سائیڈ

گلی میں غائب ہو گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور براؤن یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑا کہ کھڑکی سے باہر آنے والا مارکر تھا۔ مارکر نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور واپس کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ یہ او۔کے کا سگنل تھا۔ براؤن نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا وہ سڑک کراس کر کے پھاٹک کی کھڑکی تک پہنچ گیا۔

"آجایئے باس" — اندر سے مارکر کی آواز سنائی دی اور براؤن اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک انتہائی وسیع و عریض عمارت تھی۔ اور بہت شاندار اور شاہانہ انداز کی طرز تعمیر تھی۔ سامنے برآمدے کی سیڑھیوں پر ایک لمبا تڑنگا حبشی جس نے خاکی رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ ہاتھ میں شراب کی بوتل لئے بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔

"ابھی تو یہ حبشی ہی نظر آیا ہے" — مارکر نے عمارت کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ اس نے کوٹ کی بغل سے ہلکی مشین گن نکال لی تھی۔

"میرے خیال میں یہی اکیلا ہی دربان ہے یہاں" — براؤن نے غور سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور مارکر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمارت میں پہنچ کر وہ بڑے محتاط انداز میں اندر داخل ہوئے اور پھر پہلے ہی کمرے میں انہیں ایک اور گرانڈیل حبشی ایک صوفے پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا۔

"اوہ! — یہ عمارت تو حبشیوں کی نظر آتی ہے۔ ہر طرف حبشی ہی حبشی ہیں" — براؤن نے چونک کر کہا۔



"باس! — باس! — یہ جوانا ہے — اوہ واقعی یہ جوانا ہے"۔ مارکر جو صوفے پر بیٹھے ہوئے حبشی کو غور سے دیکھ رہا تھا بے اختیار چیخ پڑا۔

"جوانا! — کیا مطلب" — براؤن نے چونک کر کہا اور خود بھی حیرت زدہ انداز میں اس حبشی کی طرف بڑھ گیا۔

"ماسٹر کلرز کا جوانا" — مارکر نے کہا۔

"اوہ ہاں! — واقعی یہ وہی ہے — پہلے مجھے بھی شک ہوا تھا لیکن پھر میرے دماغ نے اسے وہم سمجھا — لیکن یہ جوانا یہاں کیسے آیا — یہ تو پیشہ ور قاتل ہے" — براؤن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس! — میرے خیال میں وہ عمران جسے آپ نے ہسپتال پہنچایا ہے وہ اس کا باس ہے — کیونکہ ماسٹر کلرز کے خاتمے کے بعد یہی سننے میں آیا تھا کہ جوانا نے کسی ایشیائی ملک کے نوجوان عمران کی ملازمت کر لی ہے" — مارکر نے کہا۔

"اوہ! — اوہ واقعی! — اوہ! اسی لئے بلیک باس اس عمران کو راستے سے ہٹانا چاہتا تھا — اوہ! میں سمجھ گیا — تو اس کا مطلب ہے کہ وہ عمران ہی ایکسٹو تھا — ارے نہیں — وہ تو ہسپتال میں پڑا ہے — لیکن ایکسٹو نے تو ابھی فون سنا ہے — یہ کیا گورکھ دھندہ ہے" — براؤن نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"باس! — میں عمارت کو چیک کر لوں — اگر کوئی اور نہیں ہے تو پھر اس جوانا کو یہاں سے اٹھا کر لے جاتے ہیں اس سے ہمیں ساری بات آسانی سے معلوم ہو جائے گی" — مارکر نے کہا اور براؤن نے سر ہلا دیا۔

---

نوٹ: اس کے لئے مظہر کلیم ایم اے کا شاہکار ناول "عمران کی موت" پڑھیے۔

مارکر تیزی سے پلٹ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ براؤن خاموش کھڑا غور سے جوانا کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ جو کسی مجسمے کی طرح بے حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بھی ساکت تھیں لیکن ان میں زندگی کی چمک بہرحال موجود تھی۔

"یہ یہاں کیوں ہے —— کیا یہی ایکسٹو ہے —— نہیں یہ ایکسٹو نہیں ہو سکتا —— یہ عام سا پیشہ ور قاتل ہے —— یہ اتنی بڑی سیٹ پر نہیں پہنچ سکتا" —— براؤن مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔

"باس! —— پوری عمارت خالی پڑی ہوئی ہے —— صرف یہ دو حبشی ہی یہاں موجود ہیں —— ویسے یہ عمارت سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہو سکتی —— کسی لارڈ کی رہائش گاہ تو ہو سکتی ہے سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر یقینی طور پر نہیں ہو سکتا" —— مارکر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس ایڈجسٹر نے یہاں کا سگنل کیوں دیا ہے" —— ؟ براؤن نے کہا۔

"یہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پُراسرار سلسلہ ہے —— اوہ میں سمجھ گیا اصل چکر —— اوہ واقعی بڑا گہرا چکر ہے" —— مارکر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو —— کیسا چکر" —— ؟ براؤن نے بھی چونک کر پوچھا۔

"باس! —— میرا خیال ہے کہ ایکسٹو والے فون کا رسیور یہاں خفیہ طور پر نصب ہے اور پھر یہاں سے کسی خفیہ سلسلے سے اصل ہیڈ کوارٹر



ہے —— ایڈجسٹر نے تو رسیور چیک کرنا تھا چنانچہ اس نے چیک کیا" —— مارکر نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں! —— بالکل تم نے صحیح سوچا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جوانا کو بہرحال معلوم ہو گا —— اور ہو سکتا ہے کہ دوسرے حبشی کو بھی ہو اور یہ جوانا اس کا مہمان ہو —— اس لئے ان دونوں کو ہی لے چلتے ہیں —— اب یہ بتائیں گے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" —— براؤن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس! —— میں کار اندر منگواتا ہوں" —— مارکر نے کہا اور پھر باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد جوانا اور دوسرا حبشی دو علیحدہ علیحدہ کاروں کی پچھلی سیٹوں پر اسی طرح بے حس و حرکت لیٹے ہوئے تھے اور کاریں تیزی سے سڑک پر دوڑ رہی تھیں۔

"باس! —— یہ دونوں حبشی انتہائی سخت جان لوگ ہیں اس لیے ان پر بے پناہ تشدد کرنا پڑے گا" —— مارکر نے کہا وہ اس ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور ساتھ والی سیٹ پر براؤن بیٹھا ہوا تھا۔

"کوئی بات نہیں —— بہرحال انہیں بتانا پڑے گا اور فوراً" —— براؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑی سی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ یہ ایک نئی کالونی کے بالکل آخر میں بنی ہوئی ایک نئی عمارت تھی جس کے چاروں طرف کافی دور تک کھلے پلاٹ تھے۔

"باقی افراد کو واپس بھجوا دو —— صرف دو آدمی روک لو" —— براؤن

نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا عمارت کے اندر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور مارکر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے آثار نمایاں تھے۔

"باس! — باس! — ایک اور خوشخبری" — مارکر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا — کیسی خوشخبری" — ؟ کرسی پر بیٹھے ہوئے براؤن نے چونک کر پوچھا۔

"جمی نے اطلاع دی ہے کہ اس نے سیکرٹ سروس کے چار آدمی ٹریس کر لئے ہیں — ان میں ایک غیر ملکی عورت بھی ہے" — مارکر نے جواب دیا۔

"کیا — کیا مطلب! — میں سمجھا نہیں" — براؤن اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"باس! — میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرے آدمیوں نے ایک کار پارکنگ میں ٹریس کی ہے سیکرٹ سروس کے ممبر کی — میں نے انہیں حکم دے دیا تھا کہ وہ انتہائی احتیاط سے اسے اغوا کر لیں" — مارکر نے کہا۔

"اوہ ہاں! — تم نے پروفیسر شارٹن کی ہلاکت کی خبر دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اس کار کو ٹریس کر لیا گیا ہے — کسی کانسٹیبل نے اس کا نمبر نوٹ کیا تھا اور تمہارے آدمی نے یہ نمبر لیا تھا — اور مجھے یاد ہے کہ تم نے بتایا تھا کہ وہ کار اسی نمبر پلیٹ کے ساتھ مین مارکیٹ کی جنرل پارکنگ



میں کھڑی ہے اور تم نے اس کی نگرانی کا حکم دے دیا ہے۔ واقعی اب مجھے ساری بات یاد آگئی ہے ورنہ میں تو اسے بھول گیا تھا کہ اس نگرانی کا کیا نتیجہ نکلا" — براؤن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس! — دراصل میں بھی بھول گیا تھا کیونکہ ہم اور ہی چکر میں الجھ گئے تھے — لیکن جمی کے آدمی کام پر لگے رہے — اس کار سے ایک آدمی ٹریس ہوا۔ اور پھر اس سے دو افراد اور ایک غیر ملکی عورت کا لنک ثابت ہوا تو جمی کے آدمیوں نے ان چاروں کو اغوا کر لیا اور اب وہ چاروں ان کے اڈے میں موجود ہیں — ابھی جمی کی ٹرانسمیٹر کال آئی ہے" — مارکر نے کہا۔

"ویری گڈ! — تم ایسا کرو کہ ان چاروں کو بھی یہیں منگوا لو — ان حبشیوں کے ساتھ ساتھ ان سے بھی پوچھ گچھ ہو جائے گی۔ کیونکہ بلیک باس کا دیا ہوا وقت تیزی سے ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے علیحدہ علیحدہ پوچھ گچھ میں تو خاصا وقت لگے گا" — براؤن نے کہا اور مارکر سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کیا بات ہے ___ تم اچانک پریشان ہو گئے ہو" ___ سر سلطان نے بلیک زیرو کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں سر سلطان! ___ میرا خیال ہے کہ مجرم یہاں سے رانا ہاؤس پر چھاپہ مارنے گئے ہیں۔ کیونکہ آپ نے الف تھری ایڈجسٹر کی بات کی ہے یہ فون ریسور چیکنگ کی انتہائی جدید ترین مشین ہے ___ اور دانش منزل کے خصوصی فون کا ریسور رانا ہاؤس میں نصب ہے" ___ بلیک زیرو نے باہر گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے میری کار کہاں گئی ___ وہ اُسے یہاں تو لے آئے تھے" ___ سر سلطان نے برآمدے میں پہنچتے ہی حیرت بھرے انداز میں ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ آپ کی کار لے آئے تھے ___ تو پھر وہ اُسے ساتھ لے گئے ہیں ___ آیئے! ___ باہر میری کار موجود ہے۔ میں آپ کو کوٹھی پر



پہنچا دوں گا ___ جلدی کیجئے۔ مجھے رانا ہاؤس کا بھی پتہ کرنا ہے" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم کسی ممبر کو کہہ دو" ___ سر سلطان نے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"ممبر بھی موجود نہیں ہیں ___ میں نے جولیا، تنویر اور صفدر کو فون کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن کوئی رسیور نہیں اٹھا رہا۔ اسی لئے مجھے خود یہاں آنا پڑا" ___ بلیک زیرو نے کوٹھی سے نکل کر ایک سائیڈ پر بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے میری طرح انہیں بھی اغوا کر لیا ہے ___ لیکن تم نے بتایا نہیں کہ تم یہاں تک پہنچے کیسے" ___؟ سر سلطان نے کہا۔

"میں نے ان کی کال چیک کی۔ لیکن جب پتہ نہ چلا تو میں نے بھی الف تھری ایڈجسٹر ہی استعمال کیا اور اس نے اس عمارت کا پتہ بتا دیا۔ یہ مشین ابھی چند روز پہلے ہی عمران صاحب نے ایکریمیا سے خصوصی طور پر منگوا کر دانش منزل میں فٹ کرائی تھی" ___ بلیک زیرو نے جواب دیا اور سر سلطان نے سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اس دوران ایک گلی میں کھڑی سیاہ رنگ کی کار تک پہنچ چکے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ دونوں طرف سے یہی مشین بیک وقت استعمال ہو رہی تھی" ___ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں!" ___ بلیک زیرو نے مختصر سا جواب دیا اور کار بیک کر کے سڑک پہ لے آیا۔ اور دوسرے لمحے اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی

ہوئی سرسلطان کی رہائش گاہ کی طرف بڑھی جارہی تھی۔

سرسلطان کو ان کی کوٹھی کے سامنے ڈراپ کر کے بلیک زیرو نے کار واپس موڑی اور پھر وہ اُسے تقریباً اڑاتا ہوا رانا ہاؤس کی طرف بڑھنے لگا۔

رانا ہاؤس کے سامنے پہنچ کر اچانک اس کی نظریں ایک سائیڈ پہ کھڑی کار پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ یہ سرسلطان کی کار تھی۔ جس پر وزارت خارجہ کی مخصوص پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اُسے فوری طور پر رانا ہاؤس کی فکر تھی۔ اس نے کار رانا ہاؤس سے ذرا آگے کر کے روکی اور پھر کار کے اندر لگا ہوا وائرلیس فون کا پیس ڈیش بورڈ کے اندر سے نکالا اور رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی۔ لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو بلیک زیرو نے رابطہ ختم کیا اور پیس کو واپس رکھ کر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ رانا ہاؤس کا پھاٹک بند تھا اس لئے اس نے پہلے فون کرنے کا سوچا تھا تاکہ صحیح صورت حال کا علم ہو سکے۔

پھاٹک کے قریب پہنچ کر وہ چونک گیا۔ کیونکہ پھاٹک تو بند تھا لیکن چھوٹی کھڑکی ذرا سی کھلی ہوئی تھی۔ چونکہ یہ بالکل معمولی سی کھلی ہوئی تھی اس لئے دور سے نظر نہ آتی تھی۔

بلیک زیرو نے آہستہ سے کھڑکی کھولی اور پھر اس نے سر اندر کر کے جھانکا۔ عمارت میں مکمل خاموشی تھی۔ وہ اندر داخل ہو گیا۔ بغل سے لٹکی ہوئی مشین گن جس کے اوپر کوٹ تھا اس نے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اُسے احساس ہو گیا کہ عمارت خالی پڑی ہے۔



جوزف اور جوانا دونوں غائب تھے۔ سیڑھیوں کے پاس ہی شراب کی ایک بوتل پڑی تھی جس میں ابھی تک کچھ شراب موجود تھی اور باقی وہیں زمین پہ پھیلی ہوئی تھی۔

"اوہ! ـــ اس کا مطلب ہے کہ انہیں اغوا کیا گیا ہے۔ ورنہ جوزف کبھی اس طرح شراب کی بوتل زمین پر نہ گرنے دیتا" ـــ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اب یہ دونوں کہاں ہیں۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ ممبرز بھی غائب تھے۔

وہ چند لمحے وہاں کھڑا سوچتا رہا۔ پھر ایک خیال آتے ہی تیزی سے بھاگتا ہوا واپس اندر چلا گیا۔ پہلے تو اُسے سرسلطان کی طرف سے بے فکر تھی اس لئے اس نے صرف تین ممبرز کو کال کیا تھا اور پھر خود ہی دوڑ پڑا تھا۔ لیکن اب اُسے خیال آیا تھا کہ وہ باقی ممبرز کو تو چیک کر لے۔

اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے جولیا کے نمبر ڈائل کئے لیکن جولیا کی طرف سے گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو اس نے کریڈل دبا کر اس بار کیپٹن شکیل کا نمبر ڈائل کیا۔ کیونکہ اس سے پہلے وہ صفدر اور تنویر کے نمبر ڈائل کر چکا تھا اور جولیا کے دوبارہ بھی رسیور نہ اٹھانے کے بعد اس نے صفدر اور تنویر کو کال کرنے کی بجائے کیپٹن شکیل کا نمبر ملایا۔ اور گھنٹی بجتی رہی۔ اور پھر بلیک زیرو مایوس ہو کر کریڈل دبانے ہی والا تھا کہ چونک پڑا۔ کیونکہ دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی تھی۔

"یس! ـــ شکیل اٹنڈنگ" ـــ کیپٹن شکیل کی نیند بھری آواز سنائی دی۔ شاید وہ سو کر اٹھا تھا۔

"ایکسٹو" ـــ بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ۔۔۔ یس باس!" ۔۔۔ کیپٹن شکیل کی ہوشیار اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے ایکسٹو کا لفظ سنتے ہی اس کی نیند غائب ہو گئی ہو گی۔

"کیپٹن شکیل ۔۔۔ تم فوراً کار لے کر ایجرٹن روڈ کی کوٹھی نمبر چھپن پر پہنچ جاؤ ۔۔۔ یہ کوٹھی فی الحال خالی ہے۔ لیکن کوئی نہ کوئی اس کوٹھی میں ضرور آئے گا ۔۔۔ تم نے اس کی انتہائی ہوشیاری سے نگرانی کرنی ہے اور مجھے فوری رپورٹ دینی ہے۔ فون پر نہیں ٹرانسمیٹر پر" ۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہی خیال آیا تھا کہ مجرم لازماً سر سلطان کا پتہ کرنے آئیں گے۔ اس طرح ان کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اس نے باقی ممبرز کو بھی باری باری فون کیا لیکن جب وہاں سے رسیور اٹھا تو اس نے کریڈل دبا دیا۔ کیونکہ وہ صرف ان کی موجودگی چیک کرنا چاہتا تھا۔ صرف چوہان کی طرف سے رسیور نہ اٹھایا گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا، صفدر اور تنویر کے ساتھ ساتھ چوہان بھی اپنے فلیٹ سے غائب تھا۔ اس نے رسیور رکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ واپس گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کی کھڑکی اندر سے لاک کی اور پھر رانا ہاؤس کے خفیہ راستے سے وہ باہر آ گیا۔

مجرم بے حد چالاک اور عیار ثابت ہو رہے تھے وہ اپنے پیچھے کوئی کلیو نہ چھوڑ جاتے۔ بلیک زیرو کو ان پر ہاتھ ڈالنے کا موقع نہ مل رہا تھا۔ اس نے اس کار کی تلاشی کا حکم بھی دیا تھا جو اس نے زخمی ہو کر باہر نکلتے ہوئے دیکھی تھی۔ لیکن تمام ممبرز پورے شہر میں گھومتے رہے لیکن وہ کار



انہیں کہیں نظر نہ آئی تھی۔ سر سلطان کی کار کے متعلق بھی اس نے سوچا تھا اگر اس کی تلاش سے بھی مجرموں کو ٹریس کیا جا سکتا تھا لیکن یہ کار بھی رانا ہاؤس کے سامنے مل گئی تھی۔ جوزف اور جوانا کی طرف سے اسے فکر نہ تھی کیونکہ وہ دونوں ہی اپنا تحفظ کر سکتے تھے۔ لیکن یہ ممبرز کہاں غائب ہو گئے اور مجرم کہاں ہیں۔ یہ مسئلہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ وہ کار دوڑاتا ہوا دانش منزل کی طرف بڑھا جا رہا تھا کہ اچانک اسے عمران کا خیال آ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے شام کو بتایا تھا کہ عمران اب ذہنی طور پر ٹھیک ہو چکا ہے اور آسانی سے بات چیت کر سکتا ہے۔ صرف فوری طور پر حرکت نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ عمران کو جا کر مل بھی لے اور اگر اس کی حالت درست ہے تو اس سے یہ کیس ہی ڈسکس کر لے۔ شاید عمران کی کھوپڑی اس کا کوئی حل نکال لے۔ چنانچہ اس نے کار کا رخ ہسپتال کی طرف موڑ دیا۔ گو رات کافی گذر چکی تھی لیکن بلیک زیرو جانتا تھا کہ کیس کی بات سنتے ہی عمران فوراً بات چیت پر رضامند ہو جائے گا۔ بہر حال اسے اتنا اطمینان تھا کہ اس نے سر سلطان کو تو فوری طور پر خطرے سے نکال لیا ہے۔

ہال کمرے میں موجود لوہے کی کرسیوں پر جوزف اور جوانا کے ساتھ ساتھ جولیا، تنویر، صفدر اور چوہان موجود تھے۔ جوزف اور جوانا تو بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ باقی افراد کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں وہ بیہوش تھے کرسیوں کے پائے زمین میں گڑے ہوئے تھے اور ان کے گرد لوہے کے مضبوط راڈ لگے ہوئے تھے۔ جن کی وجہ سے وہ سب نہ اُٹھ سکتے تھے اور نہ کرسی کی گرفت سے آزاد ہو سکتے تھے۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور براؤن اور مارکر اندر داخل ہوئے ان کے پیچھے دو مسلح آدمی تھے۔ یہ وہ آدمی تھے جنہیں براؤن نے مارکر سے کہہ کر روک لیا تھا۔

"اس جوانا اور دوسرے حبشی کو انٹی زیرو تھری کے انجکشن لگاؤ۔ اور دوسروں کو بھی ہوش میں لے آؤ" ——— براؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور مارکر سر ہلاتا ہوا جوانا کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک بوتل



نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل جوانا کے ناک سے لگا دی۔ چند منٹ بعد اس نے بوتل ہٹا دی اور آگے بڑھ کر اس نے اسے دوسرے حبشی کی ناک سے لگا دیا۔ اور پھر بوتل بند کر کے اس نے جیب میں ڈالی اور جیب سے ایک سرنج نکالی۔ اس کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ اس نے ہٹائی اور غیر ملکی عورت کے بازو میں سوئی ڈال کر اس نے سرنج میں موجود محلول کے چند قطرے اس غیر ملکی عورت کے بازو میں انجیکٹ کئے اور پھر سوئی باہر نکال کر اس نے ساتھ والے دوسرے آدمی کے بازو میں وہی سوئی اتار دی تھوڑی دیر بعد اس نے اسی طرح چند قطرے ہر بیہوش آدمی کے بازو میں اتار کر سرنج ایک طرف پھینکی اور واپس آکر براؤن کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"ابھی چند منٹوں میں یہ سب ہوش میں آجائیں گے" ——— مارکر نے کہا اور براؤن نے سر ہلا دیا۔ اور پھر واقعی ابھی چند ہی منٹ گذرے ہوں گے کہ جوانا، اس کا ساتھی حبشی اور باقی چاروں افراد ہوش میں آ گئے۔ وہ سب حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ کہاں موجود ہیں۔

"تمہارا نام جوانا ہے ——— اور تمہارا تعلق ماسٹر کلرز سے تھا" ——— براؤن نے آگے بڑھ کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں! ——— میرا نام جوانا ہے ——— لیکن تم کون ہو" ——— جوانا نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ حبشی تمہارا ساتھی ہے ——— اس کا کیا نام ہے" ——— براؤن نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دوسرا سوال کر دیا۔

"اس کا نام جوزف ہے" ——— جوانا نے جواب دیا۔

" اور تم سیکرٹ سروس کے ممبرز ہو ——— اپنے نام بتاؤ " ——— براؤن اب جوانا اور جوزف سے ہٹ کر اس غیر ملکی لڑکی سے مخاطب ہو گیا۔

" پہلے تم اپنا تعارف تو کراؤ " ——— اس غیر ملکی لڑکی نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

" میرا نام براؤن ہے ——— اور میں ریڈ بلیچرز کا چیف ہوں ۔ اور یہ بھی سن لو کہ میرے پاس پوچھ گچھ کرنے کے لئے زیادہ وقت نہیں ہے مجھے تمہارے چیف باس ایکسٹو سے ایک فائل چاہیئے ——— میں نے تمہاری سروس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنا چاہا ——— لیکن میں اس عمارت میں پہنچ گیا جس میں یہ جوانا اور جوزف موجود تھے ——— مجھے معلوم ہے کہ اس عمارت کا تعلق براہ راست سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے ہے اس لئے میں اس جوانا اور جوزف کو یہاں لے آیا ہوں اور ساتھ ہی تم لوگوں کو بھی ——— اب تم مجھے بتاؤ گے کہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے " ——— براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

" اگر ہم بتا بھی دیں، تب بھی تم وہاں سے فائل حاصل نہیں کر سکتے۔ ایک بات ——— اور دوسری بات یہ کہ ہم میں سے کسی کو سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہی نہیں ——— ہماری بات چیت چیف سے صرف فون پر ہوتی ہے " ——— اس غیر ملکی لڑکی نے جواب دیا۔

" مجھے معلوم ہے ——— لیکن یہ جوانا اور جوزف تو بہر حال جانتے ہیں کیونکہ اس فون کا جو تمہارے چیف باس کا ہے اصل رسیور اس قلعہ نما عمارت میں ہے جس میں یہ دونوں پائے گئے ہیں ——— اس لئے لازماً یہ جانتے ہیں ——— اور سنو مسٹر جوانا ! ——— مجھے معلوم ہے کہ تم ایک پیشہ ور قاتل



ہو ۔ اور ماسٹر کلرز کے خاتمے کے بعد علی عمران کی ملازمت میں آ چکے ہو ——— مجھے بھی یہی خیال آیا تھا کہ عمران ہی سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے کیونکہ رسیور اس عمارت میں ہے اور تم وہاں موجود ہو اور تم عمران کے ملازم ہو ——— لیکن پھر مجھے یہ خیال چھوڑنا پڑا۔ کیونکہ اس عمارت پر ریڈ کرنے سے چند منٹ پہلے میری ایکسٹو سے فون پر بات ہوئی ہے جبکہ عمران کو تو میں نے ہسپتال پہنچا دیا ہے اور وہ یا تو اب تک مر چکا ہو گا ۔ یا اگر مرا نہیں تو کم از کم چھ ماہ تک کسی صورت بھی ہسپتال سے باہر نہیں آ سکتا ——— اور ظاہر ہے کوئی ہسپتال سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہو سکتا ——— اس لئے اب تم مجھے بتاؤ کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ۔ ؟ اگر تم چاہو تو میں تم سے سودا کر سکتا ہوں ——— بولو کتنی رقم چاہیئے " براؤن نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں عمران کا ملازم ہوں مسٹر براؤن ! ——— میرا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ——— اور تم نے ابھی اس بات کا اقرار کر کے اپنی زندگی کے لمحات کم کر دیئے ہیں کہ تمہاری وجہ سے باس ہسپتال پہنچا ہے " ——— جوانا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" مارکر ! ——— کوڑا لے آؤ ——— میں دیکھتا ہوں کہ اس حبشی میں کتنی جان ہے " ——— براؤن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے ساتھ کھڑے مارکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس " ——— مارکر نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" تم نے کس طرح معلوم کیا کہ چیف باس کے فون کا رسیور اس عمارت

میں ہے" ــــ غیر ملکی لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"ہماری تنظیم دنیا کی جدید ترین وسائل کی حامل ہے ــــ اس لئے ایسی باتیں معلوم کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے" ــــ براؤن نے کہا۔
"تم لوگ صرف سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کرنا چاہتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ چیف باس سے بھی مل لو" ــــ ایک اور آدمی نے براؤن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
"ہمیں ایک فائل چاہیئے جو سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے" ــــ براؤن نے جواب دیا۔
"تم مجھ سے بات کرو ــــ میں تمہیں وہ فائل دے دیتا ہوں" ــــ اس آدمی نے کہا اور براؤن بُری طرح چونک پڑا۔
"کیا مطلب! ــــ تم کیسے فائل دے سکتے ہو" ــــ براؤن نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔
"تمہیں فائل چاہیئے ــــ مل جائے گی ــــ بولو کتنی رقم دو گے" اس آدمی نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔
"مجھے چکمہ دینے کی کوشش نہ کرو مسٹر! ــــ میں ریڈ پلینٹر کا چیف ہوں ــــ کوئی معمولی آدمی نہیں ہوں" ــــ براؤن نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس میں چکر کی کونسی بات ہے ــــ سیدھا سادھا سودا ہے تمہیں فائل چاہیئے اور مجھے رقم" ــــ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔



"پہلے تم بتاؤ کہ فائل کیسے حاصل کرو گے" ــــ براؤن نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔
"یہ میرا کام ہے تمہارا نہیں ــــ ساری سیکرٹ سروس میں چیف باس صرف مجھ پر اعتماد کرتا ہے اور میرا کہا وہ کسی طور پر نہیں ٹال سکتا" ــــ اس آدمی نے جواب دیا۔
"سنو! ــــ اگر تم سوچ رہے ہو کہ اس طرح مجھے چکر دے کر یہاں سے نکل جاؤ گے تو اسے بھول جاؤ" ــــ براؤن نے کہا۔
"مجھے یہاں سے نکلنے کی کیا ضرورت ہے ــــ تم چیف باس سے فون پر میری بات کراؤ اور جگہ بتاؤ جہاں فائل پہنچا دی جائے ــــ فائل پہنچ جائے گی ــــ ہاں! ــــ جس آدمی سے تمہیں فائل ملے گی اُسے رقم دینی ہو گی ــــ اور اب سن لو کہ فائل کی قیمت پچاس لاکھ روپے ہو گی۔ اس سے کم نہیں ہو گی" ــــ اس آدمی نے کہا۔
"تمہارا نام کیا ہے" ــــ براؤن نے کہا۔
"میرا نام سعید ہے" ــــ اس آدمی نے جواب دیا۔
"تم ابھی بچے ہو مسٹر سعید! ــــ تم یہ سوچ رہے ہو کہ میں تمہارے کہنے پر فون کروں گا ــــ اس طرح تمہارا چیف باس اس کال کے ذریعے یہاں کا پتہ معلوم کر لے گا ــــ اور اگر ایسا نہ ہوا تو جو آدمی رقم لیکر جائے گا اس کے ذریعے وہ ہم پر ہاتھ ڈال سکے گا ــــ تو یہ دونوں باتیں بچگانہ ہیں" ــــ براؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم جو چاہے سوچتے رہو ــــ تم نے فائل کا کہا تھا ــــ میں نے تمہیں آفر کر دی ــــ اب اگر تم نہیں چاہتے تو نہ سہی" ــــ اس آدمی

نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اس کا نام صفدر تھا۔ کیونکہ صفدر کا پورا نام صفدر سعید ہی تھا اس نے اپنے نام کا صرف دوسرا حصہ بتایا تھا۔

"تم صرف مجھے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دو ——— میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں چھوڑ بھی دوں گا اور رقم بھی دے دوں گا" ——— براؤن نے کہا۔

"جب ہمیں معلوم ہی نہیں تو ہم بتائیں گے کیسے ——— فون پر بات ہو سکتی ہے ——— اور وہ تم کرانا نہیں چاہتے" ——— صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مارکر! ——— ٹرانسمیٹر چیکنگ مشین کہاں ہے" ——— براؤن نے چند لمحے سوچنے کے بعد ساتھ کھڑے مارکر سے مخاطب ہو کر کہا جو کوڑا لے کر واپس آ چکا تھا۔

"باس! ——— وہ تو ہیڈ کوارٹر میں ہے ——— ویسے باس! یہ آدمی کسی خاص مقصد کے لئے یہ باتیں کر رہا ہے ——— ایکسٹو جب اہم ترین شخصیت کے قتل پر ٹس سے مس نہیں ہوا تو صرف رقم کے لالچ میں وہ قائل نہیں دے سکتا ——— یہ ناممکن ہے" ——— مارکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— لاؤ کوڑا مجھے دو ——— اب یہ جوانا بتلائے گا" ——— براؤن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"باس! ——— میرا خیال ہے کہ اس جوانا کی بجائے اگر اس غیر ملکی لڑکی پر کوڑے برسائے جائیں تو نتیجہ جلدی نکل سکتا ہے" ——— مارکر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مارکر! ——— تمہاری یہ بات بھی درست ہے" ——— براؤن نے کہا۔



"سنو! ——— میری بات سنو! ——— تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنی جانیں بچا کر اس ملک سے نکل جاؤ۔ ورنہ" ——— اچانک جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو براؤن نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر ہاتھ میں پکڑا ہوا کوڑا پوری قوت سے گھما کر جوانا کو مار دیا۔ شڑاپ کی تیز آواز ہال میں گونجی اور جوانا کے بازو اور سینے پر سے اس کی قمیض پھٹ گئی۔ اور جوانا کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔

"تم ——— تمہاری یہ جرأت کہ تم جوانا پر کوڑے برساؤ" ——— جوانا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

براؤن نے دوسرا کوڑا مارنے کے لئے بازو اٹھایا ہی تھا کہ یکلخت تیز کڑکڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی جوانا کی کرسی کے راڈ ٹوٹے اور جوانا کسی بجلی کی طرح اچھل کر براؤن پر حملہ آور ہوا۔ لیکن اس کے پیر نچلے راڈ میں پھنس گئے اور وہ منہ کے بل فرش پر گرا۔ براؤن دو قدم پیچھے ہٹا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے کوڑا منہ کے بل نیچے گرے ہوئے جوانا کی پشت پر مارا۔

"اسے گولی مار دو" ——— یکلخت مارکر نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— رک جاؤ" ——— براؤن نے ایک بار پھر کوڑا اٹھاتے ہوئے چیخ کر کہا اور مسلح آدمی جو اپنی گنوں کا رخ مارکر کی آواز سنتے ہی جوانا کی طرف کر رہے تھے یکلخت ٹھٹھک گئے۔

"یہ مر گیا تو ہیڈ کوارٹر کا پتہ کون بتائے گا" ——— براؤن نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی تیسری بار کوڑا مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا لیکن ابھی اس کا ہاتھ فضا میں ہی تھا کہ منہ کے بل فرش پر گرے جوانا کا پچھلا جسم

بجلی کی سی تیزی سے سکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ٹانگیں قوس کی صورت میں گھومتی ہوئی پوری قوت سے براؤن کے سینے پر پڑیں اور براؤن چیخ مارتا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر کمرے کے کھلے دروازے سے باہر جا گرا۔

"گولی مار دو" ــــ مارکر ایک بار پھر چیخا۔ لیکن جوانا نے سیدھا ہوتے ہی چھلانگ لگائی اور وہ مارکر کو ساتھ لئے ان مسلح افراد سے پوری قوت سے جا ٹکرایا اور وہ تینوں نیچے گرے ہی تھے کہ جوانا نے ایک مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور چیخوں سے گونج اٹھا۔ نیچے گر کر اٹھتے ہوئے وہ دونوں افراد اور مارکر فرش پر گرے اور بری طرح پھڑکنے لگے۔

جوانا بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور اس نے مشین گن کا رخ دروازے کی طرف کیا۔

"وہ بھاگ رہا ہے ــــ اسے زندہ پکڑو" ــــ صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور جوانا دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ وہ فائرنگ کرتا ہوا دروازے سے نکلا اور راہداری میں دوڑتا گیا۔

"وہ بھاگ گیا ہے ــــ نجانے کہاں گیا ہے" ــــ تھوڑی دیر بعد جوانا نے واپس آتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ان کی کرسیوں کی پشت پر آکر پایوں میں لگے ہوئے بٹنوں کو ٹھوکریں مار مار کر کرسیوں کے راڈ ہٹائے اور وہ سب آزاد ہو گئے۔

"تھینک یو جوانا ــــ میں نے اس براؤن کو چکمہ دینے کی کوشش تو کی تھی۔ لیکن وہ قابو نہیں آیا" ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے



اٹھ کر فرش پر پڑی ہوئی دوسری مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے باہر سے تیز قدموں کی آہٹ سنائی دی اور وہ سب چوکنا ہو کر تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے لگ گئے۔

"عمارت تو خالی معلوم ہوتی ہے" ــــ اسی لمحے خاور کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

"خاور تم ہو" ــــ یکلخت صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔

"صفدر تم ــــ ہاں میں خاور ہوں" ــــ کمرے سے باہر راہداری سے آواز سنائی دی اور وہ سب دیواروں سے ہٹ گئے۔ اسی لمحے خاور ہاتھ میں مشین گن اٹھائے دروازے پر نظر آیا۔

"اوہ! ــــ تم یہاں کیسے پہنچ گئے" ــــ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف باس نے ہمیں بھیجا ہے ــــ اوہ! مجرم مار دیئے تم نے۔ کیسے" ــــ خاور نے اندر داخل ہو کر مارکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"اصل مجرم نکل گیا ہے ــــ تم اکیلے ہو" ــــ جولیا نے کہا۔

"نہیں! ــــ باقی ساتھی باہر موجود ہیں ــــ میں صورت حال کا جائزہ لینے اندر اکیلا آیا ہوں" ــــ خاور نے کہا۔

"تم نے یہاں سے کسی کو نکلتے نہیں دیکھا" ــــ صفدر نے پوچھا۔

"نہیں! ــــ میں تو دیوار پھلانگ کر اندر آیا ہوں" ــــ خاور نے جواب دیا۔

"لیکن چیف باس کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم اغوا ہوئے ہیں۔ ہمیں تو

فلیٹوں سے اغوا کیا گیا تھا ___ اور پھر اس عمارت کا پتہ کیسے لگا" ___ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ___ بس مجھے تو حکم ملا کہ میں فوراً یہاں پہنچ جاؤں۔ باقی ساتھی بھی پہنچ رہے ہیں اور کوٹھی پر ریڈ کرنا ہے۔ کیونکہ وہاں جوانا جوزف کے ساتھ ساتھ تنویر۔ جولیا۔ صفدر اور چوہان قید ہیں۔ چنانچہ میں یہاں پہنچ گیا ___ باقی ساتھی باہر ہیں" ___ خاور نے جواب دیا۔

"کمال ہے ___ یہ باس کوئی بھوت لگتا ہے ___ یا پھر اسے الہام ہوتا ہے" ___ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو تنویر! ___ اگر جوانا کرسی کی گرپ نہ توڑتا تو تم آزاد نہ ہو سکتے ___ اور ایسی صورت حال میں اگر چیف باس بھی ہماری خبر نہ رکھے تو ہمیں قبروں میں پہنچے نجانے کتنی مدت گذر چکی ہوتی" ___ جولیا نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے اس عمارت سے باہر نکلنے لگے لیکن پھر صفدر نے اس عمارت کی تلاشی کی تجویز پیش کی اور جولیا نے اس کی تجویز کی حمایت کر دی۔

"آپ لوگ تلاشی لیں ___ میں ٹرانسمیٹر پر باس کو کال کر لوں" ___ خاور نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالتے ہوئے کہا۔

"خاور کالنگ۔ اوور" ___ خاور نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو۔ اوور" ___ فوراً ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور خاور نے تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"کوٹھی کی تلاشی لیکر مجھے رپورٹ دینا" ___ دوسری طرف سے ایکسٹو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔



"آؤ طاہر" ___ عمران نے آہستہ سے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو مسکراتا ہوا اس کے ساتھ رکھے سٹول پر بیٹھ گیا۔

عمران کے سر اور گردن پر پلستر چڑھا ہوا تھا۔ اس کا سُرخ و سفید چہرہ اس وقت خاصا زرد دکھائی دے رہا تھا لیکن آنکھوں میں وہی چمک تھی۔ اس کے باقی جسم پر کمبل پڑا ہوا تھا۔

"نئی زندگی مبارک ہو عمران صاحب! ___ اس بار تو آپ کے بچ جانے کی کسی کو بھی اُمید نہ رہی تھی" ___ بلیک زیرو نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ بس ___ مجھے ڈاکٹر صدیقی نے بتایا ہے کہ تم کسی اہم ترین کام کے سلسلے میں ملنا چاہتے ہو" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ___ ڈاکٹر صدیقی بضد تھا کہ رات کے اس حصے میں وہ آپ سے ملاقات کی اجازت نہیں دے سکتا ___ اب میں بحیثیت ایکسٹو بھی

اُسے حکم نہ دے سکتا تھا ۔۔۔ ظاہر ہے اس کے لئے تو میں ظاہر ہوں ۔ چنانچہ مجھے کہنا پڑا کہ انتہائی اہم ترین کام کے سلسلے میں ملنا ہے ۔۔۔ ویسے عمران صاحب! ۔۔۔ مجھے آپ یہ بتائیں کہ آپ ذہنی طور پر تھکاوٹ تو محسوس نہیں کر رہے ۔۔۔ ایک بات ہے تو سہی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں ۔۔۔ بلکہ میں تو فارغ پڑا پڑا بور ہو گیا ہوں ۔۔۔ بتاؤ کیا بات ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جواب میں بلیک زیرو نے سر سلطان کے پہلی بار اغوا سے لے کر اب تک کے تمام واقعات تفصیل سے سنا دیئے ۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ تو بڑا خطرناک مشن ہے ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ میں بھی نادانستہ طور پر ان کے منصوبے میں پھنس گیا تھا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے ہاں عمران صاحب! ۔۔۔ میں نے یہ بات تو پوچھی ہی نہیں کہ آخر آپ کے فلیٹ میں بم کا دھماکہ کیسے ہوا ۔۔۔ اور وہ لڑکی کا کیا چکر تھا" بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"میں اس شام اچانک گھومتے گھامتے رین بو کلب چلا گیا تھا ۔۔۔ وہاں مجھے پروفیسر شارٹن کی موجودگی کا پتہ چلا ۔۔۔ پروفیسر شارٹن چونکہ ہپناٹزم میں بین الاقوامی شہرت رکھتا تھا ۔۔۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس سے مل لوں ۔۔۔ لیکن پھر پتہ چلا کہ وہ بیمار ہیں اور سنٹرل ہسپتال کی ایک لیڈی ڈاکٹر انہیں دیکھنے آئی ہوئی ہے ۔۔۔ اس کے بعد میرے سامنے وہ لیڈی ڈاکٹر وہاں سے باہر آئی تو میں چونک پڑا ۔۔۔ کیونکہ میں نے اُسے



اسی روز اپنے ساتھ والے خالی فلیٹ سے نکلتے دیکھا تھا ۔۔۔ پروفیسر شارٹن کی شہرت ہپناٹزم کے استعمال کے بارے میں اچھی نہ تھی۔ اس لئے میرا ذہن خواہ مخواہ مشکوک ہو گیا کہ اتنے بڑے شہر میں پروفیسر شارٹن کو دیکھنے کے لئے بھی وہی لیڈی ڈاکٹر ملی ہے جو میری ہمسائی تھی ۔۔۔ چنانچہ میں نے اس لیڈی ڈاکٹر کے متعلق معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ اسی روز ایک دور دراز علاقے سے تبدیل ہو کر آئی ہے ۔۔۔ اور سنٹرل ہسپتال کے ڈاکٹر چوہدری نے اس کے لئے میرے ساتھ والے فلیٹ میں اس کی رہائش کا بندوبست کیا ہے ۔۔۔ اور رین بو کلب میں بھی ڈاکٹر چوہدری نے ہی اُسے بھیجا تھا ۔۔۔ اس پر میں نے فیصلہ کیا کہ رات کو اس لیڈی ڈاکٹر کے فلیٹ کی تلاشی لی جائے ۔۔۔ چنانچہ رات کو میں نے اس کے فلیٹ کی تلاشی لی۔ لیکن مجھے کوئی خاص چیز نظر نہ آئی تو میں نے سوچا کہ اس سے براہ راست بات کی جائے ۔۔۔ اس پر عادت کے مطابق میں نے ہائے ہائے کا الارم بجانا شروع کر دیا ۔۔۔ مجھے یقین تھا کہ ایک پیشہ ور ڈاکٹر آہیں سن کر لازماً پوچھ گچھ کرے گا۔ اور پھر وہی ہوا۔ میری آوازیں اس لیڈی ڈاکٹر کے کانوں تک پہنچ گئیں اور وہ مجھے پوچھنے آئی ۔۔۔ اس کے بعد وہ میرا علاج کرنے کے لئے اپنا بیگ لے آئی تو میں اس دوران ٹھیک ہو کر اس سے بات چیت کے لئے تیار ہو چکا تھا ۔۔۔ اور اس سے بات چیت کے دوران اچانک مجھے خیال آیا کہ رات اس کے فلیٹ کی تلاشی کے دوران مجھے اس کا میڈیکل بیگ دیکھنے کا خیال ہی نہ آیا تھا ۔۔۔ حالانکہ یہی بیگ وہ ساتھ لے گئی تھی۔ میرا آئیڈیا تھا کہ پروفیسر شارٹن نے ہپناٹزم کے ذریعے بیگ کی طرف سے

اس کی توجہ ہٹادی ہوگی ـــــ اور اس دوران کوئی چیز اس کے بیگ میں رکھ دی گئی ہوگی ـــــ چنانچہ میں نے اس سے بیگ لے کر کھولا اور اس کے بعد ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور پھر مجھے یہاں ہوش آیا" ـــــ عمران نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

" یعنی انہوں نے بیگ کے لاک میں بم ایڈجسٹ کیا ہوا تھا ـــــ لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کو شک کیوں ہوا جب کہ کوئی کیس بھی نہ تھا ـــــ اور پروفیسر شارٹن بیمار بھی ہو سکتا ہے اور کوئی بھی لیڈی ڈاکٹر یا ڈاکٹر اسے چیک بھی کر سکتا ہے ـــــ اور دوسری بات یہ کہ یہ کیا ضروری تھا کہ آپ اس طرح ہائے ہائے کرتے اور وہ بیگ لے کر آپ کے فلیٹ میں آتی" ـــــ ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہاری پہلی بات کا جواب تو یہ ہے کہ پروفیسر شارٹن کی شہرت اچھی نہیں ہے اور میں دراصل صرف اس لئے چونکا تھا کہ جو لیڈی ڈاکٹر اسے دیکھنے گئی وہ میرے ساتھ نئی آکر رہنے لگی تھی ـــــ یہ سارا شک غلط بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ ہم لوگوں کا ذہن اسی طرح شک کی بنا پر تو کیس تلاش کر لیتا ہے ـــــ اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ وہ انتہائی طاقتور بم تھا۔ وہ اگر اس لیڈی ڈاکٹر کے فلیٹ میں بھی پھٹتا تب بھی میرے والا فلیٹ لازماً تباہ ہو جاتا ـــــ اور اب یہ اور بات ہے کہ نہ ہی اس لیڈی ڈاکٹر کو رات کو بیگ کھولنے کی ضرورت پڑی اور نہ وہ کھلا ـــــ اور اتفاق سے وہ کھلا بھی تو میرے ہی فلیٹ میں ـــــ اس طرح ریڈ پینتھرز کا مشن زیادہ اچھے طریقے سے مکمل ہو گیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔



" اچھا اب موجودہ مسئلے کو دیکھ لیں ـــــ تم نے سر سلطان کو رہا کرا لیا اور کیپٹن شکیل کو اس کوٹھی کی نگرانی پر مامور کر دیا ـــــ ٹھیک ـــــ جوزف اور جوانا کو رانا ہاؤس سے اغوا کر لیا گیا ـــــ اور تنویر، صفدر، چوہان اور جولیا بھی اپنے اپنے فلیٹوں سے اغوا ہو چکے ہیں ـــــ اور اب ہم نے وہ مقام تلاش کرنا ہے جہاں ان سب کو لے جایا گیا ہے" ـــــ عمران نے تجزیہ کرنے کے سے انداز میں کہا۔

" یس باس! ـــــ بالکل وہ مقام ـــــ لیکن کوئی کلیو ہی نہیں مل رہا" بلیک زیرو نے کہا۔

" کلیو تو بالکل سامنے ہے ـــــ لیکن مسئلہ ہمیشہ یہی رہا ہے کہ انسان دور کی چیز دیکھتا ہے ـــــ اپنے ناک کے نیچے کی چیز نظر انداز کر دیتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب! ـــــ میں سمجھا نہیں" ـــــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ جوزف اور جوانا دونوں کے جسموں میں او۔ ٹی راڈز فٹ ہیں ـــــ اور میں نے یہ انتظام بھی تمہاری ہی شکایت پر کیا تھا کہ تم نے ایک کیس میں جوزف کو ایمرجنسی استعمال کرنا چاہا تھا تو وہ رانا ہاؤس سے غائب تھا ـــــ وہ دونوں سیر و تفریح کرنے کسی کلب میں چلے گئے تھے ـــــ چنانچہ انہیں فوری طور پر ٹریس کرنے کی غرض سے او۔ ٹی راڈز ان کے جسموں میں فٹ کر دیئے گئے تھے ـــــ چنانچہ اب وہ دونوں جہاں بھی ہوں گے دانش منزل میں موجود او۔ ٹی مشین وہ مقام اور جگہ آسانی سے چیک کر سکتی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے

چہرے پر گہری شرمندگی کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ واقعی اس سے زبردست حماقت ہوئی تھی۔ وہ بڑی آسانی سے جوزف اور جوانا کی لوکیشن چیک کر سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب!۔۔۔ واقعی آپ عظیم ذہن کے مالک ہیں۔۔۔ میں ابھی جا کر لوکیشن چیک کرتا ہوں اور پھر پوری قوت سے ان پر ٹوٹ پڑتا ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"عظیم ذہن کی وجہ سے ہی تو پٹیوں میں جکڑا پڑا ہوں۔۔۔ ورنہ تمہاری طرح آرام سے کرسی پر نہ بیٹھا رہتا۔۔۔ بہرحال فوراً چیک کرو اور پھر باقی ممبرز کو کہنا کہ ان پر ریڈ کریں۔۔۔ وہ خاصے خطرناک لوگ ہیں۔ تم اب دانش منزل نہ چھوڑنا"۔۔۔ عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ بڑے مودبانہ انداز میں عمران کو سلام کرتا ہوا واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔



براؤن ضرب کھا کر کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا دروازے سے نکل کر راہداری کی سامنے والی دیوار سے پوری قوت سے ٹکرایا اور چند لمحوں تک تو فرش پر پڑے پڑے اس کے ذہن پر رنگ برنگے ستارے سے جھلملاتے رہے۔ لیکن پھر اس نے اپنے ذہن کو سنبھالا اور پھر جیسے ہی وہ اٹھا۔ اس نے کمرے میں مشین گن کی تیز فائرنگ اور مارکر اور اپنے دوسرے ساتھیوں کی چیخیں سنیں تو اس نے اندر جانے کی بجائے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں چھلانگ لگا دی اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا باہر نکلتا گیا۔ لیکن برآمدے میں پہنچتے ہی وہ یکلخت ٹھٹھک کر رکا اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا برآمدے کی سائیڈ میں ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ کیونکہ اس نے سائیڈ کی دیوار پر کسی کا سر ایک لمحے کے لئے ابھرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے کوئی اچھل کر اندر کا جائزہ لے رہا ہو۔ اور وہ سمجھ گیا کہ باہر کوئی ایسا آدمی یا زیادہ آدمی موجود

ہیں جو کم از کم اس کے دوست نہیں ہو سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبرز ہوں اور کسی طرح یہاں آپہنچے ہوں۔ چنانچہ وہ تیز رفتاری سے یہی بات سوچتے ہوئے سائیڈ کمرے میں داخل ہو گیا۔ اور پھر اس نے جیسے ہی دروازہ بند کیا۔ اسی لمحے اُسے راہداری میں دوڑتے ہوئے بھاری قدم سنائی دیئے۔ ساتھ ہی مشین گن کی فائرنگ بھی ہو رہی تھی لیکن یہ فائرنگ راہداری میں ختم ہو گئی۔

براؤن دروازے کی جھری سے آنکھ لگائے بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ اسی لمحے وہ حبشی جو اٹا مشین گن اٹھائے برآمدے میں ظاہر ہوا اور ادھر ادھر دیکھتا ہوا باہر نکل گیا۔ ایک لمحے کے لئے تو براؤن کے ذہن میں آیا کہ وہ اس حبشی پر ٹوٹ پڑے۔ لیکن پھر اُسے باہر جھانکنے والے کا خیال آنے کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی آیا کہ نجانے اندر موجود افراد کی کیا پوزیشن ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی اور آزاد ہو چکا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے دروازہ آہستہ سے کھولا اور دروازے کے ساتھ ہی موجود اوپر والی منزل پر جانے والی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ وہ حبشی ابھی واپس نہ آیا تھا۔ اس لئے وہ جلد از جلد دوسری منزل تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔

دوسری منزل سے وہ اوپر چھت پر پہنچ گیا۔ اور پھر چھت کے کنارے پر لیٹ کر اس نے نیچے جھانکنا شروع کر دیا اور پھر اُسے دیوار سے ایک آدمی پھاند کر اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ اس آدمی کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت یافتہ ہے۔ اس لئے اب براؤن کنفرم ہو گیا تھا کہ یہ لازماً سیکرٹ سروس کا آدمی ہو گا۔ وہ آنے والا عمارت کے اندر جا کر اس کی نظروں سے



غائب ہو چکا تھا اور پھر جب کچھ دیر تک اُسے اور کوئی آدمی اندر آتے دکھائی نہ دیئے تو وہ تیزی سے پچھلی طرف آیا اور پھر ادھر موجود پانی کے پائپ سے پھسلتا ہوا وہ چند ہی لمحوں میں عمارت کے عقب میں پہنچ چکا تھا۔ وہاں سے وہ پچھلی دیوار کی طرف گیا۔ لیکن دیوار پھاندنے کی بجائے وہ سائیڈ پر موجود گھنے درخت پر چڑھنے لگا جس کا تنا اندر تھا چند لمحوں بعد وہ اس گھنے درخت کے اوپر پہنچ کر اس کی گھنی شاخوں میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اُسے دراصل خطرہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس کے آدمی عقبی طرف بھی نگرانی کر رہے ہوں اور وہ دیوار پھاندتے ہی ان کی جھولی میں جا گرے۔ اس لئے وہ درخت پر چڑھ گیا تھا تاکہ اطمینان کر لینے کے بعد باہر نکلے۔ ایک تو درخت گھنا تھا دوسرا ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ جب تک وہ درخت پر موجود ہے۔ اسے آسانی سے چیک نہ کیا جا سکے گا۔

اور پھر درخت سے ہی اس نے عقبی طرف دو آدمیوں کو چیک کر لیا۔ ان میں سے ایک تو کچھ فاصلے پر موجود ایک درخت کی اوٹ میں تھا۔ جب کہ دوسرا ایک نالے نما کھائی میں لیٹا ہوا تھا۔ چونکہ اس کوٹھی سے کافی دور دور تک خالی جگہ تھی اس لئے وہ آسانی سے انہیں چیک کر سکتا تھا۔ اب یہ اتفاق تھا کہ اس کی جیب میں اسلحہ بھی موجود نہ تھا اور نہ ہی ٹرانسمیٹر تھا۔ اس لئے مجبوراً وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ آخر یہاں عین وقت پر پہنچ کیسے گئے۔

اسی لمحے اس نے نگرانی کرنے والے دونوں افراد کو نکل کر سامنے کے رخ جاتے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ پھر دونوں جیسے ہی دیوار کی اوٹ میں

ہوئے۔ براؤن جلدی سے نیچے اترا اور چھوٹی دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف کود گیا۔ چند لمحے وہ دیوار کے ساتھ دبکا رہا۔ پھر جھکے جھکے انداز میں کالونی کی طرف دوڑنے لگا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔ اور جب تک وہ کچھ فاصلے پر موجود ایک کوٹھی تک نہ پہنچ گیا اس نے اطمینان کا سانس نہ لیا۔

وہ کالونی کی کوٹھیوں کی درمیانی گلیوں میں سے ہوتا ہوا کالونی کے چوک کے قریب جا نکلا۔ ابھی وہ وہاں ایک دیوار کی سائیڈ میں کھڑا ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ اس نے دُور ایک سائیڈ میں کھڑی سیاہ رنگ کی ایک کار دیکھی اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ یہ لیموسین کار تھی۔ اور تھی بھی کسی خصوصی ماڈل کی۔ اور پھر اُسے یاد آگیا کہ اسی رنگ اور اسی ماڈل کی کار اس نے اس قلعہ نما عمارت کے اندر ایک کھُلے گیراج میں کھڑی ہوئی دیکھی تھی جس میں سلطان کے کہنے پر وہ داخل ہوئے تھے۔ اور جس کا نظام مارکر نے جنرل بریکنگ مشین سے جامد کر دیا تھا۔ اور جہاں سے وہ ایک آدمی کو بیہوش کر کے اٹھا لائے تھے۔ اور یہ کار اس پوزیشن میں کھڑی تھی کہ براؤن اس تک آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس لمبی چوڑی کار کی سائیڈ میں کھڑی دوسری کار کی سائیڈ میں جھک گیا۔ کیونکہ لیموسین کار کی ڈرائیونگ سیٹ والی کھڑکی کا شیشہ کھُلا ہوا تھا۔ جب کہ باقی شیشے بند تھے۔ اور وہ شیشے بھی ڈارک تھے۔ ان میں سے کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ کار کی اندرونی بتی بجھی ہوئی تھی۔ اس لئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی ایسے لگ رہا تھا جیسے سایہ ہو۔ اور ابھی براؤن اوٹ سے جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اس نے کار سے



اسے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سنی اور ساتھ ہی ڈیش بورڈ پر ایک ننھا سا جگنو تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو ــــ صفدر کالنگ۔ اوور" ــــ ایک آواز کار میں سے سنائی دی اور براؤن یہ آواز سنتے ہی چونک پڑا۔ کیونکہ یہ وہی آواز تھی جس نے اُسے کہا تھا کہ وہ ایکسٹو کو فون کر کے فائل منگوا سکتا ہے اور اس نے اپنا نام سعید بتایا تھا۔

"ایکسٹو۔ اوور" ــــ کار میں سے سرد آواز سنائی دی اور براؤن یوں اچھلا کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو گرنے سے بچایا۔

"اوہ! ــــ تو کار میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے اوہ"۔ براؤن کا دماغ اس طرح اچانک ایکسٹو تک پہنچ جانے پر جیسے ماؤف سا ہو گیا۔

"سر! ــــ تلاشی لے لی گئی ہے ــــ کوئی کلیو نہیں ملا۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے! ــــ تم دونوں بھی متبادل جگہوں پر چلے جاؤ ــــ اوور اینڈ آل" ــــ ایکسٹو نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جگنو کی طرح جلنے بجھنے والا بلب بھی بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی لیموسین کار کا لفیس انجن جاگ اٹھا اور جب تک براؤن کچھ سمجھتا کار کی ہیڈ لائٹس روشن ہوئیں اور کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"اوہ! ــــ اوہ کاش! ــــ میرے پاس ریوالور ہوتا ــــ اوہ! ــــ" براؤن نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بے خیالی میں زور سے مٹھی بھینچنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے کھٹک کی آواز

کے ساتھ ہی کار کا دروازہ کھلا تو وہ بُری طرح چونک پڑا۔ بے خیالی میں
اس کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر رکھا ہوا تھا اور مٹھی بھینچنے کی کوشش
میں ہینڈل کھینچ گیا اور دروازہ چونکہ لاک نہ تھا اس لئے وہ کھل گیا۔
براؤن ایک لمحہ تو حیرت سے کھلے دروازے کو دیکھتا رہا جیسے اُسے
اس طرح دروازہ کھلنے پر حیرت ہو رہی ہو۔ مگر دوسرے لمحے وہ بجلی کی
سی تیزی سے اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے
پاس چابی تو نہ تھی کہ وہ انجن سٹارٹ کر سکتا۔ لیکن براؤن کے لئے یہ کوئی
مسئلہ نہ تھا۔ دروازہ کھولنے کے لئے تو چابی کی ضرورت ہو سکتی تھی لیکن
انجن سٹارٹ کرنے کے لئے اس جیسے آدمی کو چابی کی ضرورت نہ تھی۔ اس
نے ایک ہاتھ سے کار کی اندر کی لائٹ جلائی اور دوسرا ہاتھ سٹیرنگ کے
نیچے ڈالا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کی انگلیوں نے
بڑے ماہرانہ انداز میں اگنیشن کی تاریں تلاش کر لی تھیں۔

اس نے جھٹکا دے کر تاروں کو باہر کھینچ کر توڑا اور پھر اس نے جیسے
ہی دو تاروں کے ٹوٹے ہوئے سروں کو ملایا انجن سٹارٹ ہو گیا۔ براؤن
نے بڑے اطمینان سے تاروں کو ایڈجسٹ کیا۔ کلچ دبا کر گیئر بدلا اور دوسرے
لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ اس نے ہیڈ لائٹس جلانے والا
بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔ اُسے اس کالونی کے متعلق اچھی طرح معلوم تھا
کہ یہ کالونی شہر سے کافی دُور بالکل ہٹ کر نئی تعمیر ہوئی تھی اور یہاں سے
شہر تک سیدھی سڑک جاتی تھی۔ اس نے یہاں ایڈجسٹ ہونے سے پہلے
پورے شہر کا راؤنڈ لگایا تھا تاکہ مختلف جگہوں پر اڈے بنانے کے لئے
کوٹھیاں خریدی جا سکیں۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ مشن کے دوران کسی



وقت نئے اڈے کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ اس لئے اس نے اس کالونی
کا بھی تفصیلی جائزہ لینے کے بعد وہ علیحدہ ہٹ کر بنی ہوئی کوٹھی پسند
کی تھی جس میں اس کی ہدایات کے مطابق مارکر نے پہلے ہی ضرورت
کے تمام انتظامات کر دیئے تھے۔

براؤن کار کو تقریباً اڑاتا ہوا آگے بڑھائے لئے گیا۔ گو اُسے معلوم
تھا کہ لیموسین کار انتہائی تیز رفتار ہوتی ہے لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس
کار کو پکڑ لے گا۔ اس لئے وہ کار کو پوری رفتار سے اڑائے لئے جا رہا
تھا۔ پٹرول ٹینک میں پٹرول کی مقدار بتانے والی سوئی خاصا پٹرول ظاہر
کر رہی تھی اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

اور پھر تقریباً شہر میں داخل ہونے سے چند لمحے پہلے اس نے
لیموسین کار کو چیک کر لیا۔ اس کی مخصوص انداز کی بیک بتیوں نے دُور سے
اس کا پتہ بتا دیا تھا اور براؤن نے پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی کار
کی رفتار آہستہ کر دی۔ اور شہر میں داخل ہوتے ہی اس نے رفتار اور بھی
کم کر دی۔ اب وہ بڑے اطمینان سے کار چلاتا ہوا لیموسین کار کا بڑے
ماہرانہ انداز میں تعاقب کر رہا تھا۔ ایک بار اس نے لیموسین سے آگے
بھی کار بڑھا بھی دی تھی لیکن اب ڈرائیونگ سیٹ کا شیشہ بند ہو چکا تھا۔
اس لئے اندر بیٹھا ہوا آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ اور پھر اس نے کار پیچھے کر لی۔
مختلف سڑکوں سے گھومنے کے بعد لیموسین کار اس سڑک پر آ گئی
جہاں وہ قلعہ نما عمارت موجود تھی۔ جہاں انہوں نے چھاپہ مارا تھا اور جب
لیموسین کار اس قلعہ نما عمارت کے گیٹ کی طرف مڑی تو براؤن نے
بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

قلعہ نما عمارت کا پھاٹک خود بخود کھلتا گیا تھا اور کار اندر جا کر غائب ہو چکی تھی۔

"ہوں! —— تو یہی ہے سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر —— اور وہ آدمی جو اپنے آپ کو ایجنٹ بتا رہا تھا —— وہی سیکرٹ سروس چیف ہے —— ٹھیک ہے اب میں اس عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا —— اب میں دیکھوں گا کہ فائل کس طرح باہر نہیں آتی —" براؤن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔ اگلے چوک سے گھما کر اس نے اس کا رخ اس سڑک کی طرف کر دیا۔ جدھر ماریکا ہیڈ کوارٹر تھا اور جہاں ریڈ پینتھرز کے باقی لوگ موجود تھے۔ کار چلانے کے ساتھ ساتھ وہ ذہن میں اس عمارت پر حملہ کرنے اور وہاں سے فائل نکالنے کی ترکیبیں بھی سوچتا جا رہا تھا۔



بلیک زیرو کار سے اترا اور پھر دوڑتا ہوا وہ آپریشن روم میں داخل ہو گیا۔ اس کے چہرے پر جوش کے آثار نمایاں تھے۔ آپریشن روم سے ہوتا ہوا وہ لیبارٹری کی طرف جانے والے راستے پر دوڑتا چلا گیا اور پھر لیبارٹری کے دائیں کونے میں موجود مشین کے سامنے سٹول کھینچ کر بیٹھ گیا۔ اس نے انتہائی برق رفتاری سے مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے اور مشین پر لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی۔ دوسرے لمحے اس پر ایک کار دوڑتی ہوئی نظر آئی اور بلیک زیرو کے چہرے پر اطمینان کے آثار پھیلتے گئے۔ اس کی نظریں سکرین پر جم گئیں۔ کار جس سڑک پر دوڑ رہی تھی اس کا پورا منظر سکرین پر نظر آ رہا تھا۔

"میرا وہاں جانا کام آ ہی گیا" —— بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آخر کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی اور بلیک زیرو نے

تیزی سے ایک بٹن دبایا تو سکرین پر کوٹھی کے گیٹ کا کلوز اَپ اُبھرنا شروع ہو گیا۔ گیٹ پر موجود کوٹھی کا نمبر اب واضح طور پر نظر آرہا تھا۔

اسی لمحے اُسے گیٹ کھلتا نظر آیا تو بلیک زیرو نے بٹن دبا کر کلوز اَپ ختم کیا۔ کار اب کوٹھی کے اندر جا چکی تھی اور اب کوٹھی کا اندرونی منظر نظر آرہی تھی۔ کار ایک پورچ میں جا کر رک گئی۔ برآمدے میں چار مسلح غیر ملکی کھڑے تھے اور پھر کار کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی باہر نکلا اور بلیک زیرو نے تیزی سے کلوز اَپ بٹن دبا دیا اور دوسرے لمحے سکرین پر اس آدمی کا چہرہ اُبھر آیا اور بلیک زیرو کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ یہ براؤن ہی تھا ریڈ پینتھرز کا چیف۔ وہ ان مسلح افراد سے باتیں کر رہا تھا۔ اس کے لب ہلتے نظر آرہے تھے اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عمارت کے اندر چلا گیا۔

بلیک زیرو نے جلدی سے کلوز اَپ والا بٹن آف کیا تو اس نے ایک مسلح آدمی کو کار میں بیٹھتے دیکھا اور پھر کار واپس پھاٹک کی طرف مڑ گئی اور تھوڑی دیر بعد کار پھاٹک سے نکل کر کالونی کے چوک کی طرف بڑھتی گئی۔

بلیک زیرو خاموش بیٹھا دیکھتا رہا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید یہ کار ان کے کسی نئے اڈے پر جا رہی ہے۔ لیکن کالونی سے خاصے فاصلے پر پہنچ کر جب کار ایک سائیڈ روڈ پر مڑی اور رک گئی تو بلیک زیرو چونک پڑا۔ کیونکہ کار کی بتیاں بجھ گئی تھیں اور پھر کار میں سے ایک آدمی نکلا اور تیزی سے واپس مین روڈ کی طرف بڑھتا گیا۔ اب سکرین پر کار کھڑی نظر آرہی تھی۔ اور اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔



" اوہ!۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کار چھوڑنے آیا تھا اور جس طرح یہ اسے چھوڑ رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ چوری کی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے اس کالونی سے واپسی پر اچانک اس کار کو اپنے تعاقب میں چیک کیا تھا۔ اور پھر جب یہ کار ایک بار اس کے ساتھ سے گزرتی ہوئی آگے بڑھی تو وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کی ایک جھلک دیکھ کر چونک پڑا تھا۔ یہ براؤن تھا جس نے اسے اغوا کر کے اس پر تشدد کیا تھا اور جو ریڈ پینتھرز کا چیف تھا۔

اور پھر بلیک زیرو کو یہ بھی یاد آگیا تھا کہ جہاں اس نے اپنے ممبرز سے رپورٹ لینے کے لئے کار روکی تھی یہ کار اس کے ساتھ کھڑی تھی۔ اور اس نے پہلے اس کار کا اچھی طرح جائزہ لیا تھا۔ کار پر پڑی ہوئی گرد بتا رہی تھی کہ یہ کار کافی دیر سے یہاں کھڑی ہے اور اس میں کوئی آدمی بھی نہ تھا۔ لیکن اب وہی کار اس کا تعاقب بھی کر رہی تھی اور اس میں براؤن موجود تھا جو ممبرز کی رپورٹ کے مطابق اس کوٹھی سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا جہاں جوزف اور جوانا کو لے جایا گیا تھا۔ عمران کی طرف سے اشارہ ملنے پر بلیک زیرو نے دانش منزل پہنچ کر او۔ ٹی چیکنگ مشین کے ذریعے اس کوٹھی کا پتہ چلا لیا تھا اور پھر اس نے خاور اور دوسرے ممبرز کو اس کوٹھی پر ریڈ کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور گو عمران نے اُسے دانش منزل سے نکلنے کے لئے منع کیا تھا لیکن اُسے عمران کا فقرہ یاد تھا کہ جس میں اس نے طنز کیا تھا کہ وہ عظیم ذہن کی وجہ سے ہی پٹیوں میں جکڑا پڑا ہے جبکہ وہ صرف کرسی پر ہی بیٹھا رہتا ہے۔ چنانچہ اس نے خود اس کالونی میں

جانے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو وہ موقع محل کے مطابق ممبرز کو ہدایات دے سکے۔ اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس کا جانا خاصا سُود مند ثابت ہوا ہے۔ اب نہ صرف براؤن اس کی نظروں میں آگیا تھا بلکہ اس کے ایک اہم اڈے کو بھی ٹریس کر لیا گیا تھا۔

بلیک زیرو نے جیسے ہی براؤن کو چیک کیا تھا اس نے ایک کراسنگ پر ریڈ سگنل کی وجہ سے دونوں کاروں کو آگے پیچھے رُکتے ہی براؤن کی کار کے اگلے بمپر کے نیچے الیکٹرو فائیڈ بٹن اپنی کار میں موجود مخصوص سسٹم کے تحت پنچ کر دیا تھا اور اسی سسٹم کی وجہ سے وہ کار اور اس کے اردگرد کا منظر اس نے دانش منزل میں بیٹھ کر چیک کر لیا تھا۔

بلیک زیرو نے آپریشن رُوم میں پہنچتے ہی ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"یس۔ جولیا آن دی لائن۔ اوور" — چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ اوور" — بلیک زیرو نے مخصوص آواز میں کہا۔

"جولیا! — اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً ٹاپ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو دس فائیو بلاک کو گھیر لو — مجرموں کا سرغنہ براؤن بھی وہاں موجود ہے اور اس کے مسلح ساتھی بھی۔ اوور" — بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر! — مزید ہدایات کیا ہیں۔ اوور" — جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں براؤن کو زندہ گرفتار کرنا چاہتا ہوں اس لئے تم لوگوں نے اب یہ خود طے کرنا ہے کہ براؤن کو کس طرح زندہ پکڑا جا سکتا ہے۔ صرف براؤن کو۔ باقی کو زندہ پکڑنے کی کوئی شرط نہیں ہے — بلیک زیرو نے کہا۔



"یس سر! — حکم کی تعمیل ہوگی سر — اوور" — جولیا نے کہا۔

"سنو! — جب تم براؤن کو لے کر دانش منزل پہنچو تو سپیشل کال بٹن پریس کرنا۔ کیونکہ دانش منزل میں سپر سسٹم آن ہے۔ اوور" — بلیک زیرو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر — اوور" — جولیا نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار تھے۔ براؤن کے زندہ گرفتار ہونے کے بعد وہ آسانی سے اس سے دوسرے اڈوں کے متعلق معلومات حاصل کر کے ان کا خاتمہ کر سکتا تھا۔ اس طرح یہ مشن مکمل ہو سکتا تھا۔ اور اسے یقین تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھی یقیناً براؤن کو زندہ پکڑ لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

"باس! ——— اگر اس بلڈنگ پر بموں سے حملہ کر دیا جائے تو اسے مکمل طور پر تہس نہس کر کے وہاں سے فائل حاصل کی جا سکتی ہے" ——— میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے لمبے تڑنگے نوجوان نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جاجی! ——— ایسا ہونا ناممکن ہے ——— یہ سیدھا سادھا کیس نہیں ہے تمہارا باس مارکہ اس کھیل میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے ——— یہ عمارت سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے اس کے تباہ ہوتے ہی پورے ملک کی ایجنسیاں فوری طور پر حرکت میں آ جائیں گی ——— اور اس کے بعد فائل تو ایک طرف ہم میں سے کوئی اس عمارت کے نزدیک بھی نہ جا سکے گا۔ اور پہنچنے فائل کو کہاں پہنچا دیا جائے ——— اس لئے ہم نے ایسی منصوبہ بندی کرنی ہے جس سے ہم یہ فائل فوری طور پر حاصل کر سکیں" ——— براؤن نے سرد لہجے میں سامنے بیٹھے جاجی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ مارکہ کے بعد اس نے اس کے نمبر ٹو جاجی کو گروپ کا نمبر ٹو بنا دیا تھا۔



"تو پھر باس! ——— آپ جیسے حکم کریں ——— میری سمجھ میں تو پیچیدگیاں کم ہی آتی ہیں" ——— جاجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ براؤن کوئی جواب دیتا۔ اچانک میز پر ایک طرف رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور وہ دونوں یہ آوازیں سنتے ہی بری طرح چونک پڑے۔ براؤن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی دیکھی اور اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار ابھر آئے کیونکہ فریکوئنسی وہی تھی جو اس اڈے کے لئے مخصوص تھی۔

"کس کی کال ہو سکتی ہے" ——— براؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو آئی وی لائن۔ اوور" ——— دوسرے لمحے ایک نسوانی آواز ابھری اور وہ دونوں بری طرح اچھل پڑے۔ براؤن نے جلدی سے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بولنے سے منع کر دیا جس کے ہونٹ کچھ کہنے کے لئے کھل رہے تھے۔

"ایکسٹو۔ اوور" ——— ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور براؤن نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔

اور اس کے بعد وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے۔ جب بات چیت ختم ہو کر دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں تو براؤن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"باس! ——— وہ تو ہمارے سنٹر کا پتہ دے رہا تھا" ——— جاجی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں! ——— یقیناً اس نے کسی طرح اس اڈے کو ——— اور یہاں میری

موجودگی کو ٹریس کر لیا ہے ـــــ اور اب کسی بھی لمحے سیکرٹ سروس یہاں ریڈ کرنے والی ہے ـــــ یہ تو اتفاق ہے کہ ان کی اور ہماری فریکوئنسی ایک ہی نکلی ـــــ اور اس طرح یہ بات ہمارے علم میں آگئی ـــــ براؤن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

" تو باس اب " ـــــ جاجی نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اب کیا ـــــ اب ہم نے یہ چال ان پر ہی الٹا دینی ہے ـــــ تم فوری طور پر یہاں سے نکل کر زیرو تھری میں پہنچ جاؤ ـــــ فوری طور پر سب ساتھیوں کو بھی نکال لو ـــــ اور ضروری اور اہم سامان بھی نکال لو۔ میں زیرو فور میں جا رہا ہوں ـــــ پھر جیسے ہی یہ لوگ اندر داخل ہوں زیرو فور سے میں انہیں ٹریپ کر لوں گا ـــــ اس کے بعد ہم ان کے ذہن کنٹرول کر کے ان کے ذریعے ہی فائل ہیڈ کوارٹر سے نکلوائیں گے جلدی کرو ـــــ ہری اپ ـــــ اور سنو ـــــ زیرو تھری میں پوری طرح ہوشیار رہنا ـــــ ان کا کوئی آدمی باہر نہ رہ جائے ـــــ ورنہ ساری پلاننگ فیل ہو جائے گی ـــــ چلو جلدی کرو " ـــــ براؤن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف دوڑتا گیا۔

مختلف کمروں سے ہو کر وہ ایک تہہ خانے میں پہنچا اس تہہ خانے کے اندر ایک کافی بڑی مشین دیوار کے ساتھ نصب تھی۔ براؤن نے جلدی سے اس مشین کے ساتھ منسلک نیلے اور سرخ رنگ کے دو پائپ دیوار میں نصب کسی مخصوص دھات کے پائپوں کے ساتھ منسلک کر دیئے اور پھر اس نے جلدی سے مشین کے سامنے بیٹھ کر اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین پر نصب ایک بڑی سی سکرین روشن



ہو گئی اور اس پر کوٹھی کا اندرونی اور سامنے والا حصہ نظر آنے لگا براؤن نے ایک اور بٹن دبایا تو مشین میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

" ہیلو جاجی ـــــ کیا تم نمبر تھری میں پہنچ گئے ہو " ـــــ ؟ براؤن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" یس باس " ـــــ دوسری طرف سے جاجی کی آواز سنائی دی۔

" پوری طرح محتاط رہنا ـــــ یہ لوگ یقیناً کاروں میں آئیں گے اور کاریں یہ چوک پر ہی روکیں گے۔ کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں ہے " براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں نے پورا گھیرا ڈال دیا ہے باس ـــــ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کے کوٹھی میں داخل ہونے کا رسک ہی نہیں لینا چاہئے۔ جیسے ہی یہ کاریں چوک پر رکیں ـــــ ہم انہیں ٹریپ کر لیں۔ اس طرح کوئی آدمی باہر نہیں رہ جائے گا " ـــــ جاجی نے جواب دیا۔

" لیکن اگر تم نے غلط کاریں ٹریپ کر لیں تو " ـــــ براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس ـــــ ایک آدھی کار تو یہاں رک جاتی ہے لیکن ایک سے زیادہ کاریں یہاں نہیں رکتیں ـــــ اور یہ لوگ یقیناً ایک سے زیادہ کاروں میں آئیں گے ـــــ اور پھر رات کے وقت تو یہاں ایک کار کے رکنے کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا " ـــــ جاجی نے جواب دیا۔

" نہیں ـــــ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اکٹھے نہ آئیں۔ اس طرح پلاننگ غلط ہو سکتی ہے " ـــــ براؤن نے جواب دیا۔

" یہ واقعی ممکن ہے ـــــ لیکن باس ـــــ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ

ریڈ اس وقت شروع کریں گے جب سب اکٹھے ہو جائیں گے ـــــ چنانچہ جیسے ہی یہ اکٹھے ہوں گے ــــ میں انہیں زیرو تھری سے ٹریپ کر لونگا۔" جاجی نے جواب دیا۔

"او کے! ــــ یہ ٹھیک رہے گا ــــ بہرحال انتہائی محتاط رہنا۔ اگر کوئی کوٹھی میں داخل ہو بھی گیا تو میں اسے یہاں ٹریپ کر لوں گا ــــ بہرحال اصل بات یہی ہے کہ ان میں سے کوئی بچ کر نکل نہ جائے" ــــ براؤن نے جواب دیا۔

"فکر نہ کریں باس" ــــ جاجی نے کہا اور براؤن نے اوکے کہہ کر بٹن آف کر دیا۔ اب اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں ویسے اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار تھے۔ کیونکہ اسے زیرو تھری کی رینج کا علم تھا۔ اس کی رینج خاصی وسیع تھی، اور اس رینج میں جب زیرو تھری فائر کیا جاتا تو ہر جاندار فوری طور پر ساکت ہو جاتا۔ جب کہ زیرو فور کی رینج صرف اس کوٹھی تک محدود رکھی گئی تھی۔

زیرو تھری اس کوٹھی میں نہ تھی بلکہ اس کوٹھی سے تیسری کوٹھی جو کہ چوک پر تھی وہاں اسے نصب کیا گیا تھا اور یہ تینوں کوٹھیاں ہی ان کے پاس تھیں۔ یہ مارکر کی خاصیت تھی کہ جہاں بھی وہ اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کرتا ہمیشہ ایسے ہی انتظامات کرتا تھا۔ اور آج اس کی یہ خاصیت ان کے کام آ رہی تھی۔ اگر انہیں ٹرانسمیٹر کال نہ ملتی تو زیادہ سے زیادہ یہی ہوتا کہ وہ سیکرٹ سروس کے ریڈ کی صورت میں ملحقہ کوٹھیوں سے نکل کر فرار ہو جاتے۔ لیکن اب کال ملنے کے بعد انہیں انتہائی اہم پلاننگ کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ اور اسے یقین تھا کہ اگر اس کی پلاننگ کامیاب ہو گئی تو وہ



یہ فائل (?) حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

براؤن کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں لیکن سکرین پر کوئی آدمی نظر [نہیں] آ رہا تھا وہ خاموش بیٹھا تھا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا تھا کہ وہ جاجی سے صورت حال معلوم کرے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جاجی جیسے ہی مشن مکمل کرے گا اسے فوراً کال کرے گا۔ اور پھر تقریباً پچیس منٹ بعد ہی مشین سے اچانک سیٹی کی آواز برآمد ہوئی تو اس نے چونک کر بٹن دبا دیا۔

"جاجی کالنگ باس" ــــ بٹن دبتے ہی سیٹی کی بجائے جاجی کی آواز سنائی دی اور اس کے لہجے کے جوش سے ہی وہ سمجھ گیا کہ جاجی اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا ہے۔

"کیا رپورٹ ہے" ــــ براؤن نے بھی پرجوش لہجے میں کہا۔

"وکٹری باس ــــ وہ سات مرد اور ایک عورت پر مشتمل ہیں ــــ تین کاروں میں اکٹھے آئے اور جب وہ کاروں سے نکل کر کوٹھی کی طرف بڑھ رہے تھے کہ میں نے زیرو تھری کا فائر کر دیا اور ان سب کے ساکت ہوتے ہی میرے آدمی حرکت میں آ گئے اور اب وہ سب یہاں میرے سامنے موجود ہیں ــــ میں نے ان کی کاریں بھی منگوالی ہیں" ــــ جاجی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ! ــــ ویری گڈ ــــ یہ بات ہوئی ناں ــــ میں زیرو فور کلوز کر کے تمہارے پاس آ رہا ہوں ــــ تم اس دوران پی سکس الیون (?) مشین سے ان کی ذہنی رپورٹ تیار کرو۔ تاکہ میں انہیں مکمل ہدایات دے کر واپس بھجوا سکوں ــــ اور اس طرح سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر کامیاب ریڈ

ہو سکے ——— وہ لڑکی جولیا اہم ہے۔ کیونکہ اکیسٹو نے اسے احکامات دیئے ہیں ——— اس کا مطلب ہے کہ وہ اس کی نمبر ٹو ہے" ——— براؤن نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ لڑکی غیر ملکی ہے باس" ——— جاجی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ——— میں آ رہا ہوں ——— پھر سب انتظام کر لیتے ہیں" ——— براؤن نے تیز لہجے میں کہا اور جلدی سے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

بٹن آف کرنے کے بعد اس نے وہ نیلے اور سرخ رنگ کے پائپ بھی دیوار سے علیحدہ کئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر وہ جلد ہی خفیہ راستے سے ہوتا ہوا جاجی والی کوٹھی میں پہنچ گیا۔ وہاں جاجی اس کے استقبال کے لئے موجود تھا۔

" آیئے باس ! ——— میں نے ان کی ذہنی رپورٹیں تیار کر لی ہیں" ——— جاجی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک فائل براؤن کی طرف بڑھا دی۔

" ہاں آؤ" ——— براؤن نے فائل لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گئے۔

یہاں کرسیوں پر ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ ——— سات آدمی موجود تھے یہ سب نیم بیہوشی جیسے عالم میں تھے۔ براؤن انہیں پہلے تو غور سے دیکھتا رہا کیونکہ ان میں وہ بھی شامل تھے جنہیں اس نے پہلے مارکر اور جاجی کی مدد سے پکڑا تھا۔ ان دو حبشیوں کے ساتھ۔ لیکن پھر وہ مارکر اور دوسرے ساتھیوں کو ختم کر کے نکل گئے تھے۔

" ہوں ! ——— تو یہ ہے اکیسٹو کی نمبر ٹو جولیا" ——— براؤن نے کرسی پر نیم بیہوشی کے عالم میں بیٹھی ہوئی لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے فائل کھول لی۔



فائل میں کمپیوٹر رپورٹ کی طرح کے آٹھ کاغذ تھے لمبی اور پتلی پٹیوں کی صورت میں ——— اور پھر جاجی نے ہر پٹی کے ساتھ ساتھ کرسیوں پر موجود متعلقہ آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے بتاتا رہا۔ اور براؤن غور سے پٹی اور اس سے متعلقہ آدمی کو دیکھتا اور سر ہلاتا رہا۔

" ٹھیک ہے ——— یہ ذہنی طور پر خاصے سخت لوگ ہیں ——— اس لئے ان کے ذہنوں کو کنٹرول کرنے کے لئے الیون تھرڈ رینج کام دے گی ——— ان سب کو لے چلو الیون تھرڈ رینج میں" ——— براؤن نے کہا اور جاجی نے سر ہلاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور پھر انہیں احکامات دینے لگا۔

" باس ! ——— ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی ——— یہ لڑکی اور یہ تین آدمی تو پہلے بھی گرفتار ہوئے تھے ——— اس وقت آپ نے انہیں الیون تھرڈ کے ذریعے کنٹرول کر کے کیوں نہ بھیجا تھا ——— مارکر تو کہہ رہا تھا کہ ان سے معلومات حاصل کر لی ہیں" ——— جاجی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" دراصل اس وقت دو باتیں ہمیں معلوم نہ تھیں اور وہ بنیادی باتیں تھیں جواب ہمیں معلوم ہو گئی ہیں ——— ایک تو ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہ تھا ——— اور دوسری بات یہ کہ یہ لوگ حالانکہ سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں ——— لیکن بلیک باس کی رپورٹ کے مطابق یہ لوگ بھی بغیر کسی وجہ کے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل

نہیں ہو سکتے —— لیکن اب مجھے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو چکا ہے —— اور اس میں ان ممبروں کے داخلے کی وجہ بھی بن گئی ہے —— تم نے ان لوگوں کی رپورٹ دیکھی ہے اس میں صرف دانش منزل کا لفظ ہے —— جسے یہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہتے ہیں اور دانش منزل کونسی ہے —— اس کا ہمیں کسی طرح علم نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اب مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ جسے دانش منزل کہتے ہیں وہ عمارت کونسی ہے —— میں نے اس عمارت کو دیکھ لیا ہے" —— براؤن نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے سر! —— میں سمجھ گیا —— لیکن اب ان کے ساتھ آپ کیسے جائیں گے —— بیہوش ہو کر —— یا ویسے ہی" —— ؟ جاجی نے کہا۔

"نہیں! —— میں انہیں یہاں سے کنٹرول کروں گا —— صرف ٹوکن کے طور پر تم ان کے ساتھ میرے میک اپ میں جاؤ گے —— ویسے اس صفدر کی رپورٹ بتا رہی ہے کہ اسے دانش منزل کے تمام رازوں کا علم ہے —— اس لئے میں اسے خصوصی طور پر کنٹرول کروں گا —— اور پھر یہ ایکسٹو کا خاتمہ کر کے وہاں سے فائل حاصل کر کے باہر آئے گا۔ اس کے بعد میں تمہیں باہر بلاؤں گا اور پھر ان سب لوگوں سمیت اس ہیڈ کوارٹر کو اڑا دیا جائے گا —— اس طرح ہمارا مشن بھی مکمل ہو جائے گا —— اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے ممبرز بھی اپنے چیف سمیت ختم ہو جائیں گے" —— براؤن نے تیز لہجے میں کہا اور جاجی نے سر ہلا دیا۔



اسی لمحے ایک مسلح نوجوان ان کے قریب آیا۔

"سر! —— یہ لوگ تھرڈی رینج میں فکس کر دیئے گئے ہیں —— اور مشین کام کرنے کے لئے تیار کر دی گئی ہے" —— نوجوان نے کہا۔

"اوکے! —— آؤ جاجی! —— اب دیکھتے ہیں کہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے فائل کیسے باہر نہیں آتی" —— براؤن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

بلیک زیرو جولیا کی طرف سے کسی کال کا منتظر تھا کہ اچانک آپریشن رُوم میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ اور بلیک زیرو یہ آواز سُن کر چونک پڑا۔ کیونکہ یہ سپیشل کال بیل کی آواز تھی۔ بلیک زیرو نے جلدی سے میز کے کنارے پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں کو دبانا شروع کر دیا۔ اور پھر سامنے دیوار پر لگی ہوئی سکرین روشن ہوگئی۔

سکرین پر پہلے تو جھماکے ہوتے رہے۔ پھر دانش منزل کا بیرونی منظر اُبھر آیا۔ پھاٹک کے باہر سیکرٹ سروس کے ممبران کی تین کاریں موجود تھیں اور جولیا پھاٹک کے قریب خاموش کھڑی تھی۔ جیسے پھاٹک کھُلنے کی منتظر ہو۔

بلیک زیرو نے دو اور بٹن دبائے تو سکرین پر جولیا کا چہرہ کلوز اَپ میں آگیا۔ اور پھر سکرین پر "او کے" کے الفاظ ٹیپ ہوئے تو اس نے وہ بٹن آف کر دیئے۔ سُپر کمپیوٹر نے جولیا کو چیک کر لیا تھا اور وہ



مل گئی۔

بلیک زیرو نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر چند مزید بٹن دبائے اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر پھاٹک کھُلتا ہوا نظر آیا۔

جولیا واپس کار میں بیٹھ گئی اور پھر تینوں کاریں تیزی سے چلتی ہوئی دانش منزل کے اندر داخل ہوگئیں۔ اپنی مخصوص جگہوں پر کاریں رُکیں اور سیکرٹ سروس کے ممبران کاروں میں سے باہر آگئے۔ اب سکرین پر دانش منزل کے بیرونی منظر کی بجائے اندرونی منظر نظر آرہا تھا۔ اور بلیک زیرو خاموش بیٹھا انہیں چیک کر رہا تھا۔

صفدر نے ایک کار کے اندر موجود ایک بیہوش آدمی کو باہر نکالا اور اسے کاندھے پر لاد لیا۔ بلیک زیرو نے میز کے کنارے پر موجود ایک [illegible]لے کا بٹن دبا دیا۔

"صفدر! اسے گیسٹ رُوم میں ڈال کر تم سب لوگ واپس چلے جاؤ"۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے [illegible]ن آف کرنے شروع کر دیئے۔ کیونکہ اب انہیں سکرین پر چیک کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ خود ہی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے واپس چلے جاتے۔ [illegible]ان کی روانگی کی اطلاع بھی اسے مِل جاتی۔ اس کے بعد اس کا پروگرام [illegible]ھا کہ وہ گیسٹ رُوم میں جا کر اس براؤن سے ساری پوچھ گچھ کر کے اس [illegible]ن کی بھی تکمیل کر دے گا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار [illegible]یاں تھے۔ کیونکہ اس کے نقطۂ نظر سے یہ مشن اب صحیح طریقے سے [illegible]میل پذیر ہو چکا تھا۔

لیکن دوسرے لمحے آپریشن رُوم کا دروازہ ایک دھماکے سے کھُلا تو

بلیک زیرو یکلخت کرسی سے اچھل پڑا۔

"خبردار! ـــــ ہاتھ اٹھا دو ـــــ ورنہ گولیوں سے بھون ڈالوں گا"۔ صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو حیرت کی شدت سے کسی مجسمے کی طرح اپنی جگہ پر منجمد ہو کر رہ گیا۔ اس کا ذہن ہی اس حیرت انگیز اور ناقابل یقین سچویشن کو کسی طرح قبول نہ کر پا رہا تھا۔

کمرے میں سیکرٹ سروس کے ارکان پھیل چکے تھے۔ البتہ وہ براؤن ان کے ساتھ نہ تھا۔ اور ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ان سب مشین گنوں کا رُخ بلیک زیرو کی طرف تھا۔ سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو اپنے ہی ممبروں کی مشین گنوں کا ٹارگٹ بنا ہوا تھا۔

"میں کہہ رہا ہوں ـــ ہاتھ اٹھا دو" ـــــ صفدر نے غراتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں دوبارہ کہا اور بلیک زیرو کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ صفدر کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اگر بلیک زیرو نے اس بار ہاتھ اٹھانے میں ایک لمحے کی بھی دیر کی تو وہ مشین گن چلا دے گا۔ چنانچہ بلیک زیرو کے ہاتھ میکانکی انداز میں سر سے بلند ہوتے گئے۔

"جولیا! ـــ تم اس کا خیال رکھنا ـــ میں وہ فائل لے آؤں ـــ اگر یہ ذرا بھی غلط حرکت کرے تو اسے گولیوں سے اڑا دینا" ـــــ صفدر نے قریب کھڑی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ جولیا نے جواب دیا اور صفدر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس سپیشل لائبریری کی طرف راستہ جاتا تھا۔ جہاں اہم ترین فائلیں رکھی ہوئی تھیں۔

"یہ کیا حرکت ہے" ـــــ بلیک زیرو نے سنبھلتے ہی انتہائی کرخت



لہجے میں کہا۔ لیکن جولیا تو کیا اس کے کسی ساتھی نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ ان کے چہرے پر موجود تاثرات بدلے۔ وہ سب روبوٹوں کی طرح صرف بلیک زیرو کو دیکھ رہے تھے اور ان کی انگلیاں مشین گنوں کے ٹریگروں پر جمی ہوئی تھیں۔ اور بلیک زیرو کو پہلی بار یہ محسوس کر کے ایک زوردار ذہنی جھٹکا لگا کہ ان سب کی آنکھوں میں شعور والی چمک مفقود تھی۔

"اوہ! ـــ تو یہ ذہنی طور پر کنٹرولڈ ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے دل ہی دل میں سوچا اور اب پہلی بار اس کا ذہن حیرت کے اس شدید جھٹکے سے سنبھل کر سوچنے کے قابل ہوا۔ اور کسی حد تک صورت حال اس کی سمجھ میں آنے لگی۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

اسی لمحے دروازے میں سے ایک اجنبی آدمی اندر داخل ہوا اور یہ براؤن تھا۔ ریڈ پینتھرز کا چیف۔

لیکن اُسے غور سے دیکھتے ہی بلیک زیرو چونک پڑا۔ کیونکہ گو اس آدمی پر براؤن کا میک اپ کیا گیا تھا لیکن وہ کسی طرح بھی براؤن نہ لگتا تھا۔ اس کا قد و قامت اور چہرے کی ساخت براؤن سے مختلف تھی۔ کیونکہ ان سب کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ اس کے ذرا سی حرکت کرتے ہی وہ مشین گنوں کے ٹریگر دبا دیں گے۔ اس لئے وہ خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔

تھوڑی دیر بعد خصوصی دروازے سے صفدر واپس نمودار ہوا تو اس کے ہاتھ میں کراس زیرو کراس ون فائل موجود تھی۔

"یہ لو مسٹر براؤن! ـــ یہ فائل لے لو اور اچھی طرح چیک کر لو کہ یہ وہی فائل ہے" ـــــ صفدر نے میکانکی انداز میں فائل اس اجنبی آدمی کی

طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بھی ایسا تھا جیسے کوئی خود کار مشین بول رہی ہو۔

اس اجنبی آدمی نے فائل صفدر کے ہاتھ سے لی اور پھر اسے غور سے دیکھا اور اس کے بعد اس نے اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے ——— یہ اصل فائل ہے اور مکمل ہے" ——— اس آدمی نے اونچی آواز میں کہا اور فائل سمیت تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

صفدر اسی طرح خاموش کھڑا رہا۔ البتہ اس نے بغل سے لٹکی ہوئی مشین گن اب نہ اتاری تھی۔

"کیا میں ہاتھ نیچے کر لوں" ——— ؟ بلیک زیرو نے بھینچے ہونٹوں سے کہا۔ لیکن اس بار کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا اور وہ اسی طرح بے حس و حرکت کھڑے رہے۔

بلیک زیرو نے آہستہ سے اپنی ٹانگ کو ذرا سا آگے بڑھایا اور پھر میز کے نیچے لگی ہوئی لکڑی کی پٹی پر پیر رکھ کر اس نے اس کے دائیں جوڑ پر اپنے بوٹ کے پنجے کا دباؤ ڈالا۔ تو سر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان سب کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر اوپر چھت کے ساتھ چمٹ گئیں۔ لیکن پھر بھی وہ اسی طرح بے حس و حرکت رہ گئے۔ جبکہ صفدر ایک زور دار جھٹکے سے نیچے گرا تھا۔ کیونکہ اس کی بغل میں موجود مشین گن یکلخت ایک زور دار جھٹکے سے اوپر کو اٹھی تھی اور اس جھٹکے کے نتیجے میں صفدر ٹیڑھا ہوا اور پھر لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا۔

بلیک زیرو نے اسی لمحے جلدی سے ہاتھ نیچے کئے اور پھر بجلی کی سی تیزی سے بیک وقت کئی بٹن دبا دیئے اور پورا کمرہ تیز سائرنوں کی آواز



کے ساتھ گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی چھت پر سے مٹیالے رنگ کی گیس کی بوچھاڑ نکلی اور سارے کمرے میں ایک لمحے کے لئے پھیل کر پھر غائب ہو گئی۔ سائرن البتہ بج رہے تھے۔

بلیک زیرو نے گیس کی بوچھاڑ ہوتے ہی سانس روک لیا تھا۔ لیکن سامنے کھڑے ہوئے ممبر بارش کے قطروں کی طرح نیچے گرے تھے۔

اسی لمحے سامنے دیوار پر وہی سکرین روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو نے دیکھا کہ پھاٹک کے قریب ہی وہ براؤن کے میک اپ میں موجود آدمی فرش پر گرا بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ فائل اس کے ہاتھ میں تھی۔ بلیک زیرو نے بٹن آف کئے اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ دوڑتا ہوا کمرے سے نکلا اور پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ وہ اس طرح دوڑ رہا تھا جیسے اس کے پیروں میں پنکھے لگ گئے ہوں۔

چند لمحوں بعد وہ پھاٹک کے پاس پڑے ہوئے آدمی تک پہنچ گیا۔ بلیک زیرو نے جھک کر اس کے ہاتھ سے فائل جھپٹ لی۔ وہ آدمی مر چکا تھا۔ پھاٹک میں دوڑنے والے انتہائی طاقتور کرنٹ کے ایک ہی جھٹکے نے اسے جاندار سے بے جان میں تبدیل کر دیا تھا۔

بلیک زیرو نے فائل جھپٹی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا واپس آپریشن روم کی طرف بڑھ آیا۔ آپریشن روم میں سیکرٹ سروس کے ممبران اسی طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں بند تھیں۔ بلیک زیرو انہیں پھلانگتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور سپیشل روم کے دروازے کی طرف چلا گیا۔ وہ یہ فائل واپس اس کی جگہ رکھنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اب کسی طرف سے کوئی خطرہ باقی نہ رہا تھا۔ فائل واپس

رکھ کر وہ دوبارہ آپریشن روم میں آیا اور پھر اس نے جلدی سے پہلے صفدر کو اٹھایا اور اُسے لے کر وہ آپریشن روم سے نکلا اور اُسے لے جا کر اس نے میٹنگ روم میں موجود کرسی پر ڈال دیا۔ اس طرح اس نے ایک ایک کر کے جولیا سمیت سارے ممبروں کو میٹنگ روم میں پہنچا دیا اس کے بعد اس نے مخصوص بٹن دبا کر چھت سے چپکی ہوئی ان کی مشین گنیں اتاریں اور انہیں لے کر وہ لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ان مشین گنوں کو اچھی طرح چیک کیا۔ پھر انہیں سٹور روم میں پھینک کر وہ واپس آپریشن روم میں آ گیا۔ اور وہاں سے نکل کر وہ دوبارہ پھاٹک کی طرف گیا اور پھاٹک کے قریب پڑی ہوئی اس آدمی کی لاش اٹھائی اور لے جا کر برقی بھٹی میں ڈال دی۔ اور پھر اطمینان سے واپس آ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس سپیشل ہاسپٹل" ــــ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو! ــــ ڈیوٹی پر کون ڈاکٹر ہے" ــــ؟ بلیک زیرو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سر! ــــ ڈاکٹر عقیل لاسٹ نائٹ شفٹ پر کام کر رہے ہیں" ــــ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"اس سے بات کراؤ ــــ جلدی" ــــ بلیک زیرو نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"یس سر! ــــ ہولڈ آن فار ون سیکنڈ سر" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر واقعی ایک یا زیادہ سے زیادہ دو سیکنڈ گذرے ہوں گے کہ



دوسری آواز رسیور پر اُبھری۔

"یس سر ــــ ڈاکٹر عقیل بول رہا ہوں" ــــ بولنے والے کا لہجہ بھی مودبانہ تھا۔

"ایکسٹو سپیکنگ ــــ میں عمران سے فوری طور پر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن اکیلے میں" ــــ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"بہتر سر! ــــ میں بندوبست کرتا ہوں سر ــــ ہولڈ آن کریں سر" ــــ ڈاکٹر عقیل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں ــــ" چند لمحوں بعد عمران کی نیند میں ڈوبی ہوئی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ــــ بلیک زیرو نے احتیاطاً اسی لہجے میں کہا۔

"بات کرو طاہر! ــــ کال ڈائریکٹ ہے اور میں اکیلا ہوں" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب! ــــ سچوئیشن انتہائی اہم ہو گئی ہے" ــــ بلیک زیرو نے اس بار اصل لہجے میں کہا اور پھر عمران سے مل کر واپس آنے سے لیکر اب تک کی تمام تفصیل اُسے سنا دی۔

"اوہ! ــــ ویری بیڈ سچوئیشن ــــ یہ تو شاید اس فائل کے چکر میں اُلجھ کر براؤن کا رابطہ ممبرز کے ذہنوں سے وقتی طور پر ختم ہو گیا اور تمہیں انہیں بیہوش کرنے کا موقع مل گیا ــــ ورنہ وہ تمہارا خاتمہ اپنے ہی ممبرز کے ہاتھوں ہو جاتا" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ــــ نجانے کس طرح میں نے اپنے ذہن کو کنٹرول کیا۔ ورنہ اس حیرت انگیز سچوئیشن نے تو میرا ذہن ہی ماؤف کر دیا تھا۔ میں

تصور بھی نہ کرسکتا تھا کہ اس طرح کی سچوایشن کبھی آسکتی ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران ہی ایکسپوز ہوکر گنیں تان لیں گے ــــ لیکن اب کیا کرنا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی ــــ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ آپ ہی اس کا کوئی حل بتائیں" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ ریڈ فلیٹرز انتہائی جدید ترین مشینری سے کام لے رہے ہیں ــــ اس کا مطلب ہے کہ یہ پوری تیاریوں سے آئے ہیں اور میرے زخمی ہو جانے سے انہیں کھل کھیلنے کا موقع مل رہا ہے ــــ انہوں نے یقیناً ممبرز کو کنٹرول کرنے کے لئے ایس۔ پی۔ الیون تھرڈی مشین استعمال کی ہے۔ اور صفدر کے فائل لے کر آنے سے ظاہر ہے کہ انہوں نے پہلے تمام ممبرز کی ذہنی رپورٹس حاصل کی ہیں۔ تب ہی انہیں پتہ چلا ہوگا کہ صفدر دانش منزل کے رازوں سے واقف ہے۔ کیونکہ ایک کیس میں اُسے ایکس تھری بنا کر دانش منزل کا چارج دیا گیا تھا ــــ اور اب مجھے اپنی حماقت پر غصہ آرہا ہے کہ میں نے اس کے بعد سارا سسٹم تبدیل کیوں نہیں کیا۔ بہرحال اب ایک ہی صورت ہے کہ تم صفدر کو لیبارٹری میں لے جاؤ اور اس کے جسم میں کنٹرولنگ سوئچ تلاش کرو۔ یہ یقیناً اس کی کھوپڑی کے عقبی طرف گردن سے ذرا نیچے کھال کے اندر فٹ ہوگا۔ اس سوئچ کو نکال کر اسے ٹریسنگ کمپیوٹر کے ذریعے چیک کرو۔ تمہیں اس کے کنٹرولر کی تنصیب کا پتہ چل جائے گا۔ اس کے بعد تم ٹائیگر کے ذمے لگاؤ کہ وہ اس جگہ کی نگرانی کرے ــــ براؤن کا قد و قامت اور حلیہ اُسے بتا دینا۔ جب وہ براؤن کو ٹریس کر لے کیونکہ براؤن لازماً ساری صورت حال سمجھ گیا ہوگا اور وہ اب نئے اڈے پر جا کر نئے سرے سے پلاننگ کریگا۔ ہم نے اس نئے اڈے کو تلاش کرنا ہے۔



اس کے بعد اُسے آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے ــــ ٹائیگر کی رپورٹ ملنے کے بعد جوانا کے ذمے یہ کام لگانا ــــ وہ ایسے معاملات میں تیز ہے اس طرح ہی براؤن کو پکڑا جا سکتا ہے ــــ ویسے ہو سکتا ہے کہ وہ دانش منزل پر ریڈ کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے تم پوری طرح محتاط رہنا" ــــ عمران نے اُسے مکمل اور تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ــــ ٹھیک ہے سر" ــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ایک تو مشن کم از کم سیکرٹ سروس کو بھی اپنے طور پر مکمل کرنا چاہیئے۔ اب میں کسی گڑبڑ کی رپورٹ نہ سنوں ــــ سمجھے" ــــ عمران کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"یس سر" ــــ بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر دوبارہ میٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا تا کہ وہاں سے بیہوش صفدر کو اٹھا کر لیبارٹری میں لے جا سکے۔

براؤن سکرین کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مائیک تھا اور سامنے موجود مشین کے مختلف بٹنوں پر اس کے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں رکھی ہوئی تھیں۔ سکرین پر اس وقت تین کاریں انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھیں۔

پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر وہ آدمی تھا جس کا نام ___ سعید تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ غیر ملکی لڑکی جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ پچھلی سیٹ پر حاجی براؤن کے میک اپ میں بیٹھا ہوا تھا اور باقی ممبرز دوسری کاروں میں تھے۔ براؤن نے انتہائی ذہانت سے کام لیتے ہوئے یہ پلاننگ کی تھی۔ اس نے سیکرٹ سروس کے سارے ممبران کے ذہن جدید ترین مشین کے ذریعے کنٹرول میں کئے تھے۔ ان سب کی گردنوں کی پشت میں اس نے کنٹرولنگ سوئچ کھال میں سی دیئے تھے۔ اور اب ان کے اعصاب اور ان کے ذہن اس مشین کے تابع تھے۔ اور انہوں نے وہی کچھ کرنا تھا جس کا اس



مشین کے ذریعے براؤن نے انہیں حکم دینا تھا۔ ایک لحاظ سے سیکرٹ سروس کے سارے ممبران مشینوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ ان کے شعور ماؤف کر دیئے گئے تھے۔ اور یہ مشین ان کے لاشعور کو کنٹرول کر رہی تھی یہی وجہ تھی کہ براؤن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر کو کار ڈرائیونگ کرنے کے لئے مسلسل ہدایات دے رہا تھا۔ پیچھے آنے والی دونوں کاروں کے ڈرائیورز کو اس نے صرف اتنی ہدایات دی تھیں کہ وہ پہلی کار کا تعاقب کریں گے۔

تھوڑی دیر بعد اس نے تینوں کاروں کو اس قلعہ نما عمارت کے پھاٹک کے سامنے پہنچا کر رکنے کے احکامات دیئے اور پھر اس نے تیزی سے ایک بٹن دبا دیا۔

"جولیا ___ اب تم نیچے اترو گی اور سپیشل کال کا بٹن پریس کرو گی۔" بٹن دباتے ہی براؤن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں مائیک میں بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی جولیا کا جسم کسی مشین کی طرح حرکت میں آیا اور پھر وہ کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتری اور اس نے پھاٹک کے دائیں طرف ستون کے ایک مخصوص پتھر پر مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو پتھر تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور اندر سے ایک پلیٹ ابھر کر باہر آ گئی جس میں سرخ رنگ کا ایک بٹن موجود تھا۔ جولیا نے وہ بٹن دبا دیا۔ بٹن دبا کر وہ پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔

چند لمحوں بعد اس بٹن والی پلیٹ سے اس طرح روشنی نکل کر جولیا کے چہرے پر پڑی جیسے فلش لائٹ چمکتی ہے۔ چند لمحوں تک یہ تیز لائٹ چمکنے کے بعد ختم ہو گئی اور پھر بٹن والی پلیٹ اندر چلی گئی اور اس کی جگہ خود بخود پتھر

واپس اپنی جگہ پر آ گیا اور اس کے ساتھ ہی بڑا سا پھاٹک کھلتا گیا۔

"تم واپس سیٹ پر بیٹھ جاؤ جولیا! ـــــ اور صفدر! ـــــ تم کار اندر لے جا کر اسی جگہ روکو گے جہاں تم لوگ کاریں روکتے ہو" ـــــ براؤن نے پھاٹک کھلتے دیکھ کر تیزی سے مختلف بٹن دباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سکرین پر جولیا کو واپس کار میں بیٹھتے دیکھا اور کاریں تیزی سے کھلے پھاٹک میں داخل ہو کر عمارت کے اندر چلی گئیں۔ تینوں کاروں کے اندر جاتے ہی ان کے عقب میں پھاٹک بند ہو گیا۔

اب سکرین پر اس عمارت کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔ براؤن چونکہ پہلے اس عمارت میں جا چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہ کمرہ کس طرف ہے جہاں سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو بیٹھتا ہے۔ براؤن نے جلدی سے کونے میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"اب ہدایات پر مکمل عمل ہو گا جاجی! ـــــ صفدر تمہیں بیہوش آدمی کی طرح کاندھے پر اٹھائے گا" ـــــ براؤن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر کاریں رکتے ہی سب ممبرز میکانکی انداز میں باہر نکلے اور صفدر نے پچھلی سیٹ پر لیٹے ہوئے جاجی کو گھسیٹ کر باہر نکالا اور کندھے پر لاد لیا۔ اسی لمحے مشین کے کونے پر سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل اٹھا۔ اور پھر مشین سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"صفدر! ـــــ اسے گیسٹ روم میں ڈال کر تم سب لوگ واپس چلے جاؤ" ـــــ بولنے والا ایکسٹو تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف وہ سرخ بلب بجھ گیا جو ایکسٹو کی آواز کی وجہ سے جلا تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا مسلسل جلتا بجھتا ہوا بلب بھی بجھ گیا۔ یہ بلب کاروں کے پھاٹک میں



داخل ہوتے ہی جلنے بجھنے لگا تھا۔ اور اس بلب کے بجھتے ہی براؤن بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ایکسٹو نے ہدایات دے کر ممبرز سے نہ صرف رابطہ ختم کر دیا ہے بلکہ وہ اب یقیناً انہیں مارک بھی نہیں کر رہا کیونکہ یہ چھوٹا بٹن یہی بتا رہا تھا کہ ان ممبرز کو کسی چیک سے باقاعدہ مارک کیا جا رہا ہے اور یہی براؤن کی نظر میں سب سے اہم کامیابی ہوئی تھی ورنہ شاید اس خوفناک عمارت میں ذہنی طور پر کنٹرولڈ ہونے کے باوجود سیکرٹ سروس کے ممبرز بے بس ہی رہتے۔

صفدر اسی طرح جاجی کو کاندھے پر اٹھائے بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ اور باقی ممبرز بھی کاروں سے نکل کر خاموش کھڑے تھے۔ براؤن نے انتہائی تیز رفتاری سے مختلف بٹن دبائے اور پھر تیز لہجے میں کہنے لگا۔

"صفدر! ـــــ تم جاجی کو کاندھے سے نیچے اتار دو ـــــ اور اب تم سب ممبرز مشین گنیں سنبھال کر برآمدے کے دائیں طرف کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھو گے ـــــ جاجی تمہارے پیچھے ہو گا ـــــ اس کمرے میں داخل ہو کر تم نے وہاں موجود آدمی کو ہاتھ اٹھانے کے لئے کہنا ہے ـــــ اور اگر وہ ہاتھ نہ اٹھائے تو اسے گولیوں سے بھون ڈالنا ہے ـــــ جلدی کرو ـــــ ہری اپ" ـــــ براؤن نے چیختے ہوئے کہا اس نے ایکسٹو کو فی الحال بے بس کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ صفدر کو فائل کی جگہ معلوم نہ ہو۔ ایسی صورت میں وہ صفدر کو حکم دے سکتا تھا کہ وہ ایکسٹو پر تشدد کر کے اس سے فائل کا پتہ معلوم کرے۔

براؤن کی ہدایت پر ان سب نے تیزی سے اپنے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتاریں اور تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھ گئے۔ جاجی

بھی ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ صفدر سب سے آگے تھا اور باقی ممبرز اس کے پیچھے تھے۔

دروازے کے سامنے پہنچ کر صفدر نے لات مار کر بند دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اندر وہی آدمی موجود تھا جسے پہلے سر سلطان کے بتانے پر براؤن اور اس کے ساتھی اس عمارت کا نظام جامد کر کے اٹھا لائے تھے اور پھر سب کچھ براؤن کی مرضی کے مطابق ہوتا گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی صفدر مطلوبہ فائل حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

براؤن نے فائل جاجی کے ہاتھ میں دینے کا حکم دیا اور ساتھ ہی صفدر کے منہ سے یہ بھی کہلوایا کہ جاجی فائل چیک کر لے۔ جب جاجی کی آواز سنائی دی کہ فائل اصل اور درست ہے تو براؤن مسرت سے کانپنے لگا۔ اس نے جلدی سے مشین کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ اب اس کا رابطہ براہ راست جاجی سے ہو گیا تھا اور باقی ممبرز سے وقتی طور پر رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ کیونکہ براؤن اب جاجی کو ہدایات دے کر اسے اس عمارت سے صحیح سلامت فائل سمیت باہر لے آنا چاہتا تھا۔

"جاجی! ــــ فائل لے کر فوراً باہر نکلو ــــ اور پھاٹک کی طرف بڑھو۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کی کنڈی کھولو اور باہر آجاؤ ــــ اس کے بعد فوراً ٹیکسی لے کر فائل کو یہاں لے آنے کی بجائے سیدھا الرحیم کالونی سنٹر پہ لے جاؤ ــــ احتیاط سے" ــــ براؤن نے تیز لہجے میں جاجی کو ہدایات دیں اور ساتھ ہی مشین کے کچھ اور بٹن دبا دیئے۔ سکرین پر چھایا ہوا اور اب اس پر کمرے کا منظر ابھرنے کی بجائے اس کمرے کا بیرونی منظر ابھر آیا تھا۔ جس میں جاجی فائل اٹھائے تیزی سے چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

براؤن نے احتیاط سے کام لیتے ہوئے اسے سیکرٹ سروس کی کار استعمال کرنے کی ہدایت نہ کی تھی کہ ہو سکتا ہے اس میں کوئی خاص آلہ نصب ہو جس سے گڑبڑ ہو جائے۔ اس کا پروگرام تھا کہ جیسے ہی جاجی فائل لیکر باہر جائے گا وہ صفدر کو ایکسٹو پر فائرنگ کرنے کا حکم دے گا اور پھر صفدر کے ذریعے ہی اس عمارت میں ڈائنامیٹ لگا کر اسے تباہ کر دیگا۔ لیکن اس وقت اس کی پوری توجہ فائل اور جاجی پر مرکوز تھی۔

جاجی تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھا جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی جاجی نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کی کنڈی کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اچانک مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور سکرین پر جھماکے ہونے لگ گئے۔ اور اس نے جاجی کو فائل سمیت پھاٹک کے قریب ہی زمین پر گرتے دیکھا تو اس نے جلدی سے مختلف بٹن دبا کر دوبارہ صفدر سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی کہ یکلخت ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔ اور مشین پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی پوری مشین اس طرح ساکت ہو گئی جیسے بجلی چلے جانے سے بجلی سے چلنے والی مشین یکلخت ساکت ہو جاتی ہے۔

براؤن ایک لمحے تک تو پاگلوں کے سے انداز میں مشین کو دیکھتا رہا۔ جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ یہ اچانک کیا ہو گیا۔ اور پھر وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھا۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا مائیک اس نے جھنجھلاتے ہوئے انداز میں پھینک دیا۔

"اوہ! ـــ اوہ! ـــ عین آخری موقع پر یہ کیا ہوگیا ـــ اوہ! ـــ یہ رابطہ کیسے ختم ہوگیا" ـــ براؤن نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے پلٹ کر دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔

لیکن ابھی وہ دروازے تک نہ پہنچا تھا کہ یکلخت ٹھٹھکا اور پھر واپس تیزی سے بھاگتا ہوا ایک اور مشین کی طرف بڑھا۔ جو پہلی مشین سے ذرا فاصلے پر تھی۔ اسے اچانک ایک خیال آگیا تھا۔ اس لئے اس مشین کے سامنے پہنچ کر جلدی جلدی اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے مشین سے سیٹی کی آواز نکلی۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــ ٹارکم اٹنڈنگ باس ـــ اوور" ـــ ایک اجنبی سی آواز سنائی دی اور سیٹی کی آواز بند ہوگئی۔

"ہیلو ـــ براؤن کالنگ یو۔ اوور" ـــ براؤن نے تیز چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــ حکم کیجئے باس ـــ اوور" ـــ ٹارکم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹارکم ـــ تم ایسا کرو کہ سب ساتھیوں کو فل ریڈ کے لئے تیار ہونے کا حکم دے دو ـــ ہم نے اسی عمارت پر ریڈ کرنا ہے جہاں تم نے مارکر کی نگرانی میں پہلے ریڈ کیا تھا ـــ میں ابھی تمہارے پاس خود پہنچ رہا ہوں ـــ اوور اینڈ آل" ـــ براؤن نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مشین کے بٹن آف کر دیئے۔

ٹارکم پوائنٹ ون کا انچارج تھا۔ اور اس کا دس آدمیوں کا گروپ تھا۔ یہ وہ گروپ تھا جسے ریڈ ہیڈ کوارٹرز میں ایکشن گروپ کہا جاتا تھا۔ یہ ہر قسم



ے ریڈ کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ اور ان کے پاس جدید ترین نسی حربوں کا توڑ بھی ہر وقت موجود رہتا تھا۔

براؤن نے اب یہی فیصلہ کیا تھا کہ خود اس عمارت پر براہ راست ڈ کرے۔ کیونکہ اس کے سوا اب دوسرا کوئی چارہ کار نہ رہا تھا۔

"سنو! ـــ تم لوگ یہیں رہو گے ـــ میں پوائنٹ ون پر جا رہا ں ـــ ہو سکتا ہے کہ مجھے تمہاری بھی اچانک ضرورت پڑ جائے۔ لئے تم سب پوری طرح تیار رہنا" ـــ براؤن نے دروازے ے باہر نکلتے ہی وہاں موجود دو مسلح افراد سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس! ـــ ویسے آپ حکم کریں تو ہم اب بھی پوری طرح تیار ـــ آپ کے ساتھ ہی چلتے ہیں" ـــ ایک مسلح آدمی نے بڑے بانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں! ـــ وہ سائنسی نظام کی حامل عمارت ہے ـــ تمہاری بجائے ن گروپ زیادہ کامیاب رہے گا ـــ ویسے پھر بھی تمہاری رورت کسی بھی وقت پڑ سکتی ہے ـــ ٹرانسمیٹر آن رکھنا ـــ میں ی بھی وقت تمہیں کال کر سکتا ہوں" ـــ براؤن نے تیز اور تحکمانہ ے میں کہا اور پھر دوڑتا ہوا پورچ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ ھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے کوٹھی کے گیٹ سے نکل کر سڑک آگئی اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی پوائنٹ ون کی طرف ی جا رہی تھی۔

رات کا آخری پہر ہونے کی وجہ سے سڑکیں بالکل سنسان پڑی ئی تھیں اس لئے براؤن کار کو اس کی پوری رفتار سے اڑائے چلا جا رہا

تھا۔اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔کیونکہ ایک لحاظ سے مشن عین تکمیل تک پہنچ گیا تھا۔پھر نجانے کیا ہو گیا کہ سب کچھ ہی پلٹ گیا۔اور اب اُسے اپنے آپ پر بے پناہ غصہ آرہا تھا کہ اس نے فائل کے چکر میں صفدر اور دوسرے لوگوں سے وقتی طور پر رابطہ کیوں ختم کر دیا۔ ورنہ ظاہر ہے وہ اتنی آسانی سے اس مشن کو سبوتاژ نہ ہونے دیتا۔ لیکن ظاہر ہے اب پچھتانے سے کیا ہو سکتا ہے۔اب تو یہی ہو سکتا تھا کہ وہ اب اس عمارت پر ہی چڑھ دوڑے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دے۔اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا اور اب ذہنی طور پر وہ یہ فیصلہ کر چکا تھا۔



بلیک زیرو نے صفدر کی گردن کو ٹٹولا اور پھر وہ یہ دیکھ کر واقعی چونک پڑا کہ صفدر کی گردن کے عقب میں شانوں کے درمیان ایک پتلا سا بٹن موجود تھا۔جسے وہ اُنگلی سے محسوس کر سکتا تھا۔ وہ اس جگہ کو غور سے دیکھنے لگا۔اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ یہاں کھال پر کوئی ٹانکا وغیرہ نظر نہ آرہا تھا۔ بالکل صاف اور نارمل کھال نظر آرہی تھی۔ لیکن غور سے دیکھنے پر ایک معمولی سی لکیر اُسے نظر آگئی۔اور وہ اس لکیر کو دیکھ کر ہی چونکا تھا کہ کھال کو کاٹنے اور جوڑنے کے لئے انتہائی جدید ترین ایجاد لیزر شعاعوں کو استعمال کیا گیا ہے جس میں یہ خصوصیت تھی کہ وہ بیک وقت کاٹتی بھی ہے اور جوڑتی بھی ہے۔اور اس کا جوڑ اس قدر صاف اور بے داغ ہوتا ہے کہ بس ایک انتہائی معمولی سی لکیر ہی غور سے دیکھنے پر نظر آسکتی ہے یہ شعاعیں اس سے پہلے آنکھوں کے آپریشن کے لئے تو استعمال کی جاتی تھیں لیکن کھال کے آپریشن کے لئے ان شعاعوں کا استعمال بلیک زیرو نے

صرف اخبار میں پڑھا تھا کہ ایسے تجربات کئے جا رہے ہیں۔ لیکن اب مجرموں نے اسے باقاعدہ استعمال کیا تھا۔

"ہوں!۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ مجرم انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کر رہے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑی مہارت سے تیز اور باریک نشتر سے کٹ لگا کر وہ بٹن باہر نکال لیا۔ اور پھر زخم پر اس نے مخصوص ٹیپ لگا دی۔ اس نے بٹن کو ایک مخصوص دھات کی ڈبیہ میں رکھ دیا جو وہ پہلے ہی لیبارٹری سے اٹھا لایا تھا۔ اور پھر اس نے صفدر کو اٹھایا اور اسے واپس لے جا کر میٹنگ روم کی کرسی پر بٹھا دیا۔ اور پھر وہ کیپٹن شکیل کو اٹھانے لگا تھا کہ یکلخت رک گیا۔

"اس طرح تو بہت دیر لگے گی۔۔۔ مجھے ان کے آپریشنز بھی کر دینے چاہئیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے سوچا اور تیزی سے واپس آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں سے وہ نشتر، مخصوص ٹیپ اور وہ دھات کی ڈبیہ اٹھا لی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے انٹی انجکشنز کا پورا ڈبہ بھی الماری سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ جو اس فوری طور پر بیہوش کر دینے والی گیس کے اثرات کو ختم کرتا تھا۔ اگر یہ انٹی انجکشنز نہ لگائے جاتے تو پھر اس گیس کے اثرات اڑتالیس گھنٹوں کے بعد جا کر ختم ہوتے۔ جبکہ انجکشنز لگانے کے دس منٹ بعد ہی انہیں ہوش آ جاتا۔

میٹنگ روم میں پہنچ کر اس نے ایک ایک کر کے سب کی گردنوں سے وہ بٹن باہر نکالے اور انہیں دھات کی ڈبیہ میں بند کر کے زخموں پر ٹیپ لگاتا گیا۔ جب سب ممبرز کی گردنوں سے وہ بٹن باہر آ گئے تو بلیک زیرو



نے ان سب کے بازوؤں میں انٹی انجکشنز لگائے اور پھر سامان سمیت کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آپریشن روم میں آ گیا۔ اور اس نے میٹنگ روم کی سکرین کا بٹن آن کر دیا۔ اب سکرین پر وہ میٹنگ روم کا منظر چیک کر رہا تھا۔

بٹنوں والی ڈبیہ بلیک زیرو نے لیبارٹری کی ایک مخصوص الماری میں رکھ دی۔۔۔ اور باقی سامان آپریشن روم میں رکھا۔ اس نے انٹی سیپٹک لوشن سے ہاتھ دھوئے اور پھر واپس آپریشن روم میں آ گیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد آپریشن روم میں کیپٹن شکیل کی کراہ گونجی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں کے وقفے سے ایک ایک کر کے سارے ممبر ہوش میں آتے گئے۔ اور وہ سب اسی طرح حیرت بھرے انداز میں اس کمرے کو دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ کہاں پہنچ گئے ہوں۔

"یہ تو دانش منزل کا میٹنگ روم ہے۔۔۔ لیکن ہم تو ٹاپ کالونی کے چوک پر تھے۔۔۔ پھر یہاں کیسے پہنچ گئے"۔۔۔ صفدر نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور باقی سب نے بھی اسی طرح کی حیرت کا اظہار کیا تو بلیک زیرو کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے آثار پھیلتے گئے اسے سب سے زیادہ خطرہ اس بات سے تھا کہ کہیں ان ممبرز کو درمیانی واقعات یاد نہ رہ گئے ہوں اور اس طرح انہیں آپریشن روم میں داخل ہونا اور ایکسٹو پر گنیں تان لینا یاد آنے کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو کی شکل وصورت بھی یاد رہ سکتی تھی۔ لیکن اب ان کی باتیں سن کر اسے پوری طرح اطمینان ہو گیا کہ اس کے خدشات غلط ہیں۔ ان سب کے ذہن پوری طرح کنٹرولڈ

تھے۔ اور ان بٹنوں نے ان کے شعور کو مکمل طور پر سلا دیا تھا۔ اس طرح انہیں قطعاً یاد نہ تھا کہ وہ شعور کے سو جانے سے اس کی بحالی تک کیا کیا کرتے رہے ہیں۔

"تم لوگوں کو ہوش آ گیا" ـــــ بلیک زیرو نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دباتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔ لیکن اس کا لہجہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سرد تھا۔

"ب ـــ ب ـــ باس! ـــ یہ سب کیا ہو گیا ـــــ ہم تو ٹاپ کالونی کی کوٹھی پر چھاپہ مارنے کے لئے جیسے ہی کاروں سے باہر نکلے اچانک ہمارے ذہنوں پر گہرا اندھیرا چھا گیا ـــــ اور اب ہماری آنکھیں یہاں کھلی ہیں" ـــــ جولیا نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ابھی ہچکیاں لے لے کر رونا شروع کر دے گی۔

"تم سب اب ناکارہ ہوتے جا رہے ہو ـــ اس بار عمران زخمی ہو کر ہسپتال میں پڑا ہے تو تمہاری کارکردگی میرے سامنے آ رہی ہے ـــ تمہیں عمران انگلی پکڑ کر چلاتا رہے تو تم چلتے رہتے ہو ـــ ورنہ تمہاری اپنی صلاحیتیں ختم ہو گئی ہیں ـــ اگر میں تمہارا ہر وقت خیال نہ رکھتا تو تم اس بار مجرموں کے ہاتھوں میں اس طرح کھیل جاتے کہ شاید پورے ملک کی سلامتی خطرے میں پڑ جاتی ـــــ تم نے وہاں پہنچ کر کسی قسم کی احتیاط نہیں کی۔ اس لئے مجرم چوکنے ہو گئے ـــــ اور پھر انہوں نے تم پر ریز ڈال کر تمہیں بیہوش کیا اور تمہارے ذہنوں کو کنٹرول کرنے کے لئے تمہاری گردنوں کی پشت میں جدید ترین کنٹرولڈ سوئچ لگا دیئے جس کی وجہ سے تمہارا شعور سو گیا۔ اور لاشعور اور اعصاب مجرموں کے کنٹرول میں



چلے گئے اور اس کے بعد مجرموں نے تمہیں کنٹرول کر کے یہاں دانش منزل بھیجنا چاہا۔ تاکہ تم یہاں داخل ہو کر آپریشن روم میں مجھ پر سٹین گنوں سے حملہ کر دو اور اس کے بعد یہاں سے ملکی سلامتی کی فائل حاصل کر کے مجرموں کے ہاتھ میں دے دو ـــ اور پھر دانش منزل کو ڈائنامیٹ سے تباہ کر دو ـــــ یہ پلاننگ تھی مجرموں کی ـــــ اور اگر میں ہر وقت تمہاری طرف سے آنکھیں کھلی نہ رکھوں تو مجرم یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے۔ لیکن میں نے تمہیں واپسی پر راستے میں ہی پک کر لیا ـــــ اور پھر تمہارے کنٹرولڈ سوئچ نکلوا کر تمہیں یہاں پہنچا دیا گیا ہے ـــــ اور اب تم ہوش میں آئے ہو" ـــــ بلیک زیرو نے ساری کہانی اپنی مرضی کے مطابق بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ باس! ـــ اوہ! اگر ایسا ہو جاتا تو باس" ـــــ جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا۔ اس کے منہ سے واقعی سسکیاں نکلنے لگی تھیں جیسے اسے اس تصور سے ہی رونا آ رہا ہو۔ جب کہ باقی ممبرز کی آنکھیں جھک گئی تھیں اور وہ مسلسل ہونٹ کاٹ رہے تھے۔ ان سب کے چہروں پر شرمندگی کے واضح آثار دکھائی دے رہے تھے۔

"میں نے تمہیں یہ سب کچھ اس لئے نہیں بتایا کہ تم رونے بیٹھ جاؤ۔ میرا مقصد تمہیں صرف یہ بتانا ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہو ـــــ عام آدمیوں سے ذہنی طور پر بھی تمہیں زیادہ بلند ہو ـــ اور تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں موجود ہیں جو اس سروس کا رکن بننے کے لئے ضروری ہوتی ہیں ـــــ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے عمران کے

پیچھے لگ کر اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنا چھوڑ دیا ہے اس لئے تمہارا یہ حشر ہوا ہے ــــــ چنانچہ میں نے تمہیں ایک موقع اور دینے کا فیصلہ کیا ہے ــــــ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری آنکھیں اب قبروں میں ہی کھلتیں" ــــــ بلیک زیرو کا لہجہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"ب ــــ ب ــــ باس! ــــ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ آپ کو کبھی شکایت نہ ہو گی" ــــــ جولیا نے یکلخت بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔

"شکایت پیدا ہوئی تو تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے ــــ بہرحال میں تمہیں ہر لحاظ سے چاق و چوبند دیکھنا چاہتا ہوں ــــ سپر ایجنٹس! تمہارے اندر معمولی سی کمزوری ــــ بے احتیاطی اب قابلِ برداشت نہ ہو گی ــــ یہ لاسٹ وارننگ ہے تم سب کے لئے" ــــ بلیک زیرو کو انہیں لتاڑنے کا واقعی موقع مل گیا تھا۔

"یس باس! ــــ" اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ممبرز بھی مضبوط لہجے میں بولے۔ اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجرم اب یقیناً ٹاپ کالونی والی کوٹھی سے فرار ہو گئے ہوں گے۔ اور اب جب تک ان کا نیا ٹھکانہ سامنے نہ آئے ــــ تم میک اپ میں رہو گے اور اپنے متبادل ٹھکانوں پر ــــ لیکن تمہیں ہر وقت مکمل طور پر تیار رہنا ہو گا ــــ اب تم جا سکتے ہو ــــ باہر تمہاری کاریں موجود ہیں" ــــ بلیک زیرو نے کہا اور اس نے مائیک کا بٹن آف کر دیا۔ اب اس کا پروگرام یہی تھا کہ وہ انہیں یہاں سے بھیج کر ان کے بٹنوں کو عمران کی ہدایت کے مطابق چیک کر کے ان کا دوسرا اڈہ تلاش کریگا۔ تاکہ مجرموں پر ریڈ کیا جا سکے۔ اور اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ پوری قوت سے مجرموں پر جھپٹ کر اس بار ان کا خاتمہ ہی کر دے گا۔ لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ اس بار ان کا نیا ٹھکانہ تلاش کیا جا سکے۔

سکرین پر وہ ممبرز کو میٹنگ روم سے نکل کر اپنی کاروں کی طرف بڑھتے دیکھتا رہا۔ اور جب کاریں مڑ کر پھاٹک کی طرف بڑھیں تو اس نے پھاٹک کھول دیا اور جب کاریں پھاٹک سے گذر کر باہر چلی گئیں تو اس نے پھاٹک بند کیا اور پھر سپر نظام کا بٹن آن کر کے وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھا اور لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔

دانش منزل سے باہر نکلتے ہی جولیا نے پیچھے آنے والی کاروں کو ہاتھ باہر نکال کر رکنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اپنی کار سائیڈ پر کر کے روک دی۔ پیچھے آنے والی دونوں کاریں بھی رک گئیں۔

"کیا بات ہے جولیا ـــــ؟" ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے پوچھا۔

"سنو! ـــــ واقعی ہماری صلاحیتیں ختم ہوتی جا رہی ہیں ـــــ اور اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم خود اپنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے مجرموں پر بھرپور ہاتھ ڈالیں ـــــ اور پھر ان کی لاشیں جا کر ایکسٹو کے سامنے پھینک دیں تاکہ اسے بھی معلوم ہو سکے کہ سیکرٹ سروس کے ممبر مردہ نہیں ہیں" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا ہے" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اس دوران پچھلی کاروں سے چوہان اور کیپٹن شکیل بھی اتر کر جولیا کی کار کے قریب پہنچ چکے تھے۔ وہ دونوں ہی پچھلی کاریں ڈرائیو کر رہے تھے۔



"ہمیں پہلے اسی کوٹھی پر چھاپہ مارنا چاہیے ـــــ اگر مجرم وہاں سے نکل بھی گئے ہوں گے ـــــ تب بھی ہمیں وہاں سے ان کے متعلق کوئی نہ کوئی کلیو مل سکتا ہے" ـــــ پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے تنویر نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے ـــــ سنو! کیپٹن شکیل اور چوہان کاریں لے کر ٹاپ [illegible] چلو ـــــ کاروں کے خفیہ بکس میں اسلحہ موجود ہے وہ نکال لینا" ـــــ جولیا نے واقعی لیڈروں کی سی شان سے حکم دیتے ہوئے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے۔ اور جولیا نے کار آگے بڑھا دی۔

اس کے چہرے پر اس وقت خاصی سختی چھائی ہوئی تھی۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا یہ ریڈ چیف باس کی پلاننگ کے خلاف ہو" اچانک پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

"خاموش رہو خاور! ـــــ ہمارے اسی خوف نے تو ہمیں بے کار کر دیا ہے ـــــ اور ہم ایکسٹو اور عمران کی پلاننگ پر کٹھ پتلیوں کی طرح ناچنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے ـــــ جو ہوگا دیکھا جائے گا" ـــــ جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ جولیا! ـــــ واقعی ہم لوگوں میں ایسا ہی اعتماد ہونا چاہیے۔ اب تم حقیقی معنوں میں ممبر ٹو باس لگ رہی ہو ـــــ گڈ شو" ـــــ صفدر نے کہا اور جولیا نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"آپ لوگ بھی اسلحہ نکال لیں" ـــــ چند لمحوں بعد جولیا نے کہا اور پچھلی

سیٹ پر بیٹھا ہوا تنویر جھک گیا۔

تھوڑی دیر بعد خفیہ خانوں سے مشین گنیں نکال لی گئیں۔ جولیا کے کہنے پر چند ہلکے اور طاقتور بم بھی نکال لیے گئے۔ یہ کاریں خصوصی طور پر تیار شدہ تھیں اور ان میں ایسے خفیہ خانے بنے ہوتے تھے جن میں ہنگامی ضرورت کے لیے خصوصی اسلحہ رکھا جاتا تھا۔ اب یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ یہ کاریں ریڈ پینتھرز کی تحویل میں رہی تھیں۔ لیکن انہیں شاید یہ خیال بھی نہ آیا تھا کہ ان میں خفیہ خانے اور اسلحہ بھی ہو سکتا ہے۔ ورنہ ان کی ساری پلاننگ فوری طور پر فیل ہو جاتی۔ ظاہر ہے بغیر اسلحہ کے وہ خالی ہاتھ تو وہاں ریڈ کرنے سے رہے تھے۔

ٹاپ کالونی کے پہلے چوراہے پر پہنچ کر جولیا نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر آئی۔ ابھی صبح ہونے کے آثار پوری طرح واضح نہ ہوتے تھے۔ لیکن اندھیرے میں کمی آگئی تھی اور اکا دکا کاریں وہاں سے گذر رہی تھیں۔ جولیا کے ساتھ دوسرے لوگ بھی اتر آئے۔

"ہماری مطلوبہ کوٹھی تو یہاں سے تیسری ہے ـــــ لیکن میرا خیال ہے کہ مجرموں کا صحیح اڈہ وہ نہیں ہے" ـــــ صفدر نے غور سے اس کوٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں وہ پہلے چھاپہ مارنے آئے تھے۔ لیکن ٹریپ کر لیے گئے تھے۔

"کیا مطلب! ـــــ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ـــــ جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ممبر بھی صفدر کی بات سن کر چونک پڑے۔

"مس جولیا! ـــــ چیف باس نے بتایا ہے کہ ہم پر بیہوش کر دینے والی ریز استعمال کی گئی ہیں ـــــ اور ہم اس وقت اسی چوک کو کراس



کر کے اس کونے والی کوٹھی کے قریب تھے جب ہمارے ذہنوں پر یکلخت اندھیرا چھا گیا تھا ـــــ اور بیہوش کر دینے والی ریز کی طاقت کھلی فضا میں زیادہ دور تک قائم نہیں رہ سکتی ـــــ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ یہ چوک کے کونے والی کوٹھی بھی یقیناً مجرموں کے پاس ہے ـــــ اور یہیں سے ہم پر ریز فائر کی گئیں ـــــ دوسری بات یہ کہ کونے والی کوٹھی ـــــ اس کے ساتھ والی کوٹھی ـــــ اور وہ تیسری کوٹھی، جس پر ہم چھاپہ مارنا چاہتے تھے۔ ایک ہی ساخت کی ہیں ـــــ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ تینوں کوٹھیاں ایک یونٹ ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ویری گڈ صفدر! ـــــ بہت خوب! ـــــ واقعی تم نے صحیح اور بروقت سوچا ہے ـــــ بالکل ایسا ہی ہو گا ـــــ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ان تینوں کوٹھیوں پر بروقت چھاپہ مارنا چاہیئے" ـــــ جولیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میری تجویز اور ہے ـــــ اس وقت ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی ہے ـــــ اس لئے ایک گولی چلنے کی آواز پوری کالونی میں پھیل جائے گی ـــــ دوسری بات یہ کہ ہم اب تک یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ کوٹھیاں خالی ہوں گی ـــــ اور مجرم یہاں سے شفٹ ہو چکے ہوں گے ـــــ لیکن اگر ایسا نہ ہوا اور وہ لوگ اندر ہوئے اور پھر مقابلہ شروع ہو گیا تو یقیناً پولیس چند لمحوں میں یہاں پہنچ جائے گی ـــــ اس کے بعد ہمیں اپنی جانیں چھڑوانی مشکل ہو جائیں گی ـــــ اور اگر ہم پولیس کے ہتھے چڑھ گئے تو پھر ایکسٹو نے ہمیں دوسرا موقع نہیں دینا۔ اس لئے

میری تجویز یہ ہے کہ ہم مجرموں والی چال ان پر اُلٹا دیں ـــــ ہمیں ان تینوں کوٹھیوں پر فوری بیہوش کر دینے والی گیس کے میزائل پھینکنے چاہئیں ـــــ اور جب ہماری تسلی ہو جائے کہ اگر اندر کوئی موجود بھی ہوگا، تب بھی وہ مقابلہ نہ کر سکے گا پھر ہم اطمینان سے ہر قسم کی سچوئیشن ڈیل کر سکتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل سے اپنی تجویز بتاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں چیف باس کو ہر دوسرے تیسرے روز ہمیں اس طرح ڈانٹ پلا دینی چاہیے ـــــ ایک ہی ڈانٹ سے ہم سب کے ذہن پوری طرح کام کرنے لگ گئے ہیں" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور باقی ممبرز بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیپٹن شکیل کی بات درست ہے ـــــ تنویر! ـــــ میزائل گنیں نکال لو ـــــ جلدی کرو ـــــ میری کار میں یہ موجود ہیں" ـــــ جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور تنویر واپس کار میں داخل ہو گیا۔

چند لمحوں بعد جب تنویر کار سے باہر آیا تو اس کے پاس تین میزائل گنیں تھیں۔ ان کے ذریعے فوری طور پر بیہوش کر دینے والی گیس سے بھرے ہوئے چھوٹے میزائل خاصی دُور تک پھینکے جا سکتے تھے۔

"کیپٹن شکیل! ـــــ صفدر اور تنویر! ـــــ تم تینوں ایک ایک کوٹھی میں میزائل فائر کرو گے ـــــ اس کے لئے ایسے سپاٹ تلاش کرو گے کہ گیس پوری کوٹھی میں پھیل جائے ـــــ ہری اَپ" ـــــ جولیا نے کمانڈر انچیف کے سے لہجے میں کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک ایک گن تنویر کے ہاتھ سے لی اور پھر وہ تینوں ہی آگے بڑھ گئے۔



"تم سب کاروں سے ہٹ کر اوٹ میں ہو جاؤ ـــــ کہیں کوئی گشتی پولیس پارٹی آ گئی تو خوامخواہ چکر میں پھنس جائیں گے" ـــــ جولیا نے باقی ممبرز سے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے پیچھے درختوں کی اوٹ میں ہونے کے لئے بڑھ گئے۔ جب کہ جولیا کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔

صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل سائیڈ کی گلیوں میں غائب ہو چکے تھے اور پھر جب تقریباً دس بارہ منٹ گذر گئے اور ان میں سے کوئی بھی واپس نہ آیا تو جولیا کو شدید پریشانی سی محسوس ہونے لگی۔ عجیب طرح کی بے چینی۔ اور پھر وہ کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کرتی، کونے والی کوٹھی کا پھاٹک کھلا اور صفدر نکل کر آتا دکھائی دیا۔ اور پھر جب تک صفدر سڑک کراس کر کے اس تک پہنچتا اس نے دوسری کوٹھیوں سے کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی آتے دیکھ لیا۔ اور اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"میں نے پہلی کوٹھی پر فائر کیا ـــــ اور فائر کرنے کے چند منٹ بعد میں دیوار پھاند کر اندر چلا گیا تاکہ چیکنگ کر سکوں ـــــ کوٹھی تو بالکل خالی ہے وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے ـــــ لیکن اس کے اندر جدید ترین مشینری نصب میں نے دیکھی ہے" ـــــ صفدر نے قریب آ کر باقاعدہ رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"درمیانی کوٹھی تو بالکل ہی خالی ہے ـــــ وہاں کوئی آدمی نہیں ہے باقی ہر چیز پر پڑی ہوئی گرد بتا رہی ہے کہ وہاں کوئی رہتا ہی نہیں" ـــــ تنویر نے قریب آ کر اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اُسے سخت مایوسی

ہو رہی ہو۔

"تیسری کوٹھی میں بارہ افراد بیہوش پڑے ہیں" ـــ کیپٹن شکیل نے کہا اور وہ سب کیپٹن شکیل کی بات سن کر اچھل پڑے۔

"بارہ آدمی" ـــ جولیا نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــ بارہ آدمی ـــ دو آدمی برآمدے میں موجود ہیں۔ اور ان کے پاس مشین گنیں بھی ہیں ـــ ویسے بھی وہ سب کے سب غیر ملکی ہیں ـــ اور چہرے مہرے سے ہمارے ہی بھائی بند لگتے ہیں" ـــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ اس کا مطلب ہے کہ کونے والی کوٹھی اور تیسری کوٹھی کے درمیان کوئی خفیہ راستہ موجود ہے جس سے وہ آتے جاتے ہیں ـــ بہرحال ہمیں فوری طور پر اس تیسری کوٹھی پر چھاپہ مارنا چاہیئے" ـــ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"آؤ پھر دیر کس بات کی ـــ جلدی کرو" ـــ صفدر نے کہا اور اس کے بعد وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے اس طرح کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے جیسے وہ مجرموں کے کسی اڈے کی بجائے اپنے ہی گھر میں جا رہے ہوں ـ کیپٹن شکیل کی تجویز واقعی انتہائی برموقع اور کارآمد ثابت ہوئی تھی ورنہ ان بارہ آدمیوں پر قابو پانے کے لئے نجانے کیا کچھ کرنا پڑتا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کوٹھی کے اندر موجود تھے جولیا کے حکم پر مختلف کمروں میں بیہوش پڑے ہوئے افراد کو ایک بڑے کمرے میں اکٹھا کر لیا گیا تھا اور کچھ ممبرز کو اس نے خفیہ راستوں اور تہہ خانوں کی تلاش میں لگا دیا



"یہ اکیلا ایک کمرے میں تھا ـــ جب کہ باقی تین تین چار کی تعداد میں تھے ـــ اس کا مطلب ہے کہ ان کا چیف یہی ہوگا" ـــ صفدر نے فرش پر بیہوش پڑے ہوئے ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ اسے اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے چلو ـــ پہلے اسی سے پوچھ گچھ کرتے ہیں ـــ تنویر! ـــ تم ان کا خیال رکھنا انہیں ہماری مرضی کے بغیر ہوش میں نہیں آنا چاہیئے" ـــ جولیا نے تنویر اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر اس بیہوش آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا جس کی طرف صفدر نے اشارہ کیا تھا۔

اور پھر صفدر۔ کیپٹن شکیل اور جولیا اس آدمی کو لے کر ایک علیحدہ کمرے میں آ گئے۔ اور پھر جب تک کیپٹن شکیل اسے کرسی پر بٹھاتا صفدر نے اسے باندھنے کے لئے رسی بھی تلاش کر لی اور چند لمحوں بعد وہ آدمی کرسی پر مضبوطی سے بندھ گیا۔

"اب اسے ہوش میں لانے کے لئے تو انٹی انجکشنز چاہیئے ـ ہمیں گیس فائر کرنے سے پہلے اس کا خیال ہی نہیں آیا" ـــ صفدر نے چونک کر کہا۔

"یہ ابھی ہوش میں آجاتا ہے ـــ جسمانی تکلیف سب سے زود اثر انٹی انجکشن ہوتی ہے" ـــ جولیا نے کرخت لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال پوری قوت سے بیہوش آدمی کے دائیں کان کے نیچے جبڑے پر مار دی۔ اور پھر اس کا ہاتھ بجلی کی تیزی سے چلنے لگا۔ وہ بالکل جلاد بنی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ انتہائی سفاک

اور سرد مہر ——— اور پھر چند ضربوں کے بعد اس آدمی کے منہ سے خون نکلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اور جولیا ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اس نے مشین گن کو اچھال کر اب اسے نال سے پکڑ لیا تھا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

اور پھر جیسے ہی اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں جولیا کا بازو حرکت میں آیا اور مشین گن کا دستہ ایک زوردار دھماکے سے اس آدمی کے جبڑے پر پڑا اور اس آدمی کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اس کا بندھا ہوا جسم پھڑکنے لگا۔

صفدر اور کیپٹن شکیل خاموش کھڑے تھے۔ ظاہر ہے جولیا نمبر ٹو بنا [illegible] تھی اور وہ اس کے ماتحت تھے۔ اور اس وقت جولیا واقعی باس بنی ہوئی تھی۔

اس آدمی کے چیختے ہی جولیا کا ہاتھ بجلی کی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی اس آدمی کے حلق سے فلک شگاف چیخ نکلی۔ کیونکہ مشین گن کے دستے کی دوسری ضرب پہلی سے کہیں زیادہ زوردار تھی۔ اور اس آدمی کے گال کے ٹکڑے اڑ گئے تھے اور اندر سے ٹوٹا ہوا جبڑا جھانکنے لگ گیا تھا۔ دوسری چیخ کے ساتھ ہی اس کی گردن دوبارہ ڈھلک گئی۔ جولیا نے ایک بار پھر بازو اٹھایا ہی تھا کہ صفدر بول پڑا۔

"مس جولیا! ——— ذرا آہستہ ——— ورنہ یہ مر جائے گا" ——— صفدر نے کہا اور جولیا کا اٹھا ہوا بازو ایک جھٹکے سے نیچے ہو گیا۔

"یہ پھر بیہوش ہو گیا ہے ——— احمق" ——— جولیا نے جھلاتے ہوئے



لہجے میں کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا پر واقعی ایکسٹو کی جھاڑ کا زبردست اثر ہوا تھا۔

"ایک منٹ! ——— یہ ابھی ہوش میں آجائے گا" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ بیہوشی انتہائی تکلیف کی وجہ سے ہے اور تکلیف چونکہ جاری تھی اس لئے یہ بیہوشی عارضی تھی۔

اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں کھلیں اور اس کے منہ سے پے در پے کئی چیخیں نکل گئیں۔

جولیا نے ایک بار پھر مشین گن کو ہوا میں اچھال کر اسے دستے سے پکڑا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے مشین گن کی نال اس آدمی کی آنکھوں کے درمیان جما دی۔ اس آدمی کی آنکھوں سے شدید خوف اور پریشانی جھلک رہی تھی۔ وہ واقعی سخت دہشت زدہ لگ رہا تھا۔

"سنو! ——— ایک لمحے میں کھوپڑی اڑا دوں گی ——— بولو! کیا نام ہے تمہارا" ——— جولیا نے بھوکی بلی کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"مم ——— مم ——— میرا نام رابرٹ ہے ——— رابرٹ" ——— اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ ٹوٹے ہوئے جبڑے کی وجہ سے اس کی آواز انتہائی نامانوس سی لگ رہی تھی اور الفاظ واضح طور پر سمجھ نہ آرہے تھے۔

"تم یہاں کے چیف ہو ——— تم نے وہ بیہوش کرنے والی ریز چوک پر پھینکی تھیں" ——— ؟ جولیا نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"وہ ——— وہ ——— بب ——— بب ——— باس جاجی تھا ——— مم مم ——— میں نہ تھا" ——— رابرٹ نے اسی طرح خوف زدہ لہجے میں کہا۔

جولیا کے یکلخت اور بے پناہ تشدد اور پھر آنکھوں کے درمیان رکھی ہوئی مشین گن کی نال اور جولیا کی غراہٹ۔ ان سب نے مل کر اس کے اعصاب کو ختم کر دیا تھا۔

"جا جی ۔۔۔ وہ کون ہے" ۔۔۔؟ جولیا نے پوچھا۔

"اُسے چیف باس نے مارکر کی جگہ نمبر ٹو باس بنایا ہے ۔۔۔ مارکر مر گیا ہے" ۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"چیف باس کون ہے" ۔۔۔؟ جولیا نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"چیف باس براؤن ہے ۔۔۔ ریڈ ہیڈکوارٹرز کا چیف" ۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا اور اس کی بات سن کر جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔

"براؤن کہاں ہے ۔۔۔ فوراً بتاؤ۔ ورنہ ۔۔۔" جولیا نے لہجے کو اور زیادہ سرد کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے نال کو اور زور سے دبا دیا۔

"پوائنٹ ون پر ۔۔۔ وہ چلتے وقت مجھے یہی بتا کر گئے تھے۔" رابرٹ نے جلدی سے جواب دیا۔

"اب جو سوال پوچھ رہی ہوں ۔۔۔ وہ میں تمہیں آزمانے کے لئے پوچھ رہی ہوں ۔۔۔ ورنہ اس کا جواب مجھے معلوم ہے ۔۔۔ اگر تم نے غلط جواب دیا تو ایک لمحے میں ٹریگر دبا دوں گی" ۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔" رابرٹ نے کہنا چاہا۔

"پوائنٹ ون کہاں ہے" ۔۔۔ جولیا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔



"ایگل ہلز کوٹھی نمبر پینتیس" ۔۔۔ رابرٹ نے اتنی تیزی سے جواب دیا جیسے اگر اُسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"بس کافی ہے" ۔۔۔ جولیا نے بھوکے بھیڑیئے کے سے انداز میں کہا اور ٹریگر دبا دیا۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فرش پر بکھر گئی۔

"آؤ صفدر ۔۔۔ اب اس کوٹھی پر ریڈ کرنا ہو گا" ۔۔۔ جولیا نے اسی طرح سرد لہجے میں دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

صفدر اور کیپٹن شکیل نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا جولیا نے جس سرد مہری اور سفاکی سے اس بندھے ہوئے آدمی کی کھوپڑی اڑائی تھی اس نے انہیں واقعی حیران کر دیا تھا۔

"باقی لوگوں کا کیا کرنا ہے" ۔۔۔ صفدر نے جولیا کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"تنویر کے لئے اچھا شکار ثابت ہوں گے" ۔۔۔ جولیا نے بغیر مڑے جواب دیا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر جب اس بڑے کمرے میں پہنچے تو باقی ساتھی بھی وہاں تنویر کے ساتھ موجود تھے۔

"یہ تو انتہائی حیرت انگیز کوٹھیاں ہیں ۔۔۔ تینوں کے درمیان خفیہ راستے بھی ہیں ۔۔۔ اور تہہ خانوں میں عجیب و غریب مشینری بھی فٹ ہے" ۔۔۔ نعمانی نے جولیا کو بتایا۔

"اوہ اچھا! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ان کا بڑا ہیڈ کوارٹر ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اب ۔۔۔" جولیا نے ابھی فقرہ مکمل نہ کیا تھا کہ ساتھ والے کمرے سے ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی اور جولیا بغیر فقرہ مکمل کئے

خاموش ہو گئی۔

"میں دیکھتا ہوں" ـــ صفدر نے کہا اور دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے آگئی۔

صفدر نے ٹیلیفون والے چھوٹے کمرے میں داخل ہو کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــ اس کا لہجہ بالکل رابرٹ جیسا تھا۔

"رابرٹ! ـــ میں براؤن بول رہا ہوں ـــ کیا تم سب مشن کے لئے تیار ہو" ـــ؟ دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔ اور صفدر نے اس کی آواز پہچان لی کہ یہ براؤن تھا۔ کیونکہ وہ پہلے بھی اس سے گفتگو کر چکا تھا۔

"یس چیف باس" ـــ صفدر نے مختصر سا جواب دیا تاکہ لمبی بات کرنے سے کہیں اس کے لہجے کا بھانڈہ نہ پھوٹ جائے۔

"تو سنو! ـــ میں ایکشن گروپ کے ساتھ ریڈ کروں گا ـــ اور تم لوگوں نے باہر رہ کر صرف نگرانی کرنی ہے تاکہ باہر سے کسی قسم کی مداخلت نہ ہو سکے" ـــ براؤن نے کہا۔

"یس باس" ـــ صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن تم لوگوں نے انتہائی محتاط رہنا ہے ـــ کیونکہ جس عمارت پر ہم نے ریڈ کرنا ہے وہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس لئے وہاں ہر قسم کے حالات سے سابقہ پڑ سکتا ہے ـــ اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ اب تم جاجی کی بجائے نمبر ٹو ہو ـــ جاجی مر چکا ہے" ـــ براؤن نے کہا۔

"یس باس! ـــ تھینک یو باس" ـــ صفدر نے اس طرح جواب



دیا جیسے اسے نمبر ٹو بننے پر بے حد مسرت ہوئی ہو۔ لیکن ساتھ ہی وہ چیف باس سے انتہائی مرعوب بھی ہو۔

"ابھی پوری طرح صبح ہونے میں ایک گھنٹہ باقی ہے اور میں نے پروگرام بنایا ہے کہ ایک گھنٹے بعد ہم ریڈ کریں گے ـــ کیونکہ صبح ہوتے ہی رات کو گشت کرنے والی پولیس پارٹیاں واپس چلی جاتی ہیں اور عام لوگوں کی طرف سے مداخلت کا خطرہ نہیں ہوتا ـــ لیکن پھر بھی تم نے انتہائی محتاط رہنا ہے ـــ ٹرانسمیٹر ساتھ رکھنا۔ اس کے ذریعے میں تمہیں ہدایات دیتا رہوں گا ـــ تم لوگوں نے پوری طرح تیار رہنا ہے اسلحے کے لحاظ سے۔ لیکن میری اجازت کے بغیر مداخلت بالکل نہیں کرنی ـــ تم ایسا کرو کہ صرف دو آدمیوں کو وہیں چھوڑ کر باقی ساتھیوں سمیت رنگین روڈ کے پہلے چوراہے پر اب سے ٹھیک پینتالیس منٹ بعد پہنچ جاؤ ـــ میں وہیں پہنچ کر باقی ہدایات تمہیں دوں گا" ـــ براؤن نے تیز تیز لہجے میں اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــ صفدر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں پوائنٹ ون پر جانے کی ضرورت نہیں ہے ـــ یہ لوگ دانش منزل پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہم انہیں راستے میں ہی پکڑ سکتے ہیں" ـــ صفدر نے جولیا سے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"نہیں ـــ اب صورت حال ایسی ہے کہ ہمیں ایکسٹو سے بات کر لینی چاہئے" ـــ جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ جیسے تمہاری مرضی ـــــ ویسے تمہاری پہلی بات تو یہ تھی کہ ہم ان کی لاشیں ایکسٹو کو پیش کریں گے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس وقت مسئلہ دانش منزل پر حملے کا نہ تھا ـــــ یہ بہت اہم بات ہے ـــــ نعمانی نے بتایا ہے کہ یہاں انتہائی جدید ترین اور عجیب و غریب مشینری نصب ہے ـــــ ہوسکتا ہے کہ یہ براؤن بھی دانش منزل کے حفاظتی سائنسی نظام کو سبوتاژ کرنے کے لئے کوئی اہم مشینری ساتھ لیکر جا رہا ہو ـــــ اس لئے اب چیف باس سے بات کرنا ضروری ہوگیا ہے" جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تمہاری بات درست ہے ـــــ میرا خیال ہے کہ چیف باس کو بھی ایسا ہی کوئی خطرہ لاحق ہوا تھا کہ اس نے دانش منزل کا سارا نظام ہی سیل کر دیا تھا" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جولیا نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

" یہاں سے نہیں ہوسکتا ہے یہاں سے ہونے والی کال کہیں کیچ ہو رہی ہو باہر سے" ـــــ صفدر نے آگے بڑھ کر کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے رسیور واپس رکھ دیا۔

" چلو پھر نکلو یہاں سے ـــــ فوراً" ـــــ جولیا نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب اس کوٹھی سے نکل کر واپس اپنی کاروں کی طرف بڑھنے لگے۔

جولیا نے تنویر کو ان آدمیوں کے خاتمے کا کہہ دیا تھا اس لئے تنویر ان



کے ساتھ نہ آیا تھا۔

جب وہ سب اپنی اپنی کاروں میں بیٹھ گئے تو تنویر کوٹھی سے نکلا اور بھاگتا ہوا سڑک کراس کر کے جولیا والی کار کی طرف آگیا۔

" کیا ہوا ـــــ ؟" جولیا نے اس کے اندر بیٹھتے ہی پوچھا۔

" سب کا خاتمہ ہوگیا ـــــ ویسے مزہ نہیں آیا بیہوش آدمیوں کا خاتمہ کرتے ہوئے ـــــ لیکن کیا کیا جائے وقت ہی نہ تھا" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

" مس جولیا ـــــ یہاں سے ایگل ہلز زیادہ دور نہیں ـــــ اور ابھی وقت بھی خاصا پڑا ہے ـــــ ایسا نہ کریں کہ ان کا خاتمہ وہیں ان کے پوائنٹ ون پر ہی کر دیں" ـــــ صفدر نے کہا۔

" نہیں ـــــ پہلے ایکسٹو سے بات ہوگی ـــــ اوہ ہاں ـــــ فون کی کیا ضرورت ہے ـــــ کار کے ٹرانسمیٹر سے کر لیتے ہیں بات" ـــــ جولیا نے کہا۔

اور پھر جولیا نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈالا اور پھر ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور جولیا نے ایک لچھے دار تار کے ساتھ منسلک مائیک منہ سے لگا لیا۔ اب وہ ایک ہاتھ سے کار ڈرائیو کر رہی تھی۔

" ہیلو ـــــ ہیلو ـــــ جولیا کالنگ۔ اوور" ـــــ جولیا نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس ایکسٹو۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ایکسٹو کی آواز ڈیش بورڈ سے

کلی اور جواب میں جولیا نے دانش منزل سے نکل کر اب تک ہونے والے
تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"گڈ شو! — اگر تم سب اسی طرح اپنی صلاحیتوں کا استعمال کرو تو یقیناً
ایک روز عمران کو تمہارے پیچھے چلنا پڑے گا۔ اوور" — ایکسٹو نے
بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور جولیا کا چہرہ فخر و مسرت سے کھل اٹھا اور باقی
ساتھیوں کے چہروں پر بھی فاتحانہ مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"سر! — اب کیا حکم ہے۔ اوور — ؟" جولیا نے پوچھا۔

"صبح کے وقت چوک پر خاصا رش ہو جاتا ہے اس لئے وہاں ان لوگوں
سے نمٹنے کا مطلب یہی ہوگا کہ بیشمار بے گناہ افراد بھی مارے جائیں گے۔
اور یہی میں نہیں چاہتا — تم ایسا کرو کہ اینگل ہلز پر ان کی کوٹھی کے قریب
مورچے بنا لو — اینگل ہلز بہت بڑی کالونی ہے اور وہاں بڑی بڑی کوٹھیاں
خاصے فاصلے پر ہیں — پھر جیسے ہی یہ لوگ باہر آئیں ان پر فائر کھول دو
اس بار کسی کو زندہ پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے سب کو اڑا دو — ہاں!
اگر آسانی سے وہ براؤن زندہ پکڑا جا سکے تو دوسری بات ہے ورنہ فل پاور
ایکشن کرو" — ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس! — حکم کی تعمیل ہوگی۔ اوور" — جولیا نے جواب دیا اور پھر
دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کا فقرہ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مزید اسلحہ نکال لو — آج ان میں سے کسی کو بچ کر نہیں جانا چاہیئے"۔
جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور چوک سے کار کا رخ اینگل ہلز کی طرف
جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔



براؤن نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر میز پر رکھے ہوئے انٹر کام
کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس" — انٹر کام سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میرے کمرے میں آجاؤ جانسن" — براؤن نے کہا اور رسیور رکھ
کر وہ کرسی کی پشت پر سر ٹکا دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سیاہ رنگ کے چست لباس میں ملبوس
ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس باس" — یہ جانسن تھا۔

"بیٹھو" — براؤن نے کہا اور جانسن قدم بڑھاتا میز کے سامنے رکھی
ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے رابرٹ کو الرٹ کر دیا ہے — یہ گروپ باہر سے نگرانی
کرے گا — ہم انہیں رنگین روڈ کے چوراہے پر چیک کریں گے — تم

"بتاؤ مشینری تیار ہو گئی ہے" ـــــ ؟ براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ! ـــــ مکمل طور پر تیار ہے ـــــ ڈی۔ ایم گنوں کی بیٹریاں چارج ہو گئی ہیں ـــــ اور وہ کام کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں ـــــ جنرل بریکنگ مشین بھی ساتھ لے جائیں گے۔ وہ بھی کام کے لئے پوری طرح تیار ہے ـــــ اس کے علاوہ آپ کے کہنے پر زیر ولیکس مشینری بھی تیار کر لی گئی ہے۔ ان کی ایٹمک بیٹریاں بھی مکمل طور پر آپریٹ ہو چکی ہیں" ـــــ جالسن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ ! ـــــ تم نے اپنے آدمیوں کو مکمل ہدایات دے دی ہیں ـــــ میں نے یہاں آتے ہی بلیک باس سے بات کر لی ہے اس نے بھی حکم دیا ہے کہ یہ ہمارا فل ریڈ ہونا چاہئے ـــــ اور اس بار بلیک باس ناکامی کا لفظ سننے کو بالکل تیار نہیں ہو گا ـــــ اب ریڈ پنیتھرز کی بقا کا دارومدار اس آپریشن کی کامیابی پر ہے" ـــــ براؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ! ـــــ آپ دیکھیں گے کہ ہم لوگ کس طرح اس عمارت سے فائل نکال لاتے ہیں" ـــــ جالسن نے کہا۔

"او۔ کے ! ـــــ ہم یہاں سے تیس منٹ بعد روانہ ہو جائیں گے۔ جاؤ اور تیاری کو ہر لحاظ سے مکمل کرو" ـــــ براؤن نے کہا اور جالسن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

براؤن بھی اس کے جانے کے بعد اٹھا اور ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ بھی اب اس بھرپور مشن کے لئے مکمل تیاری کر لینا چاہتا تھا۔ ڈریسنگ روم میں داخل ہو کر اس نے ابھی لباس ہی بدلا تھا کہ اسے



کمرے میں رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔

"اوہ ! ـــــ یہ اس وقت کال ـــــ بلیک باس ہی ہو سکتا ہے" ـــــ براؤن نے چونکتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر کمرے میں آگیا یہاں میز پر موجود بڑے سے ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ براؤن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا۔

"ایکسٹو۔ اوور" ـــــ بٹن دبتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور براؤن کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اب ٹرانسمیٹر سے جولیا کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ کسی مشن کی تفصیل بتا رہی تھی اور پھر جیسے جیسے وہ تفصیل بتائی گئی براؤن کا رنگ زرد پڑتا گیا۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹرانسمیٹر کو دیکھ رہا تھا جیسے نہ اسے اپنے کانوں پر یقین آ رہا ہو اور نہ اپنی آنکھوں پر۔ اس کے ہونٹ اس طرح بھینچ گئے تھے کہ اس کا پورا چہرہ ہی بدل گیا تھا۔ جولیا کے بعد ایکسٹو نے جواب دیا اور پھر جب ایکسٹو نے اسے اگلی بلز پر فوری اور فل ایکشن کا حکم دے کر رابطہ ختم کیا تو براؤن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم ہی شل ہو گیا ہو۔ اس میں زندگی کی رمق ہی باقی نہ رہی ہو۔ ٹرانسمیٹر سے اب ٹوں ٹوں کی آوازیں نکل رہی تھیں اور پھر براؤن کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ فریکوئنسی کیسے خود بخود ایڈجسٹ ہو گئی" ـــــ براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ پہلی بار جب مارکر والے کمرے میں اس نے کال سنی تھی تو وہ یہی سمجھا تھا کہ اتفاقاً ایک ہی فریکوئنسی ایڈجسٹ ہو گئی ہے

لیکن اب یہ کیسے ہو گیا۔ اور اسی لمحے جیسے اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ اور اس کی یہ اُلجھن دُور ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اُسے یاد آ گیا تھا کہ اس نے سیکرٹ سروس کے ممبران کی ذہنی رپورٹس سے دانش منزل کی فریکوینسی چیک کی تھی اور بلیک باس سے بات کرنے کے بعد اس نے خود ہی یہ فریکوینسی ایڈجسٹ کی تھی تاکہ وہ دانش منزل میں ٹرانسمیٹر پر امکسٹو کی موجودگی کو چیک کر سکے۔ کیونکہ وہ فون نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اُسے خطرہ تھا کہ فون کال چیک نہ ہو جائے اور پھر جانسن کے ساتھ باتوں میں وہ بھول گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب جولیا نے دانش منزل کال کی تو اس ٹرانسمیٹر پر وہی فریکوینسی ایڈجسٹ ہونے کی وجہ سے کال یہاں بھی آ گئی۔ اور اس حیرت انگیز اتفاق نے براؤن کو وہ کچھ سننے کا موقع مہیا کر دیا جس کا وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ سیکرٹ سروس مارکر کے اڈے پر اس طرح فوری طور پر ریڈ کرے گی اور پھر وہ رابرٹ کی بجائے سیکرٹ سروس کے کسی آدمی سے باتیں کرتا رہا ہے۔۔ اور سب سے خطرناک بات یہ تھی کہ وہ لوگ یہاں ریڈ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ اس خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار اچھلا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔

جانسن ——— جانسن" ——— دروازے سے نکلتے ہی براؤن حلق کے بل چیخا اور دوسرے لمحے ایک راہداری سے جانسن دوڑتا ہوا اس کی طرف آیا۔

"جلدی کرو ——— سب ساتھیوں کو ساتھ لے کر اس کوٹھی سے نکلو۔ یہاں سیکرٹ سروس کا ریڈ ہونے والا ہے ——— جلدی کرو۔ وہ لوگ



کاروں پر آ رہے ہیں ——— کوٹھی کے گرد پھیل کر چھپ جاؤ ——— میں ٹرانسمیٹر پر ہدایات دوں گا" ——— براؤن نے اسی طرح حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مم ——— مگر باس! ——— وہ مشینری وہ ———" جانسن نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"لعنت بھیجو مشینری پر ——— صرف اسلحہ لے لو ——— جلدی کرو ——— پہلے ان سیکرٹ سروس والوں کا خاتمہ ضروری ہے۔ بعد میں ریڈ کر لیں گے ——— جلدی کرو ——— فوراً ایک لمحے میں ——— جلدی" ——— براؤن نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ پاگلوں کے سے انداز میں واپس مڑا اور دوڑتا ہوا دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ایک الماری سے ایک مشین گن نکالی اور پھر وہاں رکھا ہوا ایک تھیلا اٹھا کر وہ اسی طرح دوڑتا ہوا واپس مڑا اور پھر راہداریوں سے گذرتا ہوا وہ پھاٹک کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

اسی لمحے عمارت سے جانسن اور اس کے نو ساتھی بھی نکل کر پھاٹک کی طرف دوڑنے لگے۔

"چاروں طرف پھیل جاؤ اور اچھی طرح چھپ جانا ——— میں ہدایات ٹرانسمیٹر پر دوں گا اُسے آن رکھنا" ——— براؤن نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولتے ہوئے چیخ کر کہا اور پھر باہر نکل کر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا شمالی طرف ایک زیر تعمیر کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ اس کوٹھی کے پاس ایک پرانا اور گھنا درخت تھا اور براؤن نے اس درخت کو ٹھکانا بنانے کا سوچا۔ چنانچہ چند لمحوں بعد وہ درخت کے قریب پہنچ کر رُکا۔ مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکائی اور تھیلے کی ڈوری گلے میں ڈالی اور پھر بندروں کی سی پھرتی سے درخت

پر چڑھتا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کوٹھی سے دُور ہٹ کر ایسی جگہیں تلاش کر رہے تھے جہاں وہ چھپ سکیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہاں کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔

ابھی براؤن درخت کی گھنی شاخوں میں بیٹھا ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ اُسے دُور سے تین کاریں آتی دکھائی دیں اور وہ چونک پڑا۔ کیونکہ یہ وہی کاریں تھیں جس میں سیکرٹ سروس کے ارکان مارکر والے اڈے پر ریڈ کرنے آئے تھے اور انہی کاروں کے ذریعے ہی اس نے ان کے ذہن کنٹرول کر کے انہیں واپس دانش منزل بھیجا تھا۔ چنانچہ ان کاروں کو دیکھتے ہی براؤن نہ صرف سنبھل کر بیٹھ گیا بلکہ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر بھی نکال لیا۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ــــ ہیلو جانسن ! ــــ براؤن کالنگ۔ اوور" ــــ براؤن نے کہا۔

"یس باس ! ــــ جانسن سپیکنگ۔ اوور" ــــ ٹرانسمیٹر سے جانسن کی آواز سنائی دی۔

"تین کاریں کالونی کی طرف آرہی ہیں ــــ یہ ہماری مطلوبہ کاریں ہیں ہوشیار رہنا ــــ اوور اینڈ آل" ــــ براؤن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کی نظریں اسی سمت پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے کاریں نزدیک آتی جا رہی تھیں۔ گو ابھی فاصلہ کافی تھا لیکن چونکہ وہ بلندی پر بیٹھا تھا اور جس جگہ درخت تھا وہاں سے سڑک سیدھی نظر آتی تھی اس لئے وہ کاریں اُسے دُور سے ہی نظر آگئی تھیں۔ اور اب چونکہ صبح کا اجالا ہلکا سا پھیلا ہوا تھا اس لئے اس نے انہیں پہچان لیا تھا۔

کاروں کی رفتار اب آہستہ ہو گئی تھی اور پھر اس کوٹھی سے کافی فاصلے پر



تینوں کاریں رک گئیں۔ براؤن خاموش بیٹھا کاروں کو رکتا ہوا دیکھتا رہا۔ اور پھر کاروں کے دروازے کھلے اور ان میں سے ایک عورت اور سات مرد باہر آئے اور وہ اکٹھے ہی آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے سچویشن کا جائزہ لے رہے ہوں۔

"اوہ ! ــــ کاش میرے پاس راکٹ گن ہوتی تو میں یہیں سے انہیں اکٹھا ہی اڑا دیتا" ــــ براؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

آنے والے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آگے بڑھے اور پھر اس جگہ جہاں سے کوٹھی نظر آرہی تھی وہ سب رک گئے اور آپس میں باتیں کرنے لگے۔

اسی لمحے براؤن کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں اور براؤن نے چونک کر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ــــ جانسن کالنگ۔ اوور" ــــ جانسن کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس ــــ کیا بات ہے۔ اوور" ــــ براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ! ــــ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے ــــ میرے پاس زیرو راکٹ گن موجود ہے ــــ اگر آپ کہیں تو میں ان پر فائر کر دوں۔ یہ لوگ ٹارگٹ میں ہیں۔ اوور" ــــ جانسن نے کہا۔

"زیرو راکٹ گن ــــ لیکن وہ تو وقتی طور پر سُن کرنے والی ہے۔ اوور" براؤن نے چونک کر کہا۔

"یس باس ! ــــ جیسے ہی یہ لوگ سُن ہوں گے ــــ ہم اطمینان سے انہیں گولیوں سے بھون ڈالیں گے۔ اوور" ــــ جانسن نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ ! ــــ ٹھیک ہے۔ فائر کرو۔ اوور" ــــ براؤن نے چیخ کر کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ آنے والے ابھی تک وہیں کھڑے تھے اور

دوسرے لمحے اس نے ان سے کچھ فاصلے پر بائیں طرف موجود ایک کے پیچھے سے چھوٹی سی کیپسول نما چیز اڑ کر ان کی طرف بڑھتی دیکھی اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ پلک جھپکنے میں وہ کیپسول ان کے سامنے زمین پر گر کر پھٹا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب یکلخت بے حس و حرکت ہو گئے۔

" وہ مارا۔۔۔ وہ مارا۔۔۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے بچ سکتے ہیں" براؤن نے چیختے ہوئے کہا اور اس نے درخت پر سے ہی چھلانگ لگا دی۔ اور پھر گن اٹھائے تیزی سے مجسموں کی طرح کھڑے آنے والوں کی طرف بھاگنے لگا۔ اسے اس طرح نیچے کودتے اور بھاگتے دیکھ کر اس کے باقی ساتھی بھی اپنی اپنی جگہوں سے نکلے اور گنیں سنبھالے ان کی طرف بڑھنے لگے۔



" ہماری پلاننگ کیا ہو گی۔۔۔ کیا ہم اندھا دھند اس کوٹھی پر چڑھ دوڑیں گے۔۔۔ یا کوئی منصوبہ بندی کی جائے گی"۔۔۔ صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" منصوبہ بندی کیا کرنی ہے۔۔۔ بس پوری کوٹھی کو بموں سے اڑا دو"۔۔۔ تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

" نہیں!۔۔۔ ہم باہر مخصوص جگہوں پر چھپ جائیں گے۔۔۔ اور پھر جیسے ہی یہ لوگ کاروں میں دانش منزل جانے کے لئے کوٹھی سے نکلیں گے۔۔۔ ہم ان پر فائر کھول دیں گے"۔۔۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

" لیکن۔۔۔" صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

" جو میں کہہ رہی ہوں ویسے ہی ہو گا صفدر"۔۔۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا خاموش ہو گیا۔ جولیا واقعی اس وقت

نمبر ٹو باس بنی ہوئی تھی اور ظاہر ہے صفدر اس کا ماتحت تھا۔

ایگل کالونی میں داخل ہو کر جولیا کار آگے بڑھائے لئے گئی اور پھر کوٹھیوں کے نمبر دیکھتے دیکھتے وہ کالونی کے آخری حصے کی طرف بڑھ گئے۔ اور پھر نمبروں کے لحاظ سے انہیں معلوم ہو گیا کہ ان کی مطلوبہ کوٹھی کونسی ہے یہاں بڑی بڑی کوٹھیاں تھیں اور ان کے درمیان خاصا فاصلہ تھا اس لئے ان کی مطلوبہ کوٹھی بھی خاصی دور سے نظر آنے لگ گئی تھی۔ جولیا نے کار ایک سائیڈ پر روک دی اور اس کے پیچھے آنے والی کاریں بھی رک گئیں۔

"آؤ میرے ساتھ" ——— جولیا نے کار سے اترتے ہوئے کہا اور صفدر اور باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ مشین گنیں انہوں نے بغلوں کے اندر چھپا رکھی تھیں۔ پچھلی کاروں میں موجود باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے تھے اور پھر وہ سب جولیا کے ساتھ چلتے ہوئے پیدل آگے بڑھتے گئے۔ جولیا ذرا سے فاصلے پر جا کر رک گئی۔ اس کی نظریں کوٹھی اور ارد گرد کے علاقے کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"کوٹھی تو بہت بڑی ہے اس لئے اندر جا کر فائر کرنا فضول ہے۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ کوٹھی کے کتنے راستے ہیں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ایک راستے کی نگرانی کرتے رہ جائیں اور ریڈ پینتھرز والے کسی دوسرے راستے سے نکل جائیں ——— لیکن اب دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہی راستہ ہے اور انہیں اسی طرف سے گذرنا ہو گا جہاں ہم کھڑے ہیں" ——— جولیا نے کہا۔

"تو پھر ہم نے انہیں کہاں روکنا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"یہی سوچ رہی ہوں ——— ایسی جگہ ہونی چاہیئے جہاں انہیں ہر صورت



رکنے پر مجبور ہونا پڑے" ——— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تو ایسا کیوں نہ کریں کہ اس کوٹھی کے گیٹ کے سامنے پکٹنگ کر لیں۔ زیادہ فاصلے سے ہو سکتا ہے دوسرے لوگ مداخلت کریں گے" ——— تنویر نے کہا۔

"ہاں! ——— ٹھیک ہے ——— پہلے ہم کاریں دوسری جگہ چھپا لیتے ہیں۔ کیونکہ یہ وہ کاریں ہیں جن سے یہ لوگ واقف ہیں" ——— صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں! ——— واقعی اس بات کا تو مجھے خیال نہیں رہا" ——— جولیا صفدر کی بات سن کر بری طرح چونک پڑی۔

"میں یہی بتانا چاہ رہا تھا ——— لیکن تم نے میری بات ہی نہیں سنی تھی"۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری صفدر! ——— دراصل میں ایکسٹو پر ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ ———" جولیا نے معذرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔ لیکن ابھی اس نے فقرہ مکمل ہی نہ کیا تھا کہ یکلخت سائیں کی آواز انہیں اپنی بائیں سمت سے سنائی دی۔ اور وہ چونک کر ادھر دیکھنے کے لئے مڑے ہی تھے کہ ایک چھوٹا سا کیپسول ان کے سامنے گر کر پھٹا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم میں دوڑتا ہوا خون یکلخت برف کی طرح منجمد ہو گیا ہو۔ اب وہ حرکت نہ کر سکتے تھے صرف دیکھ، سن اور سوچ سکتے تھے۔ اسی لمحے دور ایک درخت سے کوئی آدمی کودا۔ اس کے ہاتھ میں گن تھی اور وہ فاتحانہ انداز میں چیختا ہوا ان کی طرف دوڑنے لگا۔ اور پھر ادھر ادھر سے کئی افراد گنیں اٹھائے انہیں اپنی طرف آتے دکھائی دیئے لیکن وہ حرکت کرنے سے ہی معذور ہو چکے تھے۔ اس لئے مجسموں کی طرح

بے حس و حرکت کھڑے تھے۔

"ہا ـــ ہا ـــ اب میں دیکھوں گا کہ یہ مجھ سے بچ کر کیسے جا سکتے ہیں؟" سب سے آگے دوڑنے والے نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اب وہ اسے پہچان چکے تھے۔ وہ براؤن تھا۔ اور پھر وہ ان کے سامنے آکر رک گیا اس کے چہرے پر زبردست فاتحانہ آثار نمایاں تھے۔ آنکھوں میں مسرت کے چراغ جل رہے تھے۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن ان کی طرف سیدھی کی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ اسی لمحے اسے دور سے پولیس گاڑی کا سائرن سنائی دیا۔ یہ سائرن دوسری سمت سے سنائی دے رہا تھا ان کی کوٹھی کی عقبی سمت سے۔ اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ادھر ہی آ رہی ہو۔

"اوہ! ـــ انہیں اٹھا کر کوٹھی میں لے آؤ ـــ جلدی بھاگو" ـــ براؤن نے چیختے ہوئے کہا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے اپنی مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور جھپٹ کر جولیا کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کاندھے پر لادا اور انتہائی تیز رفتاری سے کوٹھی کے گیٹ کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ سائرن اب قریب آتا جا رہا تھا۔ اور وہ سب بجلی کی سی تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے کوٹھی کے پھاٹک کی طرف دوڑنے لگے اور ابھی آخری آدمی پھاٹک کے باہر تھا کہ یکلخت سائرن بجاتی ہوئی ایمبولینس کار کوٹھی کی عقبی سمت سے نمودار ہوئی اور انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"باس! ـــ یہ پولیس کار نہیں ـــ بلکہ ایمبولینس تھی" ـــ آخری آدمی نے پھاٹک سے ہی چیخ کر سب سے آگے دوڑنے والے براؤن



سے کہا۔ اور براؤن جولان کراس کر کے برآمدے میں پہنچ چکا تھا اس نے جھنجلا کر کندھے پر لدی ہوئی جولیا کو فرش پر ہی پٹخ دیا۔ جولیا ایک دھماکے سے پختہ فرش پر پشت کے بل گری۔

"نیچے گرا کر فائر کھول دو" ـــ براؤن نے جولیا کو نیچے گرا کر کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارتے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن جولیا کی طرف سیدھی کرتا۔ فرش پر پڑی جولیا یکلخت اچھلی اور دوسرے لمحے براؤن بری طرح چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل فرش پر گرا۔ جولیا توپ کے گولے کی طرح سیدھی اس کے سینے سے آٹکرائی تھی۔

نیچے گرتے ہی جولیا ایک بار پھر فضا میں اچھلی اور اس بار اس نے سر کی زوردار ٹکر قریب موجود دوسرے آدمی کو ماری جو چوہان کو نیچے گرا کر مشین گن سنبھال رہا تھا۔ اور ٹکر مارتے ہوئے جولیا نے واقعی برق رفتاری سے اس کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور پھر اس نے تیزی سے گھوم کر فائر کھول دیا اور باقی افراد جو ابھی تک اس کے ساتھیوں کو اٹھائے حیرت بھرے انداز میں کھڑے تھے چیختے ہوئے ساتھیوں سمیت نیچے گرے۔ جولیا نے ان کی ٹانگوں پر فائر کھولا تھا کیونکہ اوپر فائر کرنے سے اس کے ساتھی بھی ختم ہو سکتے تھے۔

ادھر چوہان بھی ایک دھماکے سے نیچے گرتے ہی چیختا ہوا اچھلا اور اس نے براؤن کو چھاپ لیا جو اتنی دیر میں نہ صرف اٹھ چکا تھا بلکہ اس نے اپنی مشین گن بھی اٹھالی تھی اور پھر چوہان اور براؤن میں زوردار لڑائی چھڑ گئی۔ چوہان اس کے ہاتھ سے مشین گن چھیننا چاہتا تھا جبکہ

براؤن بڑی مہارت سے بار بار اُسے الٹ پلٹا کر ایک طرف لڑھکا دیتا
باقی ساتھیوں نے بھی نیچے گرتے ہی اسی طرح چھلانگیں لگائیں
جبکہ ٹانگوں پر گولیاں کھا کر نیچے گرنے والے اٹھنے کے قابل ہی
نہ تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی کوٹھی کا لان مسلسل اور تیز فائرنگ اور
انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جولیا اپنے ساتھیوں کے علیحدہ ہونے
کے انتظار میں تھی۔ اس لئے نیچے گرنے کی وجہ سے اس کے ساتھی
جیسے ہی علیحدہ ہوئے جولیا نے ٹریگر کو مسلسل دبایا اور قوس کی صورت
میں راؤنڈ کرتے ہوئے اس نے دس کے دس افراد کے سینے اور پہلو
گولیوں سے چھلنی کر دیئے تھے۔

"ہٹ جاؤ چوہان" ___ جولیا نے گھوم کر چوہان اور براؤن کی
طرف مڑتے ہوئے چیخ کر کہا۔ کیونکہ اس وقت چوہان، براؤن پر چڑھا
ہوا تھا۔

جولیا کی آواز سنتے ہی چوہان اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔

"اسے مت مارنا جولیا" ___ اسی لمحے صفدر نے چیخ کر کہا اور جولیا
ٹریگر دباتے دباتے رک گئی۔

براؤن فرش پر چت پڑا ہوا تھا۔ اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل
رہا تھا اور چہرہ بُری طرح مسخ ہو چکا تھا۔

"ٹھیک ہے ___ باس نے اسے زندہ گرفتار کرنے کے لئے کہا
تھا ___ اچھا ہوا کہ تم نے یاد دلا دیا" ___ جولیا نے ہونٹ کاٹتے
ہوئے کہا۔

"تم ___ تم اعصابی گیس سے ٹھیک کیسے ہو گئیں" ___ براؤن نے



اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم انتہائی احمق ہو براؤن! ___ انتہائی احمق ___ اگر تم مجھے
اس طرح پٹخ کر نیچے نہ پھینکتے تو میں ٹھیک نہ ہو سکتی ___ اور نتیجہ یہ
کہ اس وقت تمہاری بجائے ہماری لاشیں یہاں پڑی ہوتیں۔ تمہیں
معلوم نہیں تھا کہ اچانک اور زوردار جھٹکا لگنے سے اعصابی طور پر
مفلوج کر دینے والی گیس کا اثر فوری طور پر ختم ہو جاتا ہے" ___ جولیا
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور براؤن نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے
اپنا منہ چھپا لیا۔ واقعی بے پناہ جھنجھلاہٹ کی وجہ سے اُسے اس بات
کا خیال ہی نہ رہا تھا۔

"کاش ___ کاش! ___ وہ ایمبولینس عین موقع پر نہ ٹپک پڑتی"۔
براؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے سے
انتہائی مایوسی ظاہر ہو رہی تھی۔ اس کی حالت واقعی ایسی ہو رہی تھی جیسے
کوئی جواری بہت بڑی بازی جیتتے جیتتے اچانک ہار جائے۔

"اسے باندھ لو چوہان! ___ اور تم سب اس کوٹھی کی مکمل تلاشی
لو" ___ جولیا نے بڑے فاتحانہ انداز میں چوہان اور دوسرے
ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویسے مس جولیا! ___ آج آپ کی پھرتی اور تیزی واقعی دیکھنے کے
قابل تھی" ___ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ___ یہ چوہان کا کریڈٹ ہے ___ اگر وہ براؤن کو
عین موقع پر نہ چھاپ لیتا تو صورت حال بدل بھی سکتی تھی" ___ جولیا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرحال کچھ بھی ہو ــــ آج ہمیں یقین آگیا ہے کہ چیف باس نے آپ کو صحیح نمبر ٹو بنایا ہے" ــــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور باقی ساتھی بھی اثبات میں سر ہلانے لگے۔

"مجھے تو خوشی اس بات کی ہے کہ اب عمران کو بھی پتہ چلے گا کہ سیکرٹ سروس بھی اس کی عدم موجودگی میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے مشن مکمل کر سکتی ہے ــــــ ورنہ وہ تو اپنے آپ کو ہی سب کچھ سمجھتا رہتا تھا" ــــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ عمران جواب میں کہہ دے کہ وہ ایمبولینس میں موجود تھا ــــــ اس لئے عین موقع پر ایمبولینس ٹپک پڑی تھی" ــــــ کیپٹن شکیل نے کہا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ ان سب کے چہرے مسرت سے دمک رہے تھے۔ کیونکہ بہرحال اس کیس کو مکمل کر کے وہ ایکسٹو اپنی صلاحیتیں ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

ختم شد